عشق کا سمندر

پارٹ ون

اِم لیلی کے قلم سے

ناول ہی ناول پبلیشرز

انتباہ!

Visit us at. http://novelhinovel.com

NOVEL HI NOVEL

یہ ناول ہماری ویب ناول ہی ناول نے رائٹر کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے

اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے ہماری جی میل پر رابطہ کریں

Support@NovelHiNovel.Com

شکریہ

ادارہ ناول ہی ناول

Website : Www.NovelHiNovel.Com

FaceBook : FB/NovelHiNovel

Email : NovelHiNovel@Gmail.Com

Whatsapp : +923155734959

ناول ہی ناول

آؤ لے چلوں تمہیں

ادراک کے اس پار

جہاں خیال ہیں بے شمار

ایک عجیب سی دنیا

اس بے ہنگم دنیا سے بہت دور

ایک یکساں اور رنگیلی دنیا

جہاں ہیں صرف

ہر جا ہر طرف

ناول ہی ناول

عشق کا سمندر

پارٹ ون

از اِم لیلی

رات کے درمیانے پہر میں ہانی چور قدموں سے عامرہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہی تھی اور خان (عامرہ کا بڑا بھائی) کمرے سے نکلتا ہوا دیکھائی دیا. ہانی کو سانس بند ہوتا محسوس ہوا

(خان شادی شدہ ہے مگر ہانی سے دوسری شادی کرنا چاہتا ہے)

خان ہانی کو دیکھ کر ہانی کی طرف چلا آیا

"ہانی تم آدھی رات کو گھوم کیوں رہا ہے ؟ "

ہانی کے ہلک تک کرواہٹ پھیل گئ.

"ام کا مرضی ام کا گھر ہے ام جہاں مرضی گھومے آپ کون ہوتے پوچھنے والے "

"ہانی ام سے تمیز سے بات کیا کرو ام تمہارا سرتاج بننے والا ہے "

ہانی کو غصہ آنے لگا

"ام آپ کو اپنا سرتاج نہیں بننے دے گا اور آپ پہلے سے شادی شدہ ہو "

"کیا کمی ہے ام میں "

" کمی کی بات ہی نہیں ہے خان لالہ آپ ام سے بڑے ہو اس لیے ام آپ سے تمیز سے بات کرتا اور آج آخری بار کہہ رہا ہوں ام کو مجبور مت کرو ورنہ ام دادی ماں کو بتادے گا "

"ام کو لالہ مت بلایا کرو ام تم کا لالہ نہیں ہے اور ام کو چار شادیوں کی اجازت ہے ابھی تو ام نے صرف ایک شادی کیا ہے اور دوسری شادی تم سے کرے گا یاد رکنا تم صرف ام کا ہو "

ہانی پیر پٹختے ہوئے واپس کمرے میں آگئی.

پچھلے دو ماہ سے خان کو پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا ہر وقت ہانی سے شادی کی رٹ لگائی رکھتا تھا.

.....

دادا ابو کی وفات دو سال پہلے ہو گئی تھی جبکہ دادی ماں زندہ تھیں اور ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی. بڑے بیٹے کا نام ماخر خان تھا اور ماخرہ ان کی بیوی کا نام تھا. ماخر اور ماخرہ کے دو بچے تھے عامرہ اور خان .

چھوٹے بیٹے کا نام ناصر خان تھا اور ان کی بیوی کا نام ناصرہ تھا. ناصر اور ناصرہ کے بھی دو

بچے تھے. حورین (ہانی) اور عامر.

دو بھائیوں سے چھوٹی بیٹی کا نام آخرہ خان تھا ان کا بس ایک بیٹا تھا عبداللہ.

خان گھر کا بڑا لڑکا تھا اور اس سے چھوٹا عامر تھا.

حورین اور عامرہ ہم عمر تھیں.

بچپن سے ہی عامرہ اور عامر کا رشتہ تہہ ہو چکا تھا اور عامرہ کے فسٹ ائیر میں ہوتے ہی

عامر سے اس کا نکاح کروا دیا گیا تھا.

خان کی شادی ماموں کی بیٹی علیزہ سے ہوئی تھی .

خان اور عامر پڑھائی مکمل کر چکے تھے اور اب شو گرمل میں جاتے تھے .

عامرہ اور ہانی ابھی پڑھ رہیں تھیں .

سب لوگ ایک ہی گھر میں رہتے تھے.

.....

ہانی نے رات سوچ لیا تھا کہ صبح دادی ماں سے بات کرے گی.

صبح کھانے پر سب جماتھے. سب کی روٹین تھی جو بھی ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھنے لگتا تھا وہ پہلے

دادی ماں کے ہاتھ پر بوسہ دیتا تھا اور پھر ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھتا تھا.

کھانا کھاتے وقت بولنا منا تھا کوئی چیز چاہیے ہوتی تھی تو ہاتھ کے اشارے سے مانگی جاتی تھی.

کھانا کھا کر سب اپنے اپنے کام پر چلے جاتے تھے.

اپنی شو گر مل ہونے کی وجہ سے گھر کے سارے مرد وہاں ہی کام کرتے تھے.

سب آدموں کے گھر سے نکلتے ہی ہانی دادی ماں کے روم کی طرف بڑھی. دروازہ نوک کر کے اندر داخل ہوئی دادی ماں تخت پر بیٹھیں کچھ کپڑوں کے ناپ لے رہیں تھی.

"دادی ماں ام کو آپ سے کچھ بات کرنا ہے "

دادی ماں نے کپڑے سایڈ پر کر کے ہانی کے لیے جگہ بنائی اور کہا

"آو ہانی بچہ کیا بات کرنا ہے "

ہانی دادی ماں پاس جا بیٹھی.

"دادی ماں ام کی پوری بات سن کر ہی کچھ کہیے گا "

"ہاں بولو "

"دادی ماں ام کو خان لالہ تنگ کرتا ہے کہتا ہے ام کا جلد ہی سر تاج بنے گا. دادی ماں ام کو اس سے شادی نہیں کرنا وہ شادی شدہ ہے "

دادی اماں نے ہانی کو ساتھ لگا لیا

"کیوں نہیں کرنا خان سے شادی ؟ "

"دادی ماں وہ پہلے سے شادی شدہ ہیں اور ام سے آٹھ سال بڑا بھی ہے اور ام کو ابھی بہت سارا پڑھنا بھی ہے "

"بچے وہ آپ کو چاہتا ہے "

"دادی ماں ام تو انہیں نہیں چاہتا ام تو ان کو بھائی مانتا ہے "

"آپ کو پتہ ہے نا بچے خان کتنا ضدی ہے "

"آپ بھی جانتا ہے کہ ام کتنا ضدی ہے "

ہانی کو غصہ آنے لگا دادی ماں سے تو ایسی امید نہیں تھی. دادی ماں میری شادی خان سے کرنا چاہتیں ہیں یہ سوچ کر ہانی کو غصہ آرہا تھا .

دادی ماں جو حکم دیتی تھیں وہ ہر کسی کو ماننا پڑتا تھا اور اگر دادی ماں نے شادی کا حکم دے دیا تو اس سے اگے ہانی سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی.

ہانی کو فارن کنٹری جانے کا بہت شوق تھا اور وہ بھی انگلینڈ. ہانی کے دماغ میں آئیڈیا آیا کہ اب اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے کے کسی بھی قیمت پر انگلینڈ چلی جاؤں.

"دادی ماں ٹھیک ہے ام خان سے شادی کرے گا مگر ایک شرط ہے ام کی "

"کیا " ؟

"ام پہلے پڑھنے کے لیے باہر کے ملک جائے گا "

"یہاں بھی تو پڑھ سکتی ہو "

"ام آپ کی بات مانے گا آپ ام کی بات مانو "

"اکیلی جاؤ گی "؟

"نہیں ام کے ساتھ عامرہ بھی جائے گا "

"عامر اجازت نہیں دے گا "

دادی ماں کی تھوڑی تھوڑی ہاں سن کر ہانی کا دل بیلوں اچھلنے لگا

"دادی ماں آپ کے حکم کے آگے کوئی نہیں بول سکتا "

"ام سوچتا ہے لڑکی اب تم جاؤ "

ہانی خوشی خوشی عامرہ کے کمرے کی طرف بڑھی اور دروازہ دھڑم سے کھول کر اندر داخل ہوئی عامرہ شیشے سامنے کھڑی بال کنگھی کر رہی تھی. ہانی بھاگ کر عامرہ کے گلے لگی اور کہا

"عامرہ ام نے دادی ماں سے انگلینڈ جانے کا پوچھ لیا وہ کہتیں ہیں ام سوچتا ہے اور ام کو لگتا ان کا جواب ہاں ہی ہو گا عامرہ انگلینڈ ہائے عامرہ کتنا مزہ آئے گا "

اور دونوں چھلانگیں لگانے لگیں.

ماخرہ اندر داخل ہوئی اور دونوں کو چھلانگیں لگاتے دیکھ کر غصے میں آ گئیں .

"عامرہ اور ہانی یہ کیا اور رہا ہے "

ہانی اور عامرہ چھلانگیں لگانا بند کر کے سر جھکا کر کھڑیں ہو گئیں.

"آپ دونوں کو پتہ نہیں ہے. خان صاحب آ گئے تو کتنا غصہ ہوں گے"

ہانی نے سر اٹھا کر کہا

"تایا جی تو گھر پر نہیں ہیں "

"ہانی ام کے سامنے زبان نا چلایا کرو اور عامرہ بال کیوں کھلا ہوا ہے آپ کا " ؟

ہانی نے واپس سر جھکا لیا .

"ماں جی ام کنگھی کر را تھا "

ماخرہ بیگم باہر کی طرف بڑھیں.

"عامرہ یہ تائی اماں اتنا سخت کیوں ہیں " ؟

"ام کو نہیں پتا تم یہ بتاؤ کے کیسے دادی ماں سے بات کیا " ؟

"خان لالہ سے شادی کے لیے ہاں کر دیا ام نے "

عامرہ کا منہ کھل گیا

"ہانی یہ تم نے کیا کیا " ؟

"ام کون سا شادی کرنے لگا ام نے شرط رکھا ہے کہ ام تب تک شادی نہیں کرے گا

جب تک ام باہر سے پڑھ کر نہیں آتا "

"اس کے بعد تم کر لے گا شادی خان لالہ سے "

"نہیں کبھی نہیں "

"توڈبل کراس "

"ام کے پاس بات منوانے کا یہی طریقا تھا "

"چلو دیکھ لیتا ہم کہ کیا ہوتا ہے "

"ام کا تیر کبھی چوکا نہیں اب بھی دیکھنا ام ہی جیتے گا "

.....

شام کو دادی ماں نے ہانی کو اپنے کمرے میں آنے کا بلاوا ناصرہ کے ہاتھ بھیجا.

ناصرہ ہانی کے کمرے میں داخل ہوئیں اور ہانی کو الٹا لیٹے دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئیں

"ہانی ام تم کو کتنی بار منا کیا ہے الٹا نا لیٹا کرو "

ہانی نے سر اٹھا کر ناصرہ کو دیکھا اور کہا

"ماں جی آپ غصہ کیوں ہوتا ام کو الٹا لیٹنا اچھا لگتا ہے " ؟

"دوبارہ ایسے لیٹا تو مار پڑے گا اور آپ کی دادی ماں بولا را آپ کو "

"کیوں " ؟

"خود جا کر پوچھ لو "

ہانی بیڈ سے اٹھ کر دادی ماں کے کمرے کی طرف بڑھی اور بغیر نوک کیے اندر داخل

ہو گئی.

"دادی ماں آپ نے بولا یا ام کو " ؟

"بیٹھو "

ہانی دادی ماں کے پاس بیٹھ گئی .

"ام آپ کی بات پر غور کیا ہے آپ باہر کے ملک جا سکتا ہو مگر خان سے منگنی کرنا ہو گا

پہلے "

ہانی کو غصہ تو بہت آیا پر دادی ماں کو کہا

"ام آپ کی بات مانے گا ام منگنی کے لیے تیار ہے "

"ٹھیک ہے ام آپ کو اور عامرہ کو جلد باہر بھیج دے گا. اب آپ جاؤ "

ہانی اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی اور کوریڈور میں خان نے ہانی کا رستہ روک لیا

"ام کو بہت خوشی ہوا کہ تم اب ہم کا بیوی بنے گا "

ہانی دل ہی دل میں ہنسی خان ویسے تو بہت تیز بنتا ہے مگر تیز ہے نہیں.

ہانی شرمانے کی ایکٹینگ کرنے لگی

"ام کی منگ تم بن جاؤ گی پھر ام کی شادی ہو گا. ام اس دن کا انتظار کرے گا."

"خان ام بہت خوش ہے "

"ام کو اپنا نام تم سے سننا اچھا لگتا ہے اور ام بھی بہت خوش ہے "

ہانی شرماتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھی.

کمرے میں عامرہ پہلے سے موجود تھی.

ہانی کمرے میں داخل ہوتے ہی ہنسنے لگی.

"ہانی اتنا ہنس کیوں رہا تم " ؟

"تم بھی ہنسو ام کی صرف منگنی ہو گا اور پھر ام اور تم انگلینڈ چلا جائے گا ."

"ہانی تم غلط کر رہا "

"جب سب ام کے ساتھ غلط کرے گا تو ام بھی پھر کسی کے ساتھ کیوں سہی کرے "

"ہانی تم کبھی بدل نہیں سکتا اپنا کام نکلوانے کے لیے تم ہر حد پار کر جاتا "

ہانی ہنسنے لگی.

....

گھر میں منگنی کی تیاریاں شروع ہو گئیں تھیں.

عامر ہانی کے روم میں آیا اور ہانی کو تیار دیکھ کر کہا

"ہانی ام آپ کو ایک بار پھر سوچنے کو کہتا ہے اگر آپ منگنی کر لیتا ہو تو پھر خان کے ساتھ ہی شادی کرنا پڑے گا".

ہانی چیر سے اٹھ کر عامر کے ساتھ لگ گئی.

"لالہ آپ کیوں پریشان ہوتا ہو ام سب ٹیک (ٹھیک) کر دے گا"

عامر نے ہانی کے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا

"ام کی دعا ہے آپ سدا خوش رہو"

اور عامر باہر کی طرف بڑھا.

عامرہ کمرے میں داخل ہوئی اور دروازہ بند کر کے کہا

"ہانی تم کو نیں (نہیں) پتہ خان لالہ نے دادی ماں کی منتیں کر کے انہیں تم سے نکاح کے لیے منوالیا ہے"

ہانی کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا.

ہانی سوچنے لگی کیسے نکاح رکوائے.

ہانی کچھ سوچتے ہوئے کمرے سے نکل کر کچن میں گئی اور بورچن سے کہا

"ام کو چھری لینا ہے"

اور چھری لے کر خان کے کمرے کی طرف بڑھی.

خان شیشے سامنے کھڑا شلوار سوٹ میں ملبوس خود پر پرفیوم چھڑک رہا تھا.

ہانی اندر سے ڈری ہوئی تھی مگر خان کی بیوی کبھی بھی بننا نہیں چاہتی تھی اس لیے ہمت کرنی پڑنی تھی.

"خان ام یہ کیا سن رہا ہے؟"

ہانی کا آنکھوں کو چندھیا دینے والا حسن دیکھ کر ہر بار کی طرح آج بھی خان کی آنکھوں کی چمک بڑھنے لگی تھی.

"خان ام آپ سے کچھ پوچھ رہا ہے"

خان نے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر کر خود کو کمپوز کیا اور کہا

"کیا سن رہا ہو تم؟"

"آپ نے دادی ماں کو کہہ کر منگنی کی جگہ نکاح کے لیے راضی کر لیا ہے "

خان نے ہلکی سی سمائل کی اور کہا

"ہاں ام نے ایسا کیا ہے. ام تم کو اپنی منگ ہی نیں بلکہ منکوحہ بھی بنانا چاہتا ہے"

ہانی کو غصہ آرہا تھا مگر ہانی کنٹرول کر رہی تھی.

"ام صرف منگنی کرنا مانگتا ہے ام نکاح ابھی نیں کرے گا"

"کیوں نہیں کرے گا تم نکاح؟"

"دیکھو خان صائب (صاحب) ام جو چاہتا وہ بتا دیا اب اگر آپ ام کی بات نیں مانے گا تو ام خود کو ختم کر لے گا"

خان کی حیرانگی کی وجہ سے پوری آنکھیں کھل گئیں.

"تم ایسا کچھ نیں کرے گا ام تم کو بتارا اے"

ہانی نے چھری والا ہاتھ پیچھے سے آگے کیا اور چھری بائیں بازو پر رکھ لی. خان آگے بڑھ کر چھری کھنچے لگا مگر ہانی دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے چیخی

"خان آگے مت بڑھنا دور رہو ام سے ورنہ..."

"ٹیک ہے ٹیک ہے ام دادی ماں کو منا کر دیتا ہے نکاح نیں او گا"

"خان او جان چلی جائے مگر زبان سے پھیرنا نا. ابھی جاؤ دادی ماں کے کمرے میں اور بات کرو"

خان دادی ماں کے کمرے کی طرف بڑھا اور ہانی بھی اس کے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی دادی ماں کے کمرے میں آگئی.

دادی ماں حجاب باندھ رہیں تھیں.

ہانی اور خان کو کمرے میں ایک ساتھ داخل ہوتا دیکھ کر دادی ماں نے ویسے ہی دوپٹہ اوڑھ لیا.

"دادی ماں ام ابھی نکاح نیں کرے گا ام دونوں چاہتا ہے کہ صرف منگنی ہو" خان نے بات مکمل کر کے گہرا سانس خارج کیا.

"کیوں؟"

"دادی ماں ام بعد میں نکاح کرے گا"

"ٹیک ہے" خان کمرے سے باہر نکل گیا.

ہانی کو اپنے اندر سکون پھیلتا ہوا محسوس ہوا.

ہانی بھی کمرے سے باہر آکر اپنے روم کی طرف بڑھی.

عامرہ بے صبری سے ہانی کا انتظار کر رہی تھی.

ہانی خوبصورت سی سمائل کرتی ہوئی روم میں انٹر ہوئی.

"ہانی نکاح اوگا یا نہیں؟"

"ام جس کام کو کرنا چاہے اس کام کو کر کے ہی چوڑتا ہے نکاح کینسل"

عامرہ ہانی کے گلے لگ گئی

"شکر ہے ہانی سب ٹھیک ہو گیا"

.....

ناصرہ ہانی کے روم میں انٹر ہوئیں اور ہانی کو گلے لگا کر ماتھے پر بوسہ دیا اور کہا

"ہانی بچے چلو باہر منگنی ہونے لگا ہے"

ہانی'عامرہ اور ناصرہ کمرے سے نکل کر لان میں آئیں.

ایک چیر پر خان بیٹھا تھا اور چیر کی سایڈ پر ماخرہ کھڑی تھی اور دوسری چیر خالی تھی.

ہانی جا کر خالی چیر پر بیٹھ گئی. باقی سب پہلے ہی چیر ز پر بیٹھے تھے.

دادی ماں لان میں داخل ہوئیں اور سب کھڑے ہو گئے.

دادی ماں نے سٹیج پر آ کر ہانی اور خان کو سر پر پیار دیا اور پہلے خان کو انگوٹھی پہنائی پھر ہانی کو اور کہا

"تم دونوں اس انگوٹھی کی لاج رکھنا"

خان نے دادی ماں کے ہاتھ پر بوسہ دے کر ہاتھ آنکھوں سے لگایا اور پھر ہانی نے یہی عمل دہرایا.

.....

خان دادی ماں کے کمرے سے نکل کر ہانی کے روم کی طرف بڑھا.

دروازہ نوک کر کے خان کمرے میں انٹر ہوا ہانی بیڈ پر بیٹھی لیپ ٹاپ پر انگلینڈ کی انفارمشن نکال کر دیکھ رہی تھی.

"ہانی تم کا پاسپورٹ یہ لو اور ویزہ بھی لگوا دیا ہے ایڈمیشن ہو گیا ہے عامرہ کو بھی پاسپورٹ

دے دیا ہے"

ہانی نے لیپ ٹوپ بند کر کے خان کو دیکھا اور کہا

"ام آپ کو شکریہ کہنا چاہتا ہے"

خان سمائل کرنے لگا. ہانی نے دل میں سوچا یہ اتنی بری سمائل کیوں کرتا رہتا ہے خیر ہانی نے بھی سمائل کرتے ہوئے پاسپورٹ لے لیا اور کہا

"شکریہ"

"ہانی ام تم کو اک بات کہنا مانگتا ہے"

"ہمم ام سن را ہے"

"تم ام کی منگ او اس لیے کسی بھی لرکے (لڑکے) سے انگلینڈ میں بات نیں کرے گا"

ہانی جو پاسپورٹ دیکھ رہی تھی خان کی بات سن کر خان کو دیکھنے لگی. ہانی تو منگنی والی بات بھول ہی گئی تھی.

ہانی نے سر ہلا دیا زبان سے کچھ نہیں کہا

خان کمرے سے باہر چلا گیا اور ہانی سوچنے لگی "ام نے لے تو لیا ہے رسک مگر اگر ام کو یہ رسک زیادہ بھاری پر (پڑ) گیا تو ام کیا کرے گا"

ہانی بیڈ سے اتر کر کمرے سے نکل آئی اور عامرہ کے کمرے کی طرف بڑھی.

عامرہ بھی لیپ ٹاپ پر انگلینڈ کی انفارمیشن نکال کر دیکھ رہی تھی.

ہانی دھپ سے جا کر عامرہ کے ساتھ بیڈ پر بیٹھ گئی. عامرہ لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر ہانی کو دیکھنے لگی کچھ دیر ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں.

"ہانی ایک نئی دنیا دیکھنے جا رہے ہیں ام کل رات کی فلائٹ ہے "

ہانی نے عامرہ کو پیچھے کیا اور کہا

"ہائے مجھے تو خان لالہ نے بتایا نیں کہ کل رات کی فلائٹ ہے. بازار نیں جانا کیا ڈھیر ساری شاپنگ کرنا ہے ابھی".

"ام خان لالہ کو کہہ کر آتا ابھی شاپنگ کا تم ادھر ہی رہنا"

"ہاں ٹیک ہے تم جاؤ ام ادھر ہی تم کا انتظار کرتا ہے".

عامرہ باہر کی طرف بڑھی.

ہانی اٹھ کر خود کو شیشے میں دیکھنے لگی سادہ سے گلابی رنگ کی شلوار قمیض میں ملبوس اچھی لگ رہی تھی مگر سوچنے لگی کہ اپنا ہر شوق انگلینڈ جا کر پورا کرے گی جیسے بال کٹوانا اور پینٹ شرٹ پہننا اور دیر تک سونا وغیرہ وغیرہ

.....

عامرہ اور ہانی شوپنگ مال میں گھوم پھر رہیں تھیں ایک خوبصورت سی پنٹ شرٹ دیکھ کر

ہانی نے عامرہ سے کہا

"عامرہ وہ لینا ہے"

پنٹ شرٹ دیکھ کر عامرہ کا منہ کھلا رہ گیا

"تم یہ پہنے گا؟"

"ہاں ام کو یہی لینا ہے ام انگلینڈ میں قمیض شلوار نہیں پہنے گا"

"ہائے گھر والوں کو پتہ چل گیا تو مار پڑے گا"

"صرف اک لے گا ام دیک (دیکھ) لوام کا دوست نیں"

"چلو ٹیک اک لے لو"

ڈھیر ساری شوپنگ کر کے ہانی اور عامرہ گھر آ گئیں اور پیکنگ کرنے لگیں.

.....

اگلے دن دوپہر کو خان نے عامرہ اور ہانی کے بیگ گاڑی میں رکھے اور اندر آ گیا.

عامرہ پچھلے آدھے گھنٹے سے عامر کے روم میں تھی اور ہانی غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی.

غصہ میں ہانی خود سے باتیں کرنے لگتی تھی.

"پتہ نہیں کون سی باتیں ہے جو ختم ہی نیں اور ابھلا ام لیٹ ہو جائے"

پونے گھنٹے بعد عامرہ کمرے سے باہر آئی اور عامرہ کا چہرہ ریڈ ہو رہا تھا.

سب سے مل کر ہانی اور عامرہ گاڑی میں آکر بیٹھ گئیں اور خان گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹاٹ کرنے لگا.

ہانی نے عامرہ سے کہا

"تم کا چہرہ سرخ ہورا مار پڑا ہے؟"

عامرہ شرمانے لگی. ہانی گھور گھور کے عامرہ کو دیکھ رہی تھی پھر کہا

"پیلی (پہلی) لڑکی دیکھی ہے جو مار کھا کر شرماری ہے"

"عامر نے مارا تو نیں ہے"

"پھر چہرہ کیوں سرخ ہورا؟"

"عامر نے کہا کہ ام کو روز فون کرے گا"

"اس بات پر شرماری او؟"

"عامرہ نے ہاں میں گردن ہلائی"

ہانی کی ہنسی چھوٹ گئی.

ہانی کی ہنسی سن کر خان کے اندر طلاتم برپا ہو گیا.

.....

ائیر پورٹ پر پہنچ کر خان نے ہانی سے کہا

"خان ہوں ناز بان سے پھرتا ہوں نا پھرنے دیتا ہوں. ام تم کو بتا رہا ہے اپنی زبان پر قائم رہنا تم صرف ام کا ہو"

ہانی نے ناچار سر ہلا دیا اور پریشان ہو گئی.

یہ سوچتے ہوئے ائیر پورٹ کے اندر قدم بڑھائے کہ پتہ نیں کیا ہو گا آگے لیکن پلین میں بیٹھ کر ساری پریشانی ہوا ہو گئی.

پلین میں بیٹھ کر عامرہ اور ہانی کی خوشی کی انتہا نہیں رہی.

"ہانی خان لالہ نے کہا تھا کہ انگلینڈ ائیر پورٹ پر ام کو لینے اک آدمی آئے گا "

ہانی حیران رہ گئی

"کیوں وہ کیوں لینے آئے گا " ؟

"ام کو تو خود نیں پتا کہ کیوں لینے آئے گا ام تم کو کیا بتائے "

"چلو دیکا(دیکھا)جائے گا "

.....

ائیر پورٹ سے نکل کر ہانی اور عامرہ اونچی اونچی عمارتوں کو دیکھنے لگیں اور دونوں کے چہروں سے خوشی چھلک رہی تھی .

"اکسکوزمی مس حورین اینڈ مس عامرہ " ؟

دونوں آدمی کی آواز پر پلٹ کر دیکھنے لگیں.

ایک ایجڈ آدمی بلیک پنٹ کورٹ میں ملبوس آنکھوں پر چشمہ لگائے ہوئے ہانی اور عامرہ کو دیکھ رہا تھا.

عامرہ نے کہا

" Yes we are "

" Ok follow me "

ہانی کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ یہ کون ہے اور ہمارے نام کیسے جانتا ہے ؟آخر ہانی بول پڑی

" who are u ? "

آدمی نے پلٹ کر دیکھا اور کہا

" I have been sent to bring u "

)مجھے آپ کو لانے کے لیے بھیجا گیا ہے (

ہانی بولنے لگی مگر عامرہ نے ہانی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہانی کو بولنے سے روک دیا اور آہستہ آواز میں کہا

"چپ رو(رہو). آدم کے ماتھے پر بل پر(پڑ)رے ہیں "

ہانی نے عامرہ کا ہاتھ ہٹایا اور کہا "ٹیک اے نیں بولتا "

آدمی نے سامان گاڑی میں رکھ کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور بیٹھنے کا اشارہ کیا.

دونوں کار میں بیٹھ گئیں.

راستے میں باہر کے مناظر دیکھ کر ہانی اور عامرہ پاگل ہو رہیں تھیں.

گاڑی یونی میں داخل ہوئی اور یونی دیکھ کر دونوں کے منہ کھلے رہ گئے.

ایک بہت بڑی بلڈنگ کے آگے جا کر گاڑی رکی.

آدمی نے بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا اور کہا

" hostel "

اور گاڑی سے نکل کر سامان گاڑی سے نکال دیا.

ہانی اور عامرہ گاڑی سے نکل کر بیگ کو کھینچتے ہوئے بلڈنگ کی طرف بڑھیں.

ہوسٹل میں داخل ہو کر ریسپشن پر آئیں اور ہانی نے ریسپشن پر موجود لڑکی سے کہا

" Excuse me, My name is Hoorain and Her name is Aamrah "

ریسپشن کی لڑکی نے دراز سے چابی نکال کر ہانی کی طرف بڑھائی اور کہا

" WelcoM Miss Hoorain and Miss Aamrah. your room no is 402. The key is here. 3rd floor."

ہانی نے تھینکس کہا اور عامرہ کا ہاتھ پکڑ کر لفٹ کی طرف بڑھی.

لفٹ میں داخل ہوتے ہی عامرہ بولنا شروع ہو گئی

"ہانی کتنا پیارا ہوسٹل اے نا " ؟

ہانی جو ایکسائٹمنٹ چھپا رہی تھی ساتھ ہی شروع ہو گئی.

"بہت ہی خوبصورت اے ہائے ام تو دیک دیک (دیکھ) کر پاگل اورا اے "

خوشی خوشی لفٹ سے باہر نکل کر ارد گرد کا سناٹا دیکھ کر ہانی اور عامرہ نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور دونوں کی آنکھوں میں ڈر چمک رہا تھا .

"ہانی کہیں ام زیادہ اوپر تو نیں آ گیا؟ یہ ہلکا ہلکا پھیلا ہوا اندھیرا اور سناٹا ام کو ڈر لگ را اے "

اور ہانی کا ہاتھ پکڑ لیا. ہانی نے خشک گلے کو تر کر کے کہا

"اللہ کا نام لیتے ہوئے روم ڈھونڈیں چلو "

"ہانی ایک بار پھر سے ریسپشن سے پوچ (پوچھ) لیتے ہیں "

ہانی کے سیل پر کال آئی اور بیل کی آواز سے دونوں کی چیخیں نکل گئیں.

ایک روم کا دروازہ کھلا اور اندر سے ایک لڑکی نکل کر ہانی اور عامرہ کو دیکھنے لگی اور کہا

" what's ur problem guys? "

ہانی اور عامرہ کی ہنسی چھوٹ گئی.

لڑکی یہ کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی

" mad girls "

ہانی نے فون بیگ سے نکالا اور خان کی کال دیکھ کر برے برے منہ بنانے لگی. عامرہ نے

ہانی کے ہاتھ سے موبائل لے کر کال پس کی اور کہا

"سلام لالہ "

"وسلام تم لوگ پہنچ گیا اور خیریت سے او " ؟

"جی لالہ ام ٹیک اے "

"ہانی سے بات کرواؤ ام کا "

ہانی نے ہاتھ سے انکار کیا.

"لالہ وہ واش روم گیا اے "

"ٹیک اے خدا حافظ "

ہانی نے گہرا سانس خارج کیا اور کہا

"چلو اب "

اور دونوں کمرہ ڈھونڈنے لگیں.

جلد ہی کمرہ مل گیا.

دونوں اندر داخل ہوئیں کمرہ کشادہ اور ہوادار تھا. تین بیڈ اور تین الماری اور دو دروازے لگے ہوئے تھے.

ہانی نے دروازہ لاک کر دیا.

ہانی اور عامرہ بیگ دروازے پاس چھوڑ کر بند دروازوں کی طرف بڑھیں.

ایک واش روم تھا اور دوسرا کچن.

کچن میں داخل ہو کر سارے کیبن کھول کر دیکھے اور خالی کیبن دیکھ کر ہانی نے کہا

"کیبن کھانے پینے کے سامان سے برے (بھرے) ہونے چاہیے تھے "

"پھوپھو گھر آیا او "؟

ہانی ہنسنے لگی اور کہا

"ام کو بہت بھوک لگا اے "

"ام کو بھی لگا اے "

دونوں باتیں کرتی ہوئیں واپس روم میں آ گئیں اور بیگ کی طرف بڑھیں.

بیگ کھول کر دونوں نے اپنے بیگ میں موجود کھانے کی چیزیں نکالیں اور ایک بیڈ پر آ کر بیٹھ گئیں.

تھوڑا بہت کھا کر ہانی بیڈ پر لیٹ گئی اور عامرہ نے باقی چیزیں ٹیبل پر رکھیں اور بیگز کی طرف بڑھی.

عامرہ نے اپنا سارا سامان نکال کر الماری میں رکھتے ہوئے کہا

"ہانی تم بیگ سے سامان کب نکالے گا " ؟

جواب نا پا کر عامرہ نے مڑ کر دیکھا ہانی نیند کی وادیوں میں جا چکی تھی.

عامرہ نے اپنا سامان الماری میں رکھ کر ہانی کا سامان بھی الماری میں رکھا اور دو گھنٹے کی مشقت کے بعد بیڈ پر آ کر لیٹ گئی اور کچھ ہی دیر میں سو گئی.

.....

عامرہ ہانی کو آدھے گھنٹے سے اٹھا رہی تھی مگر ہانی اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی. عامرہ تنگ آ کر تیار ہو گئی اور الارم کلاک اون کر کے ہانی کے کان کے قریب کیا ہانی ہڑ بڑا کر اٹھی.

"تم کو اٹھانا نیں آتا کیا " ؟

" گھنٹا او گیا تم کو جگاتے اوے (ہوئے) ام تیار بھی او گیا اے اور تم کا نیند پورا نیں اورا "

ہانی بیڈ سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھی.

عامرہ نے اونچی آواز میں کہا

"ام جارا اے نیچے تم تیار او کے آجانا "

اور باہر نکل گئی.

ہانی واش روم سے ہاتھ منہ دھو کر جلدی جلدی باہر آئی مگر عامرہ جا چکی تھی.

ہانی نے الماری کھول کر دیکھی اور اپنا سامان سیٹ دیکھ کر عامرہ پر بے اختیار پیار آیا.

ہانی نے اپنی خریدی ہوئی اکلوتی پینٹ شرٹ نکالی اور پہن کر ہینڈ بیگ اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھی سوچا کلاس ڈھونڈتے ڈھونڈتے بال باندھ لے گی. میک اپ سے ویسے ہی ہانی کو الرجی تھی اور ہانی کو میک اپ کرنے کی ضرورت بھی نا تھی.

لفٹ میں انٹر ہو کر ہانی نے بیگ کھولا اور اندر سے ہیر بینڈ ڈھونڈنے لگی.

لفٹ سے نکل کر ہوسٹل سے باہر کی طرف قدم بڑھائے.

ذاکر شاہ بلیک کلر کی پینٹ شرٹ میں ملبوس شرٹ کے بازوؤں کو فولڈ کیے ہوئے اور گلاسیز پہنے ہوئے فون پر آج کے دن کے لیے موڈلنگ کرنے سے انکار کر رہا تھا مگر ذاکر کی بات کو نا ماننے کی غلطی کر کے ڈائیریکٹر پھس گیا تھا اور اب ذاکر کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا.

ہانی فل مگن انداز میں بیگ سے ہیر بینڈ نکالتے ہوئے سامنے والی بلڈنگ میں موجود کلاس

روم کی طرف بڑھ رہی تھی کہ زور سے فون پر بات کرتے ذاکر شاہ سے ٹکرائی. سر ذاکر شاہ کے سینے سے جالگا اور ہانی کو لگا کے جسے کسی پتھر سے ٹکرائی ہو.

ہانی نے پیچھے ہو کر ذاکر شاہ کو دیکھا اور بولنا شروع ہو گئی.

"آپ کو نظر نیں آتا کیا؟ اتنی زور سے سر لگا اے. ام کا سر دو کنے (دو کھنے) لگا ہے "

ذاکر شاہ پہلے ہی غصے میں تھا ہانی کے خود ٹکرانے اور پھر بغیر سوچے سمجھے بولنے پر اور غصے میں آ گیا.

"آپ خود ٹکرائیں ہیں اور الزام میرے سر ڈال رہیں ہیں ."

"دیکو (دیکھو) مسٹر XYZ تم اتنا لمبا اوا اس لیے تم کو ام نظر نیں آیا تو اس میں ام کا قصور نیں اے تم سر جھکا کر چلا کرو "

"دیکھو مس چھوٹی abc تم چھوٹی ہو اس لیے سر اٹھا کر چلا کرو تا کہ تمہیں لوگ نظر آ سکیں اور تھوڑی بہت تم لوگوں کو نظر آ سکو لٹل گرل ."

ہانی کو غصہ آنے لگا. ہانی غصے سے ذاکر شاہ کی طرف قدم بڑھانے لگی. ذاکر الٹے قدموں سے پیچھے ہٹنے لگا ہانی نے غصے سے کہا

"آپ ام کو غصہ دِلا رے (رہے) او "

ذاکر رک گیااور ہانی کو بھی رکنا پڑا۔اب ذاکر ہانی کی قدم بڑھانے لگا ہانی الٹے قدموں سے پیچھے ہٹنے لگی

"ایک تو آپ خود مجھ سے ٹکرائیں اور اوپر سے مجھے ہی ڈانٹنا شروع کر دیا اور غصہ آپ مجھے دِلا رہی ہو میں آپ کو نہیں "

عامرہ کی آواز آئی

"ہانی تم نے یہاں بھی جنگ شروع کر دیا "

ہانی رک گئی اور مڑ کر دیکھا.

ذاکر نے قدم روکے اور عامرہ کی طرف دیکھنے لگا.

عامرہ نے کہا"چلو ہانی "

"اوکے "

ہانی نے ذاکر کی طرف دیکھا اور کہا

"تم کو تو ام بعد میں دیک (دیکھ) لے گا "

ذاکر کا غصہ کچھ کم ہوا تھا تو ذاکر نے ہانی کا جائزہ لیا.

مصوم چہرہ'نیلی آنکھیں'گلابی ہونٹ'براؤن کھلے بال اور ڈھیلی سی بلیک کلر کی شرٹ اور

سکن کلر کی پینٹ میں ملبوس بغیر میک اپ کے بھی ہانی غضب ڈھا رہی تھی.

ذاکر اتنا مکمل حسن پہلی بار دیکھ رہا تھا ذاکر کے چہرے پر سمائل آگئی .

چار سال بعد آج ذاکر کے ہونٹوں پر سمائل ابھری تھی وہ بھی صرف اس لڑکی کی وجہ سے

ذاکر سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ عورتوں سے نفرت کرنے والا شخص آج اس لڑکی کی وجہ سے سمائل کر رہا ہے کیوں ؟

ہانی عامرہ کا ہاتھ پکڑ کر کلاس روم کی طرف جا رہی تھی اور ذاکر کی نگاہ ہانی پر جمی تھی.

چار سال پہلے ایک عورت نے ذاکر کی سمائل چھین لی تھی اور آج چار سال بعد ایک عورت نے ذاکر کو سمائل لوٹائی تھی.

ذاکر کے زخم پھر سے تازہ ہونے لگے تھے.

چار سال پہلے ذاکر شاہ کی ماں ایک آدمی کی محبت میں پاگل ہو کر اپنے بیٹے اور شوہر کو چھوڑ کر چلی گئیں تھیں .

ذاکر کو ہمیشہ عورت وفا کی مورتی لگتی تھی مگر جس دن ذاکر کی ماں چھوڑ گئی تھی اس دن

سے ذاکر کو عورتوں سے نفرت ہو گئی تھی.

ذاکر 2 ماہ بند کمرے میں تڑپتا رہا تھا اپنی ماں سے بہت پیار کرتا تھا اور یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ چھوڑ گئیں ہیں.

ذاکر کا پیار سے اعتبار اٹھ گیا تھا اور باپ کا پیار بھی جھوٹا لگنے لگا تھا اس لیے خود کو کمرے میں قید کر لیا.

دو ماہ بعد جب کمرے سے نکلا تو دنیا کا سب سے زیادہ بیمار شخص لگ رہا تھا. کمرے میں داخل ہونے والے ذاکر شاہ اور کمرے سے نکلنے والے ذاکر شاہ میں زمین آسمان کا فرق تھا.

ذاکر شاہ نے خود کو ماڈلنگ اور پڑھائی میں مصروف کر لیا آہستہ آہستہ نارمل ہوتا گیا مگر عورتوں سے بے پناہ نفرت اب بھی کرتا تھا.

ان چار سالوں میں ذاکر شاہ انگلینڈ کا بیسٹ ماڈل بن گیا تھا.

ذاکر شاہ کی بوڈی لینگوئج' چلنے کا انداز' ڈریسنگ اور اٹیچوڈ ہر چیز لوگوں سے مختلف تھی. نقل اتارنے کی لوگوں نے بہت کوشش کی لیکن ذاکر شاہ تو پھر ذاکر شاہ ہی تھا اس جیسا تو کوئی بن نہیں سکتا تھا.

لاکھوں لڑکیوں کے خوابوں کا شہزادہ کسی ایک لڑکی کو بھی پاس آنے کی اجازت نہیں دیتا

تھا.انڈسٹری میں کوئی ایسا شخص نہیں تھا جو ذاکر کے مقابلے میں آسکے .

ذاکر کے باپ کو ہر وقت ذاکر کی فکر لگی رہتی تھی ذاکر کو بہت ساری دھمکیاں ملتی رہتیں تھیں کے ماڈلنگ چھوڑ دو اور پچھلے سال جان سے مارنے کی کوشش بھی کی گئی تھی مگر گولی صرف بازو کو ٹچ کر کے گزر گئی تھی .

ذاکر شاہ نے گولی مروانے والے کا پتہ لگوایا اور وہ ایک پرانا ماڈل نکلا.اس کے گھر کے باہر دو گن مین کھڑے کر دیے اور اسے کال کر کے بتا دیا تھا" جس دن وہ گھر سے نکلے گا اس دن وہ واپس اس گھر میں نہیں جائے گا بلکہ قبرستان میں چار کندھوں پر جائے گا بیشک اپنے گھر کی کھڑکی سے دیکھ لے موت باہر کھڑی ہے ."

ذاکر شاہ معافی کے لفظ کو خود سے چار سال پہلے جدا کر چکا تھا.

ماڈل نے بہت معافیاں مانگیں اور کہا

"خدا بندے کو بڑے سے بڑے گناہ پر بھی معاف کر دیتا ہے تو تم کیوں نہیں معاف کر دیتے " ؟

"کیونکہ میں خدا نہیں ہوں "

اور آج تک وہ شخص گھر سے باہر نہیں نکل سکا تھا .

ذاکر شاہ کے والد بوڈی گاڑ کے بغیر ذاکر کو گھر سے نکلنے نہیں دیتے تھے اور بہت ضد کے بعد بھی ذاکر کے والد نے بات نامانی اور ہر وقت بوڈی گاڈ ذاکر کے ساتھ ہی رہنے لگے.

ذاکر شاہ پچھلے چار سال سے سمائل نہیں کر سکا تھا مگر آج ہونٹوں پر سمائل خود باخود آگئی تھی.

.....

ہانی اور عامرہ کلاس روم میں انٹر ہو کر ایک لڑکی ساتھ جا کر بیٹھ گئیں. ہانی نے عامرہ سے پونی لے کر اونچی پونی کر لی.

عامرہ نے ہانی سے کہا

"تم لڑکیوں را تھا اور وہ بھی اتنے ہنڈسم لڑکے ساتھ " ؟

"بس ناپوچھو ایک نمبر کا بد تمیز آدم تھا "

عامرہ ہنسنے لگی

"ہنڈسم بھی تو بہت تھا "

"ہاں سہی تھا مگر ام کو کچھ خاص اچھا نہیں لگا "

"تم تو اوہی پاگل کبھی کوئی اچھا بھی لگا ہے تم کو " ؟

"کیا مطلب " ؟

"کچھ نیں لڑکے کا نام پوچھا " ؟

ہانی نے عامرہ کو ایسے دیکھا جیسے عامرہ پاگل ہو گئی ہو

"پاگل اوام کیوں پوچھے گا "

اتنے میں ایک سر کلاس میں داخل ہوئے اور دونوں چپ کر کے سر کو دیکھنے لگیں.

سر سب کا انٹرو لینے لگے اور ہانی باقی کلاس کو دیکھنے لگی اور ایک سیٹ پر ذاکر شاہ کو بیٹھا دیکھ کر حیران رہ گئی.

ناچاہتے ہوئے بھی ہانی ذاکر شاہ کا جائزہ لینے لگی.

بلیک پینٹ شرٹ 'شرٹ کے اوپر کے دو کھلے بٹن 'شرٹ کے رول کیے ہوئے بازو' ورسٹ واچ اور بکھرے بال جنہیں ذاکر شاہ ہاتھ سے سیٹ کر رہا تھا ہانی کو ذاکر شاہ اچھا اور پرفیکٹ لگا ڈھونڈنے سے بھی کوئی کمی نظر نہیں آرہی تھی.

ذاکر شاہ کو ہانی مگن انداز میں دیکھ رہی تھی اور ہانی کو اپنی باری کا پتہ ہی نا چلا. سر ہانی کے انٹرو دینے کا انتظار کر رہے تھے مگر ہانی تو ذاکر شاہ کو دیکھنے میں مصروف تھی عامرہ نے زور سے ہانی کو کوھنی ماری. ہانی ہوش میں آگئی اور عامرہ کو خالی نظروں سے دیکھنے لگی اور کہا

"ہممم کیا ہوا " ؟

"سر کو انڑ ودو "

ہانی اوہ کہہ کے اٹھ کھڑی ہوئی اور اپنے بارے میں بتانے لگی.

ذاکر ہانی کی آواز پر بال سیٹ کرنا چھوڑ کر ہانی کو دیکھنے لگا ہانی کا پٹھانی لہجہ اور چہرے پر سجی

مصومیت دیکھ کر ذاکر کے اندر حشر برپا ہو گیا.

ہانی ذاکر شاہ کو سیدھی دل میں اترتی ہوئی محسوس ہوئی. ذاکر نے ہانی کا نام دوہرایا "حورین'

ہانی "ذاکر نے خود کو ڈانٹا اور پھر سے خود پر بے نیازی کا خول چڑھا لیا.

.....

ہانی اور عامرہ کنٹین سے کھانے پینے کی چیزیں لے کر ابھی ہوسٹل میں انڑ ہی ہوئی تھیں کہ

خان کی کال آگئی ہانی کو غصہ آنے لگا

"کیا مسلہ اے اس شخص کے ساتھ " ؟

عامرہ ہنسنے لگی

"تم کا تو شادی بھی لالہ ساتھ ہونا ہے تب کیا کرے گا "

ہانی نے فون واپس بیگ میں ڈال دیا اور کہا

"ام خان سے شادی نیں کرے گا "

کمرے میں آکر دونوں کھانے پینے میں مصروف ہو گئیں .

کھانا کھا کر ہانی نے کہا

"عامرہ یہاں مارکیٹ کہاں اوگا " ؟

"پتہ نیں یار گوگل سے نکال کر دیکو (دیکھو " (

ہانی گوگل سے Map نکال کر دیکھنے لگی اور پھر کہا

"مل گیا آجاؤ "

اور اٹھ کر باہر کی طرف بڑھنے لگی مگر عامرہ نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا "کہاں " ؟

"مارکیٹ "

"کیا لینا " ؟

"بہت کچھ "

عامرہ بھی ناچار اٹھ گئی اور کہا "چلو "

اور دونوں ہوسٹل سے باہر نکل آئیں .

ٹیکسی ہائر کر کے دونوں مارکیٹ پہنچ گئیں.

اندھیرا بڑھتا جارہا تھا اور ہانی کی شوپنگ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی بڑی مشکل سے عامرہ کھینچ کر ہانی کو مارکیٹ سے باہر لے کر آئی اور آئسکریم لے کر دونوں ٹیکسی میں بیٹھ گئیں مگر تھوڑی ہی دیر بعد ٹیکسی رک گئی. باہر حد سے زیادہ رش تھا لوگ اونچی اونچی کچھ بولتے ہوئے ہاتھ ہلا رہے تھے .

عامرہ نے کہا

" Is there Any problem ? "

ڈرائیور نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور کہا

" Zakir shah has to go through here and people stand to see their glimpse "

)ذاکر شاہ نے یہاں سے گزرنا ہے اور لوگ ان کی ایک جھلک دیکھنے کو کھڑے ہیں(

عامرہ نے ہانی سے کہا

"کہیں یہ وہ تو نہیں جس سے تم لڑ رہا تھا صبح "

ہانی ہنسنے لگی "وہ تمہیں کہاں سے ایسا لگا تھا کہ لوگ اس کے پیچھے پاگل ہوں "

"چلو ام باہر نکل کر دیکھ لیتے ہیں "

اور دونوں ٹیکسی سے باہر نکل کر رش کو کاٹتے ہوئے آگے آکر کھڑی ہوں گئیں.

ایک بلیک کلر کی lamborghini دور سے آتی ہوئی دیکھائی دی.

ہانی نے عامرہ کے کان میں کہا"پکاوہ نیں اے "

"ام کو بھی اب لگنے لگا اے Lamborghini ."جیسے جیسے پاس آرہی تھی

لوگ اور زیادہ شور مچا رہے تھے lamborghini .میں ذاکر شاہ کو دیکھ کر ہانی اور

عامرہ کا منہ کھلا رہ گیا.

ذاکر شاہ کو ہانی کی ہلکی سی جھلک نظر آئی تھی ذاکر نے گاڑی ریورس کی اور ہانی کو دیکھ کر ذاکر شاہ کے دل میں گدگدی ہونے لگی.

ہانی بھی ذاکر شاہ کو دیکھ رہی تھی. وائیٹ شرٹ اور بلیک جینز'شرٹ کے اوپر کے کھلے ہوئے دو بٹن'شرٹ کے رول کیے ہوئے بازو'ورسٹ واچ اور سیٹ کیے ہوئے بال ذاکر شاہ اس وقت نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہا تھا. صبح ہانی کو لگا تھا بلیک کلر صرف ذاکر شاہ کے لیے بنا ہے اور اب لگ رہا تھا کہ وائیٹ کلر بھی صرف ذاکر شاہ کے لیے بنا ہے. ہانی کی ہاٹ بیٹ مس ہوئی.

ذاکر شاہ ہانی کا جائزہ لے رہا تھا. پٹھانی فراک میں ملبوس کھلے براؤن بالوں کے ساتھ مصوم

سی گڑیا لگ رہی تھی. ذاکر کا دل کر رہا تھا ہانی کو قریب سے دیکھنے کو مگر وہ یہ نہیں کر سکتا تھا.

ہانی کی بے ہوش ہونے والی حالت ہو گئی تھی. ذاکر نے ہلکی سی سمائل کی اور Lamborghini کو بھگا لے گیا.

ہانی کے پاس تو لفظ ختم ہو گئے تھے البتہ عامرہ بولی جا رہی تھی

"ہانی ذاکر شاہ کتنا ہنڈسم ہے نا "

ہانی چپ چاپ واپس ٹیکسی میں آ کر بیٹھ گئی.

.....

ذاکر ہنستے ہوئے اپنے محل نما گھر میں داخل ہوا اور ادریس صاحب اپنے ہنستے مسکراتے ہوئے بیٹے کو اندر آتا دیکھ کر حیران رہ گئے

"ذاکر خیریت تو ہے آج چار سال بعد تمہیں ہنستا ہوا دیکھ رہا ہوں "

ذاکر نے ہنسی کنٹرول کی اور کہا

"ویسے ہی "

"کوئی نا کوئی وجہ تو ہے "؟

ذاکر ادریس صاحب کے ساتھ جا بیٹھا

"آپ سنائیں بزنس کیسا جا رہا ہے " ؟

"اللہ کا شکر ہے بلکل پرفیکٹ. بس تھوڑی بہت پرابلمز تو بنتی رہتیں ہیں اور کیسا رہا آج کا دن " ؟

ذاکر کی نظروں کے سامنے ہانی کا چہرہ آ گیا اور چہرے پر پھر سے مسکراہٹ بکھر گئی.

"بہت اچھا دن تھا "

"ہاں تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ دن کتنا اچھا گزرا ہے "

ذاکر نے خود کو بار بار ہنسنے پر ڈانٹا.

"بابا میں فریش ہو کے آتا ہوں پھر اکٹھے کھانا کھائیں گیں "

ذاکر اوپر اپنے کمرے کی طرف بڑھا.

ادریس شاہ ذاکر کی ہنسی ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرنے لگے.

.....

عامرہ کب کی سو چکی تھی مگر ہانی کو نیند چھو کر بھی نہیں گزری تھی .

صبح تیار ہو کر ہانی نے عامرہ کو جگایا.

عامرہ تو بیہوش ہوتی ہوتی بڑی مشکل سے بچی.

"اوف یہ سورج آج کہاں سے نکلا اے ؟"

ہانی ہنسنے لگی

"دیک (دیکھ) لو سورج مغرب سے بھی نکل سکتا اے "

عامرہ کی ساری آنکھیں کھل گئیں

"اوف لڑکی ٹیک (ٹھیک) نیں لگ را تم "

ہانی ہنستے ہوئی دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول کر کہا

"تیار ہو کر آجانا ام جارا ہے "

اور باہر کی طرف بڑھی.

عامرہ تیار ہونے کے لیے بیڈ سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھی.

ہانی ہوسٹل سے نکل کر کینٹین کی طرف بڑھی اور کافی لے کر کلاس روم کی طرف چل پڑی.

ہانی کو کل صبح والا واقع سوچ کر ہنسی آگئی اور ہنستے ہوئے ہانی کسی سے ٹکرائی کافی ساری

ٹکرانے والے پر گر گئی.

ہانی نے سر اٹھا کر دیکھا اور ذاکر شاہ کو دیکھ کر سانس اٹک گیا.

ذاکر نے ہانی کو مگن انداز میں چلتے دیکھ لیا تھا اور جان بوجھ کر ہانی سے ٹکرایا تھا.

"کیا اب آپ روز مجھ سے ہی ٹکرائیں گئیں " ؟

"ام کو معاف کر دو ام نے آپ کو دیکھا نیں تھا "

ذاکر ہانی کی بوکھلاہٹ پر اندر ہی اندر جھوم رہا تھا.

"اور اس کا کیا جو میری شرٹ گندی کی ہے " ؟

"صاف کر لیں "

ذاکر نے گھورا اور کہا

"گندی کس نے کی تھی " ؟

"ام نے "

"تو صاف کون کرے گا "

"ام نیں کرے گا خود ی کرو "

ہانی کہہ کر آگے بڑھنے لگی مگر ذاکر نے ہاتھ پکڑا اور کھینچ کر سامنے کھڑا کر لیا

"شرٹ صاف کیے بغیر آپ نہیں جا سکتیں "

ہانی نے اپنا ہاتھ چھوڑوانے کی کوشش کی مگر گرفت مظبوط ہونے کی وجہ سے ہاتھ نا چھوڑوا سکی.

ذاکر کا لمس ہانی کو گرم کوئلے کی طرح محسوس ہو رہا تھا. ہانی نے ہار ماننے میں ہی عافیت جانی.

"ام شرٹ صاف کرنے کے لیے تیار اے "

ذاکر نے ہاتھ چھوڑ دیا اور ہانی کی جان میں جان آئی.

"کیسے صاف کرو گی " ؟

"ام کے پیچھے آئیں" اور ہانی واش روم کی طرف بڑھی.

ذاکر نے گارڈز سے کہا " wait "اور ہانی کے پیچھے چل پڑا.

ہانی نے واش روم میں انٹر ہو کر رومال گیلا کیا اور واش روم سے نکل کر ذاکر کی شرٹ صاف کرنے لگی.

ذاکر نے ہانی کا جائزہ لیا گلابی پٹھانی فراک میں ملبوس چہرے پر دنیا بھر کی مصومیت لیے ہوئے اٹھتی گرتی پلکوں کے ساتھ ہانی ذاکر کے ہوش اڑا رہی تھی.

ہانی نے شرٹ صاف کر کے ذاکر کو دیکھا اور ذاکر کی آنکھوں میں عشق کا سمندر موجزن دیکھ کر ہانی کی ہاٹ بیٹ مس ہوئی. خود کو کمپوز کر کے ہانی نے کہا .

"صاف کر دیا "

ذاکر ہانی کی آواز پر ہوش میں آگیا اور کہا

"دوبارہ ایسی غلطی نہیں ہونی چاہیے "

اور کلاس کی طرف بڑھا.

ہانی نے بڑھتے ہوئے غصے کے ساتھ خود سے کہا"ام کو تھینکس بھی تو کہہ سکتا تھا مگر نیں بد تمیز 'شو خا خود کو پتہ نیں کیا سمجھتا اے"ہانی نے ہاتھ میں موجود کافی کا کپ ذاکر کی طرف اچھالا ذاکر نے بغیر دیکھے کافی کا کپ کیچ کر لیا اور ہانی کا منہ کھلا رہ گیا .

ذاکر پیچھے مڑ کر ہنستے ہوئے آنکھ مار کر چلتا بنا.

ہانی دل میں ذاکر کو گالیاں نکالتے ہوئے کلاس روم کی طرف بڑھی.

کلاس میں سر پہلے ہی موجود تھے.

" Can i come to class ? "

" Yes "

تھینکس کہتے ہوئے ہانی کلاس میں آگئی اور عامرہ کے ارد گرد کوئی بھی چیر خالی نا ہونے کی وجہ سے بلکل پیچھے جا کر بیٹھ گئی. عامرہ نے پیج پر لکھا "کہاں تھی تم؟" اور پیچھے منہ کر کے ہانی کی طرف پھنکا پیج کیچ کر کے ہانی نے کھول کر پڑھا اور جواب لکھا "ایک بد تمیز شخص کی وجہ سے دھوبن کا کام سر انجام دے را تھا ام" اور کاغذ عامرہ کی طرف پھینکا مگر کاغذ ذاکر کی چیر پاس جا گرا .

ذاکر نے مڑ کر دیکھا ہانی انجان بنتے ہوئے بیگ کھول کر دیکھنے لگی " یہ کیا کر دیا ہانی اب کیا اوگا "

ذاکر نے منہ سیدھا کر کے پیج کھول کر دیکھا اور پڑھتے ہوئے ہنسنے لگا .

ہانی کو ذاکر کل جتنا اچھا اور ڈیسنٹ لگا تھا آج اتنا ہی برا لگ رہا تھا.

.....

ہوسٹل میں آ کر ہانی نے سارا کچھ عامرہ کو بتا دیا اور اب پچھلے آدھے گھنٹے سے عامرہ ہنس رہی تھی.

"ہانی تم کو سیٹ صرف ذاکر شاہ ہی کر سکتا اے "

"کیا مطلب " ؟

"باقی سب کی تمہارے سامنے بولتی بند ہو جاتا اے اور تم صرف ذاکر شاہ کے سامنے

میوٹ ہو جاتی او "

ہانی نے گھورا

"تم ام کا مزاق اڑا رہی او " ؟

"نیں بلکل نیں "

اور عامرہ ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی.

ہانی بیڈ سے اٹھ کر کچن میں گئی اور فریز سے کھانے پینے کی چیزیں نکال کر واپس آکر بیڈ پر

لیٹ کر کھانے لگی .

عامرہ موبائل پر مصروف تھی ہانی کھاتے کھاتے تھک گئی تو تنگ آکر کہا

"عامرہ کتنا کھالوں یار؟ کھانے سے بھی اب ام بور ہونے لگا اے "

"ہانی یہ دیکو (دیکھو) کیا ملا "

ہانی فورن سے اٹھ بیٹھی

"کیا ملا " ؟

"ذاکر شاہ کی آئی ڈی ملی "

"لو وہ شوخا جا یار اام کا موڈ پہلے ہی خراب اے اس کو دیک (دیکھ) لیا تو دماغ خراب ہو جائے گا "

"ہانی دیک (دیک) تو کتنا ہنڈسم لگ را "

"تور ہن دے میں نیں ویکھنا (ہانی کو پنجابی کی آنے والی واحد لائن) یونی میں دیکا کیسے چلتا ہے دو لڑکے پیچھے ہوتے ہیں اور خود اگے چل رہے ہوتے ہیں ذاکر شاہ صاحب "

ہانی نے ذاکر کا نام منہ ٹیڑھا کر کے لیا.

عامرہ کو ایک انجان نمبر کا میسج مصول ہوا.

عامرہ نے میسج کھول کر دیکھا

"اسلام علیکم ڈیر کیوٹ سسٹر " ؟

"کون " ؟

"ذاکر شاہ "

عامرہ کے ہاتھ سے موبائل گرتے گرتے بچا "جی ذاکر شاہ آپ نے کیوں میسج کیا "؟

"مجھے ہانی کے بارے میں سب جاننا ہے "

"تو ہانی سے پوچھ لیں "

"نیں پوچھ سکتا نا. ہانی آپ کی کیا لگتی ہے " ؟

"دوست 'کزن 'ننداور ہونے والی بھابھی "

ذاکر کی رگیں تن گئیں .

"ہانی کی مرضی شامل ہے " ؟

"نہیں "

ذاکر کو کچھ سکون محسوس ہوا.

"مجھے ہانی سے شادی کرنی ہے " ؟

"ناممکن ہے "

"کیوں " ؟

"خان لالہ آپ کو زندہ نہیں چھوڑیں گے "

"کیوں " ؟

"کیونکہ وہ ہانی کو چاہتے ہیں. ہانی اور خان لالہ کی منگنی ہو چکی ہے "

"میں سب سیٹ کر لوں گا "

"دیکھتے ہیں "

"بس یہی پوچھنا تھا تھینکس ڈیر سسٹر "

عامرہ نے دل میں دعا کی کہ ہانی کا شوہر ذاکر بنے خان لالہ نہیں.

.....

ہانی نے ذاکر کی برائیاں کر کے عامرہ کی طرف دیکھا عامرہ سو چکی تھی برے برے منہ بناتی ہوئی ہانی بھی لیٹ کر سو گئی.

.....

عامرہ کی آواز پر ہانی کی آنکھ کھلی .

عامرہ کمرے میں موجود ایک لڑکی سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی.

ہانی اٹھ بیٹھی

"ہانی یہ لڑکی ام کے ساتھ رہے گا "

"کیوں " ؟

عامرہ نے ہانی کو آنکھیں دیکھائیں. ہانی نے زبان دانتوں تلے دبالی.

"میرا نام ثمرین ہے" لڑکی نے بیڈ سے اٹھ کر ہانی سے سلام لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا .

"ام کا نام حورین آپ چاہو تو ہانی بھی کہہ سکتا" ہانی نے ہنستے ہوئے ہاتھ تھام لیا اور اپنے

بارے میں بتا کر واش روم کی طرف بڑھی.

"ام کچھ کھانے پینے کے لیے لاتا" عامرہ ثمرین کو کہتے ہوئے کچن میں چلی آئی.

ہانی منہ ہاتھ دھو کر ثمرین پاس آکر بیٹھ گئی اور کہا

"کونسا سبجیکٹ اے آپ کا "?

"میرا سبجیکٹ کمیسٹری اور آپ کا " ?

"ام کافنز کس "

"آپ پٹھان ہو " ?

"جی "

"ہممم سہی "

"ثمرین " ?

"ہممم "

"آپ ام کو سہی اردو سکھادو "

عامرہ کو ہانی کی آواز سنائی دے رہی تھی عامرہ ہنسنے لگی.

"ہاہاہا اب تک کسی نے نہیں سکھائی " ?

"نیں ام کو کوئی نیں بلاتا تھا نا سکول میں نا کالج میں سب دور دور ہی رہتا تھا کیونکہ ام کے علاقہ میں ام کے گھر کے آدمیوں کی بہت دہشت ہے اور سب لڑکیوں کے ماما بابا ان کو ام سے دور رہنے کا کہتا تھا ."

"اوہ سہی ٹھیک ہے سکھادوں گی "

"شکریہ شکریہ "

عامرہ ڈش لیے ہوئے کچن سے نکلی اور کہا

"ہانی تم کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نیں دیتا "

ہانی کا تو منہ کھلا رہ گیا

"اب کیا کیا ام نے ؟ "

"اردو سیکھنے لگا تم "

"ہاں نا ام تنگ آ گیا اے ایسی اردو بول بول کے "

عامرہ نے بیڈ پر ڈش رکھی اور انڈہ بریڈ دیکھ کر ہانی کا منہ بن گیا

"یہ کیوں بنایا ہے ؟ "

عامرہ کو پتہ تھا کہ ہانی کو انڈہ بریڈ پسند نہیں ہے مگر ٹائم تھوڑا تھا تو صرف یہی بن سکتا تھا.

"ٹائم تھوڑا تھا "

ہانی بیڈ سے اتر گئی

"تم کھاؤ ام کینٹین پر جا رہا "

عامرہ نے ہنستے ہوئے کہا

"ذاکر سے ٹکرانے کو دل کر رہا ہے "؟

ہانی کو کل والا واقع یاد آ گیا اور غصہ آنے لگا.

"نیں "

عامرہ کو رات والا خواب یاد آیا اور عامرہ اچھل کر بیڈ سے اتری اور ہانی کو گلے لگا کر کہا

"ہانی ذاکر تم سے شادی کرنا چاہتا ہے "

ہانی بے ہوش ہوتے ہوتے بڑی مشکل سے بچی اور عامرہ کو خود سے دور کر کے کہا

"ہائے یہ کیا کہہ را تم "

"یار خواب سنا را ہوں "

ہانی نے سکون کا سانس لیا

"شکر ہے خواب تھا "

ثمرین جو اتنی دیر سے چپ بیٹھی تھی بول اٹھی

"ایک منٹ یہ ذاکر کہیں ذاکر شاہ تو نہیں ؟ "

عامرہ نے جھٹ سے جواب دیا

"ہاں وہی ہے "

ثمرین کا منہ کھل گیا

"ہائے وہ تو بہت ہنڈسم ہے اور کیا اس یونی میں پڑھتا ہے ؟ "

"ہاں "

"اوف میرے خدایا تیرا شکر ہے اب میں ذاکر شاہ فیس ٹو فیس دیکھ سکوں گی "

عامرہ اور ہانی ہنسنے لگیں .

ہانی نے موبائل اور کچھ پیسے ہوڈ کی پوکٹ میں ڈالے اور باہر کی طرف بڑھی کینٹین سے کافی لے کر ایک بینچ پر آکر بیٹھ گئی. رینگ ٹون کی آواز پر موبائل نکال کر دیکھا. خان کی کال تھی ہانی نے موبائل سایڈ پر رکھ دیا اور کافی پینے لگی. کچھ دیر بعد پھر سے کال آئی. دادی ماں کا نام سکرین پر جگمگاتا ہوا دیکھ کر ہانی نے کال پک کر لی "سلام دادی ماں "

"ام کی کال کیوں نیں اٹھاتا تم "

خان کی آواز سن کر ہانی کی سانس اٹک گئی

"وہ ام تھوڑا مصروف ہے بعد میں بات کریں گے "

"فون مت رکھنا" خان کی غصے سے بھری ہوئی آواز سن کر ہانی کا سانس بند ہونے لگا.

ہانی نے کال کاٹ کر فون اوف کر دیا اور لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے یونی سے باہر آ گئی.

.....

رنگ ٹون کی آواز پر ذاکر نے آنکھیں بند کیے ہوئے ہی ہاتھ بڑھا کر کال بند کر دی پھر سے

کال آنے لگی اور اچانک یاد آیا کے آج نئ کمپنی کی اوپنگ پر جانا ہے.

"اللہ اللہ اوف آج تو جلدی اٹھنا تھا "

ذاکر برا سا منہ بنا کر اٹھ بیٹھا اور واش روم کی طرف بڑھا. تیار ہو کر خود کو شیشے میں دیکھا

اور چابی اٹھا کر گھر سے نکل آیا.

.....

ذاکر فون پر بابا سے بات کرتے ہوئے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا اچانک کال کٹ ہونے پر

موبائل کو دیکھنے لگا اور اسی لمحے ہانی ذاکر کی گاڑی سے ٹکرا کر نیچے گر گئی.

ذاکر گاڑی سے باہر نکل آیا اور ہانی کے پیر اور سر سے خون نکلتا دیکھ کر حیران رہ گیا

"اوف اس لڑکی کو ٹکرانے کے لیے میں ہی ملتا ہوں کیا؟" کہتے ہوئے ہانی پاس آکر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا.

"سوری "

ہانی نے سر اٹھا کر دیکھا اور ذاکر کو دیکھ کر ماتھے پر بل پڑ گئے.

"ام کا پیر ٹوٹ گیا اے "

"تو دھیان سے چلا کرو نا "

"آپ دھیان سے گاڑی نیں چلا سکتے " ؟

"اٹھ کر وہ سامنے بینچ پر بیٹھو میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں "

"لیڈی ڈاکٹر "

"کیا یہ کم ہے کہ میں ڈاکٹر کو کال کر رہا ہوں "

"ہاں کم اے "

ذاکر نے کھڑے ہو کر ہانی کی طرف ہاتھ بڑھایا. ہانی نے نا میں سر ہلایا اور کہا

"ام نیں اٹھے گا "

"کس خوشی میں " ؟

"دیکھو کتنا خون بہہ رہا ہے "

ذاکر ہنسنے لگا

"ہاں اتنا زیادہ خون بہہ رہا ہے کہ بلڈ بینک بن سکتی ہے. دو خراشیں کیا لگ گئیں محترمہ کے آنسوں ہی بند نہیں ہو رہے. اٹھو مجھے جانا ہے میں لیٹ ہو رہا ہوں "

"ام نیں اٹھے گا "

"دیکھو مجھے غصہ مت دلاؤ ورنہ ".....

"ام نیں اٹھے گا جو بن پڑے کر لو "

ذاکر غصے سے آگے بڑھا اور جھک کر ہانی کو بازوں میں اٹھا کر گاڑی کی طرف بڑھا ہانی خود کو چھڑوانے لگی.

"دیکھو ام کو نیچے اتارو "

ذاکر نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ہانی کو پھینکنے والے انداز میں اندر بیٹھا کر سیٹ بیلٹ باندھ دیا. ڈور لاک کر کے بھاگ کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا.

"دروازہ کھولو ام کو باہر نکلنا ہے "

"میرے پاس اتنا فضول ٹائم نہیں ہے کہ تمہارے نخرے برداشت کروں اور میڈیا

یہاں پہنچتا ہی ہو گا میں کوئی سکینڈل افوڈ نہیں کر سکتا ہم یہاں پاس ہی ایک کافی شوپ پر جا رہے ہیں وہاں ڈاکٹر کو بولوالوں گا "

"ام کو نہیں جانا گاڑی کا دروازہ کھولو "

ذاکر جو اتنی دیر سے غصہ کنڑول کر رہا تھا پھٹ پڑا

"ایک لفظ بھی اب زبان سے نکالا تو دیکھنا....ایک تو تمہاری ہلپ کر رہا ہوں اوپر سے تم ....."

ہانی ڈر کر چپ ہو گئی.

ذاکر نے گاڑی سٹاٹ کر لی اور دل میں شکر ادا کیا کے آج Lamborghini کی جگہ پجارو لے کر آیا تھا ورنہ ہر صورت آج سکینڈل بن جانا تھا.

کافی شاپ کے سامنے گاڑی روک کر ذاکر نے کہا

"خود اترو گی یا اٹھانا پڑے گا. میرے سارے ڈریس کا ستیاناس ہو گیا ہے. اوف میرے خدا کہاں پھنس گیا ہوں میں " ؟

ذاکر کو غصہ آ رہا تھا.

"تو کس نے کہا تھا ام کو اٹھاؤ "

ہانی دروازہ کھول کر گاڑی سے نکل آئی اور لڑکھڑا کر چلتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی.

ذاکر ناچاہتے ہوئے بھی ہنسنے لگا.

کافی شوپ میں انٹر ہو کر ہانی ایک ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئی اور درد کی وجہ سے آنسوں پھر سے نکل آئے .

ذاکر نے ایک کلینک پر کال کر کے لیڈی ڈاکٹر کو ایڈریس بتا کر جلدی آنے کا کہا اور آکر ٹیبل پر بیٹھ گیا.

ہانی کے بہتے آنسوں دیکھ کر ذاکر تھوڑا سا شرمندہ ہو گیا اور کہا

"سوری "

ہانی نے کچھ دیر بعد سر اٹھا کر دیکھا ذاکر ویٹر کو دو کپ بلیک کافی کا آرڈر دے رہا تھا. بلیو کلر کی جینز شرٹ میں ملبوس' شرٹ کے اوپر کے دو کھلے بٹن اور رول کیے ہوئے بازوں کے ساتھ پہنی ہوئی ورسٹ واچ' آنکھوں پر لگے گلاسسز ہر چیز ذاکر کو پرفیکٹ دیکھا رہی تھی.

ویٹر نے آرڈر لے کر کہا

" Sir I'm ur big fan Plz give me autograph "

اور ایک پیج ذاکر کے سامنے رکھ دیا.

ذاکر نے ہنستے ہوئے سائن کیے اور کہا

" please ko meet u "

ویٹر ہنستے ہوئے چلا گیا اور ذاکر نے پوکٹ سے رومال نکال کر چہرے پر باندھ لیا. ہانی کو مگن انداز میں خود کو دیکھتا پا کر ذاکر ہنسنے لگا

"بہت خوبصورت لگ رہا ہوں کیا؟ جو گھور گھور کے دیکھ رہی ہو "

ہانی گڑبڑا گئی اور ارد گرد دیکھنے لگی .

بلیک کافی کے آتے ہی ڈاکٹر بھی آ گئیں اور ذاکر کھڑا ہو کر ان سے بات کرنے لگا. ڈاکٹر سے بات کر کے کہا

"انجکشن لگے گا "

ہانی کے آنسو بہنے لگے

"نیں ام نیں لگوائے گا "

ذاکر نے ڈاکٹر کو انجکشن لگانے کا اشارہ کیا اور ہانی سے کہا

"کچھ نہیں ہو گا دیکھو میں لیٹ ہو رہا ہوں چپ کر کے لگوا لو نا "

ہانی نے زور سے آنکھیں بند کر لیں ذاکر کو ہانی پر بے اختیار پیار آیا ہاتھ بڑھا کر ٹیبل پر پڑا

ہانی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہلکا سا دبایا اور کہا

"ریلکس "

ہانی نے آنکھیں کھول کر ذاکر کو دیکھا اور ہاتھ کھینچا ذاکر ہوش میں آگیا اور ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا.

"میں جا رہا ہوں یہ ڈاکٹر آپ کو ہوسٹل تک چھوڑ دے گی "

ذاکر خود کو ڈانٹتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا "اللہ اللہ کیا ہو گیا ہے مجھے اس لڑکی کو دیکھ کر خود پر اختیار کیوں نہیں رہتا " ؟

.....

ہانی ڈاکٹر کی مدد سے ہوسٹل آکر اپنے کمرے میں چلی آئی.

عامرہ بیڈ پر سر پکڑ کر بیٹھی تھی اور ہانی کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر بیڈ سے اتری. سر اور پیر پر پٹی بندھی دیکھ کر عامرہ ہانی کو پکڑ کر بیڈ پر لائی اور کہا

"یہ سب کیا ہے ؟ پچھلے دو گھنٹے سے کہاں تھا تم پورا یونی دیکھ لیا ام نے تم کہیں نہیں ملا اور یہ چوٹ کیسے آیا " ؟

ہانی نے سارا واقعہ عامرہ کو بتا دیا.

عامرہ سکتے میں آگئی. ہانی نے عامرہ کو ہلایااور کہا

"کیاہوا " ؟

" How romantic "

ہانی نے ماتھے پر ہاتھ مارااور ہاتھ چوٹ پر لگنے کی وجہ سے پھر سے درد شروع ہو گیا.

"اللہ اللہ اتنا زیادہ درد ہو رہا ہے "

"چھوڑو درد کو یہ سوچو ذاکر کو تم سے کہیں پیار تو نیں ہو گیا "

"عامرہ کیوں اوٹ پٹانگ بول رہا ہو ایسا کچھ نیں ہے" عامرہ برا سا منہ بنا کر کچن کی طرف بڑھی.

.....

اوپنگ کے بعد پارٹی میں بھی ذاکر کو عجیب قسم کی بے چینی محسوس ہو رہی تھی ایسے لگتا تھا جس جیسے اپنی روح ہانی پاس چھوڑ آیا ہو.

.....

ذاکر کی بے چینی لمحہ بالمحہ بڑھتی جا رہی تھی.

پارٹی سے واپسی پر ذاکر نے پھولوں کی دکان کے سامنے گاڑی روک کر چہرے پر رومال

باندھ لیا تاکہ کوئی پہچان نا لے .

"ہانی کے لیے کس کلر کے پھول لوں؟"ذاکر سوچتے ہوئے کار سے نکل کر سب پھولوں کا جائزہ لینے لگا اور بلیک روز دیکھ کر ذاکر نے کہا

" Black Rose "

" ok "

ذاکر نے فلاور لیے اور گاڑی میں آکر بیٹھ گیا.

ایک پیج پر لکھا

"Get well soon "

اور بوکے کے اندر رکھ دیا.

یونی میں انٹر ہو کر ذاکر ہوسٹل کی طرف قدم بڑھانے لگا مگر رک گیا

"رات کے 1 بجے ہوسٹل جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ ہانی نے ڈور لاک کیا ہو گا

"

اب کیسے دوں ہانی کو فلاور؟ ذاکر سوچتے ہوئے ہوسٹل کی بیک سائڈ پر گیا اور دیکھنے لگا کہ ہانی کا روم کتنا اوپر ہے اندھیرے میں کچھ خاص پتہ ہی نہیں چل رہا تھا.

"اووف میں کیا کر رہا ہوں اور مجھے تو روم نمبر بھی نہیں پتہ "ذاکر نے خود کو ڈانٹا اور

ہوسٹل کی فرنٹ سائڈ پر آ گیا اور اندر کی طرف بڑھا.

ریسپشن والی لڑکی ذاکر کو دیکھ کر حیران رہ گئی اور ہاتھ میں پکڑے بلیک فلاورز دیکھ کر اور

زیادہ حیران ہوئی.

" How can i help u sir ? "

ذاکر نے تھوڑا جھجکتے ہوئے کہا

" Hoorain room number ? "

ریسپشن والی لڑکی نے کمپیوٹر سے چیک کیا اور کہا

" 402 .3rd floor "

" thanks "

کہہ کر ذاکر لفٹ کی مدد سے 3rd floor پر آیا اور اب 402 روم کے سامنے کھڑا تھا.

"دروازہ کیسے کھولوں "?

ذاکر پریشان کھڑا سوچ رہا تھا .

ساتھ والے کمرے کا دروازہ کھولا ہوا دیکھ کر ذاکر کمرے میں انٹر ہو گیا. اندر کسی کو نا پا کر

ٹیرس کی طرف بڑھااور ہانی کے روم کی ٹیرس میں کود گیا .

ٹیرس سے روم میں انڑ ہوااور موبائل کی لائٹ اون کرلی پہلے ہی بیڈ پر ہانی کے براؤن بال کمبل سے جھانکتے ہوئے دیکھائی دیے ٹیبل پر پھول رکھ کر ذاکر نے کمبل تھوڑاساہٹایااور ہانی کا خوبصورت اور مصوم چہرے نظر آنے لگا.

ذاکر ہانی کو آنکھوں کے رستے دل میں اتار رہا تھاہاتھ بڑھا کر بال کو ہلکا سا چھوااور ماتھے پر بندھی پٹی کو چھوتے ہوئے ذاکر کے ہونٹوں سے بے اختیار نکلا

" Aşkım " (my love)

ذاکر نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا.

"یہ میں کیا بول دیا؟اووف ہانی میرا پیار کیسے ہو سکتی ہے اور یہ ترکی زبان .اوف میرے خدایا میں اپنی والدہ کی زبان کیوں بول رہا ہوں." ؟

ہانی نے کروٹ لی ذاکر ہانی کو دیکھتے ہوئے ٹیرس میں آیااور دوسرے کمرے کی ٹیرس میں چھلانگ لگادی.

ذاکر کیسے ہوسٹل سے نکلا کیسے گاڑی ڈرائیو کی کچھ ہوش نہیں تھا.گھر آکر ذاکر اپنے روم کی طرف بڑھااور کمرے میں آکر بیڈ پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گیا.

ہانی کا چہرہ اور اپنے الفاظ یاد آتے ہی ذاکر کو اپنی والدہ یاد آ گئیں. ذاکر بیڈ سے اٹھا اور کمرے میں موجود ہر چیز توڑ دی. سب کچھ توڑ کر ذاکر روتے ہوئے بیڈ سے ٹیک لگا کر قلین پر بیٹھ گیا .

ٹوٹی ہوئی چیزوں اور اپنے وجود میں ذاکر کو کوئی فرق نظر نہیں آ رہا تھا.

.....

ہانی سر کے درد کی وجہ سے صبح جلدی اٹھ گئی اور ٹیبل پر پڑے بلیک فلاور دیکھ کر آنکھیں فل کھل گئیں "یہ کہاں سے آیا " ؟

بوکے میں موجود بیج دیکھ کر پیج نکالا

" Get well soon "

"بلیک فلاور کے ساتھ یہ الفاظ " ؟

ہانی کو کچھ سمجھ نہیں آیا.

"عامرہ اٹھو" ہانی بیڈ پر بیٹھ کر ہی عامرہ کو آواز دینے لگی.

"عامرہ ام کی بات سنو یہ کہاں سے آیا " ؟

عامرہ نے آنکھیں کھولے بغیر ہی کہا

"کیا " ؟

"بلیک فلاورز "

عامرہ نے جھٹ سے آنکھیں کھول لیں اور اٹھ بیٹھی .

"دیکھاؤ" ہانی نے فلاور عامرہ کی طرف بڑھائے اور عامرہ پکڑ کر بوکے کو دیکھنے لگی .

"ام کو بھی نیں پتہ. کوئی پیج وغیرہ تھا اس میں "

ہانی نے پیج بھی عامرہ کی طرف بڑھایا.

"یہ کیا بات ہوا بلیک فلاورز اور " Get well soon

"ام کو کیا پتہ ثمرین کو جگا کر پوچھو "

عامرہ نے ثمرین کو جگایا اور پوچھا. ثمرین نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا تھا.

اب تینوں سوچ میں گم تھیں.

.....

ذاکر بیڈ سے ٹیک لگائے ہوئے ہی سو گیا تھا .

دروازہ نوک ہونے کی آواز پر ذاکر جاگ گیا اور اٹھ کر دروازہ کھولا .

ادریس صاحب اندر داخل ہوئے. کمرے کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گئے

"یہ سب کیا ہے ذاکر " ؟

"کچھ نہیں بابا بس رات غصے میں سب توڑ دیا تھا "

ادریس صاحب نے ذاکر کو گلے لگا لیا

"ذاکر کیا ہوا ہے؟ میرے بچے کو اتنا غصہ کیوں آیا تھا " ؟

ذاکر ہنستے ہوئے پیچھے ہوا اور کہا

"بابا بچوں کی طرح کیوں ٹریٹ کر رہیں ہیں " ؟

ادریس صاحب ہنسنے لگے

"کیونکہ تم نے بھی بچوں کی طرح غصے میں آکر سب توڑ دیا تھا "

"اچھا چلیں چھوڑیں میں یہ صاف کرواتا ہوں اور میں یونی کے لیے تیار ہونے لگا ہوں

آپ بھی تیار ہو جائیں آج آپ کو میں چھوڑنے جاؤں گا "

ادریس صاحب ہنستے ہوئے باہر کی طرف بڑھے.

.....

عامرہ اور ثمرین کلاسسز لینے چلی گئیں تھیں اور ہانی اکیلی کمرے میں بیٹھی بور ہو رہی تھی.

ہانی بیڈ سے اتری اور تیار ہو کر ٹیبل سے بلیک فلاور اٹھا کر اپنی الماری میں رکھ کر باہر کی

طرف بڑھی .

.....

ثمرین اپنی کلاسس چھوڑ کر عامرہ اور ہانی ساتھ پریکٹیکل کلاس لے رہی تھی صرف ذاکر کو دیکھنے کے لیے.

ذاکر ہانی کو دیکھنے میں مگن تھا.

بلیو کلر کی پٹھانی فراک میں ہانی بہت خوبصورت لگ رہی تھی.

ہانی نے ایک دو بار ذاکر کو دیکھا اور اپنی طرف دیکھتا پا کر پریشان ہو گئی.

"پتہ نیں ام کو گھور گھور کے کیوں دیک (دیکھ) را ہے ؟"

عامرہ نے چونک کر ہانی کو دیکھا اور کہا

"کون ؟ "

ہانی گڑبڑا گئی

"نیں کوئی نیں "

عامرہ دوبارہ پریکٹیکل کرنے لگی.

ذاکر کو شرارت سوجھی ایک پیج پر گندی سی رائٹنگ میں "دھوبن" لکھ کر ہانی کو مارا.

پیچ ہانی کی بازو پر آ کر لگا اور نیچے گر گیا ذاکر کو دیکھتے ہوئے ہانی نے پیچ اٹھا کر دیکھا اور دھوبن لکھا دیکھ کر لال پیلی ہونے لگی.

ذاکر ہنسی روک رہا تھا.

ہانی نے پاس پڑی سلائیڈ اٹھائی اور ذاکر کو ماری.

ذاکر نے سمائل روکتے ہوئے سلائیڈ کیچ کر لی.

ہانی کو اور غصہ آنے لگا اب کی بار سٹوپ واچ ذاکر کو ماری ذاکر نے ہنستے ہوئے سٹوپ واچ بھی کیچ کر لی.

عامرہ اور ثمرین دونوں ہانی اور ذاکر کی حرکتیں نوٹ کر رہیں تھیں.

عامرہ بول اٹھی

"یہ سب کیا اور اہے ؟ "

ہانی نے دھوبن والا پیچ عامرہ کے آگے رکھ دیا اور دھوبن لکھا دیکھ کر عامرہ اور ثمرین کی ہنسی چھوٹ گئی.

ثمرین نے کہا

"ہانی تم بہت لکی ہو دیکھو کتنا پیارا لڑکا تمہیں چھیڑ رہا ہے "

عامرہ اور ہانی نے ثمرین کو ایسے دیکھا جیسے ثمرین پاگل ہو گئی ہو.

"ہاں غلط تو نہیں کہہ رہی میں "

ہانی ہنسنے لگی

"تم پاگل او "

عامرہ نے کہا

"ہانی خان لالہ نے کل ام کو کال کیا تھا اور غصہ اورا تھا کہ تم نے ان کی کال کاٹا "

ہانی کو غصہ آنے لگا

"ہونے دو غصہ ام نیں کرے گا خان سے بات "

ثمرین نے کہا

"خان کون ہے ؟ "

باہر کی طرف اٹھتے ہوئے ذاکر کے قدم عامرہ کے الفاظ پر لڑکھڑائے

"ہانی خان لالہ کی منگ ہے "

ذاکر کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا.

ذاکر کلاس سے نکلا اور کوریڈور میں موجود بینچ پر بیٹھ گیا.

"مجھے ہانی کا منگنی شدہ ہونا برا کیوں لگ رہا ہے کیا ہو گیا ہے مجھے " ؟

.....

ہانی خان کے بارے میں سن کر اداس ہو گئی تھی اور اب برا سا منہ بنا کر بیٹھی تھی.

ثمرین اپنی کلاس میں جا چکی تھی اور عامرہ نے ہانی سے کہا

"ہانی ام ہوسٹل سے موبائل لے کر آتا ہے "

اور اٹھ کر چلی گئی.

ہانی کو ڈر لگ رہا تھا اور خود پر غصہ بھی آ رہا تھا اس لیے خود سے باتیں کرنے لگی

"ام پاگل تھا جو انگلینڈ کے لالچ میں اس پاگل خان سے منگنی کروالی. اووووف ہانی تم بلکل پاگل او. سوچا تھا سب سہی کر لوں گی مگر یہاں تو کوئی حل نظر نیں آرا. اب ام کیا کرے گا؟ اگر خان یہاں آ گیا تو؟"(ثمرین نے تھوڑی بہت ہانی اور عامرہ کی اردو ٹھیک کروادی تھی مگر ہم بولنا اب بھی دونوں میں سے کسی کو نہیں آیا تھا)

ہانی نان سٹاپ بول رہی تھی ذاکر واپس کلاس میں آیا اور ہانی کو خود سے باتیں کرتا دیکھ کر حیران رہ گیا اور چلتا ہوا ہانی کی چیر پاس آ گیا.

" Any problem hani ? "

ہانی نے چونک کر ذاکر کو دیکھا

"کیا کہا آپ نے ؟ "

ذاکر ہانی کی ساتھ والی چیر پر بیٹھ گیا

"تم خود سے باتیں کر رہی تھی ؟ "

"ہاں نا ام پاگل ہو گئی ہے "

"کیا مطلب ؟ "

"آپ کو کوئی مسلہ ہے ؟ ام اکیلی باتیں کرے یا نا کرے آپ کون ہوتے ہو پوچھنے والے ؟ "

ذاکر کو غصہ آنے لگا

"نہیں کچھ نہیں بس آپ اکیلی بول رہیں تھیں تو میں نے سوچا کہ شاید پاگل ہو گئی ہیں مگر شاید آپ پہلے سے ہی پاگل ہو بلکہ نہیں ماہا پاگل ہو. یہاں سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر ایک پاگل خانہ ہے پر وہاں سب سے بڑے پاگل کو ایورڈ نہیں دیتے مگر آئیم شورا گر آپ وہاں چلی جائیں گئیں تو یقیناہر سال وہ ایورڈ دینا شروع کر دیں گے اور وہ بھی آپ کو لیٹل گرل " .....

ہانی کو بھی غصہ آنے لگا.

"اگر آپ "....

ذاکر ہانی کی بات سنے بغیر ہی اٹھ کر باہر کی طرف بڑھا.

ہانی نے غصے میں اپنی بک اٹھا کر ذاکر کو ماری ذاکر نے بغیر دیکھے بک کیچ کی اور باہر چلا گیا.

"پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتا ہے بد تمیز کہیں کا "

.....

عامرہ فون لے کر ہوسٹل سے نکلنے لگی مگر بلیک روز یاد آ گئے اور ریسپشن کی طرف بڑھی.

" please tell me who came here Last night with black rose bouquet ? "

لڑکی نے سر اٹھا کر دیکھا اور کہا

" Zakir shah "

عامرہ کا منہ کھل گیا

"Are u sure ? "

" Yes i'm sure "

"ok thanks "

لڑکی نے ہلکی سی سمائل کی.

عامرہ بھاگتے ہوئے کلاس روم میں آئی.

"ہانی "

عامرہ کا بھاگنے کی وجہ سے سانس پھولا ہوا تھا.

"کیا ہوا " ؟

"بلیک روز ذاکر شاہ لایا تھا "

ہانی چیر سے اٹھ کھڑی ہوئی

"سچ میں " ؟

"ہاں ریسپشن والی لڑکی نے بتایا ہے "

ہانی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"ام ابھی آتا ہے "

"کہاں جا رہی ہو " ؟

"واپس آکر بتاؤں گیں "

اور باہر کی طرف بڑھی.

ذاکر کہاں ہو سکتا ہے اس وقت؟ ہانی سوچتے ہوئے ذاکر کو ڈھونڈنے لگی بلآخر کینٹین میں

ذاکر ایک چیر پر بیٹھا نظر آ گیا ہانی ذاکر کی طرف بڑھی.

ذاکر موبائل پر اپنے بابا سے بات کر رہا تھا.

"ٹھیک ہے آپ کب واپس آئیں گے " ؟

"ایک ماہ لگ جائے گا "

"اووف بابا اتنی دیر بعد "

ادریس صاحب ہنسنے لگے

"ذاکر بچوں کی طرح کیوں بی ہیو کر رہے ہو " ؟

ہانی ذاکر پاس پہنچ کر بولنا شروع ہو گئی.

"ذاکر شاہ بلیک روز آپ نے میرے روم میں رکھے تھے " ؟

ذاکر نے "بابا پھر بات کریں گے اللہ حافظ" کہہ کر کال بند کر دی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا

"یس "

"کس خوشی میں " ؟

ہانی گھورتے ہوئے قدم بڑھانے لگی ذاکر پیچھے ہوتا گیا .

"آپ کو چوٹ لگی تھی اس خوشی میں "

ہانی رک گئی اور آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا

"بلیک روز کے ساتھ Get well soon ? "

ذاکر نے ہلکی سی سمائل کی اور ہانی کی طرف قدم بڑھانے لگا

"بلیک روز نا "

ہانی نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا

"ہاں بلیک روز ? "

"تم نہیں سمجھو گی "

"کیوں ? "

"تم ابھی چھوٹی بچی ہو لیٹل کیوٹ گرل "

ہانی رک گئی ذاکر بلکل قریب آکر کھڑا ہوا اور ہانی کے بالوں کو ہلکا سا چھوا. ہانی گڑ بڑا گئی اور پیچھے ہو کر ٹیبل سے اپنی بک اٹھا کر کہا

"بہت بد تمیز ہو تم "

اور کینٹین سے نکل گئی .

ذاکر ہنستے ہوئے واپس ٹیبل پر بیٹھ گیا.

.....

ہانی برے برے بناتے ہوئے کلاس روم میں واپس آگئی اور چپ کر کے کرسی پر بیٹھ گئی.

عامرہ کچھ دیر ہانی کے بولنے کا انتظار کرتی رہی مگر ہانی بول ہی نہیں رہی تھی.

"اب بتاؤ بھی کہاں گئی تھی " ؟

ہانی نے برا سا منہ بنایا

"ذاکر کی کلاس لینے گئی تھی "

"تو اتنا برا منہ کیوں بنا رہی ہو؟ اور کلاس لی پھر " ؟

"وہ بہت بد تمیز ہے "

عامرہ ہنسنے لگی

"اب کیا کر دیا ذاکر نے " ؟

ہانی نے کلاس والا واقع اور کینٹین والا واقع بتا دیا.

عامرہ ہنس ہنس کر پاگل ہو رہی تھی پھر ہنسی کنٹرول کر کے کہا

"ویسے ام کو لگتا ہے ذاکر کو تم سے پیار ہو گیا ہے "

"جانے دو اچھا فضول نا بولو "

عامرہ نے ہانی کا ہاتھ پکڑا اور کہا

"آج ثمرین کو لے کر گھومنے پھرنے جائیں گے بلکہ ابھی چلتے ہیں اٹھو "

ہانی اٹھ کھڑی ہوئی.

عامرہ ہنسی روکتے ہوئے ہانی ساتھ ہوسٹل کی طرف بڑھی.

.....

ثمرین' ہانی اور عامرہ شام ہوتے ہی ہوسٹل سے نکل آئیں.

ہانی نے کہا

"کہاں جانا ہے " ؟

ثمرین نے کہا

"ہانی ہم مارکیٹ چلتے ہیں مجھے بہت کچھ لینا ہے "

"یار اپھر کسی دن چلی جانا آج کہیں اور چلتے ہیں "

عامرہ نے بھی ہانی کی ہاں میں ہاں ملائی.

"یار اس وقت کہاں جائیں گے ؟ایسا کرتے ہیں ہم پیدل چلتے ہیں یہاں سے کچھ فاصلے پر فوڈ سٹریٹ ہے آج اس کا جائزہ لے کر آتے ہیں."

ہانی نے ارد گرد دیکھ کر کہا

"چلو ٹھیک ہے ویسے بھی کچھ دیر میں اندھیرا پھیل جائے گا "

اور تینوں فٹ پاتھ پر چلنے لگیں.

عامرہ ہنستے ہوئے بولنا شروع ہو گئی

"یار ثمرین تم کو پتہ ہے آج ہانی ساتھ کیا ہوا " ؟

ہانی نے کہا

"عامرہ ام کا موڈ خراب ہو جائے گا پلیز "

ثمرین نے کہا

"تم نا سننا کانوں میں انگلیاں دے لو "

عامرہ ہنستے ہوئے سب کچھ بتانے لگی. ہانی غصے کی وجہ سے تیز تیز چلنے لگی اور کافی شاپ دیکھ کر اس میں گھس گئی.

عامرہ اور ثمرین باتوں میں مگن کافی شاپ سے آگے گزر گئیں.

ہانی نے باہر جھانکا اور دونوں کو باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھتے دیکھ کر باہر کی طرف بھاگی اور زور سے کسی سے ٹکرائی.

... .

ذاکر گھر میں داخل ہوا اور ادریس صاحب تیار ہو کر صوفے پر بیٹھے ذاکر کا انتظار کر رہے تھے .

" بابا "

ادریس صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا

"کب سے ویٹ کر رہا ہوں کہاں تھے " ؟

"سوری بابا لیٹ ہو گیا تھا بس وہ رستے میں ایک دوست مل گیا تھا "

اور ذاکر ادریس صاحب کے ساتھ باہر کی طرف بڑھا.

ادریس صاحب بزنس کے سلسلے میں ایک ماہ کے لیے امریکہ جا رہے تھے.

ائیر پورٹ پر پہنچ کر ذاکر نے کہا

"بابا جلدی آنے کی کوشش کیجئے گا "

ادریس صاحب ہنسنے لگے

"وہ لڑکی کون تھی جس کے روم میں تم نے بلیک روز رکھے تھے " ؟

ذاکر گڑبڑا گیا

"بابا کیسی باتیں کر رہے ہیں " ؟

"جھوٹ بولنے کی کوشش بھی نا کرنا میں نے خود سنا تھا ."

"بابا آپ لیٹ ہو رہے ہیں "

ادریس صاحب ہنسنے لگے

"او کے جا رہا ہوں مگر یہ بلیک روز کس لحاظ سے دیے تھے " ؟

"بابا "

ادریس صاحب ہنستے ہوئے گاڑی سے نکل گئے اور جاتے ہوئے کہنا نہیں بھولے تھے

"چلو فون پر بتا دینا "

"اللہ حافظ بابا "

اور ہنستے ہوئے گاڑی بھگا لے گیا.

شام کے وقت ذاکر آوٹنگ کے لیے گھر سے نکل آیا.

اپنی فیورٹ جگہ سے کافی پینے کا سوچتے ہوئے کافی شوپ میں داخل ہونے لگا. ہانی تیزی

سے کافی شاپ سے نکلی اور زور سے ذاکر ساتھ ٹکرائی.

.....

ٹکرانے والے کو دیکھے بغیر ہی کہا "سوری سوری" اور آگے بڑھی مگر ہانی کا موبائل وہیں گر گیا.

ذاکر نے ہنستے ہوئے جھک کر موبائل اٹھایا اور ہانی کے پیچھے بھاگا

"سنو ہانی "

ہانی رک گئی اور مڑ کر دیکھا ذاکر کو دیکھ کر غصے میں آگئی. ذاکر ہانی کے پاس آکر کھڑا ہو گیا.

"اللہ اللہ آپ ام کا پیچھا کر رہے ہو کیا " ؟

ذاکر ہنسنے لگا

"موبائل کہاں ہے تمہارا " ؟

ہانی نے ہوڈی کی پوکٹ میں ہاتھ ڈالا مگر سیل نہیں ملا.

"آپ کے پاس ہے نا " ؟

ذاکر نے موبائل ہانی کی طرف بڑھایا اور ہانی نے موبائل لینے کے لیے ہاتھ آگے کیا ذاکر نے ہنستے ہوئے موبائل پیچھے کر لیا.

ہانی سوالیا نظروں سے ذاکر کو دیکھنے لگی .

"کافی "

"نو "

ذاکر نے ہانی کے ہاتھ پر موبائل رکھا اور واپس کافی شاپ کی طرف بڑھا .

ہانی کو برا لگا

"مجھے ذاکر کو انکار نہیں کرنا چاہیے تھا ."

ہانی بغیر سوچے سمجھے ذاکر کے پیچھے کافی شاپ میں انٹر ہوئی اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے ذاکر کے ٹیبل پاس چلی آئی.

ذاکر سر جھکا کر بیٹھا تھا اور ہانی کے پاؤں پر نظر پڑتے ہی سر اوپر اٹھا لیا. ہانی کو دیکھ کر ذاکر کا دل بیلوں اچھلنے لگا.

ذاکر اٹھ کر کھڑا ہوا اور دوسری چیر پیچھے کر کے کہا

"بیٹھ جائیں"

ہانی نے ڈرتے ڈرتے ہوڈ اتار کر چیر کی بیک پر رکھا اور بیٹھ گئی. دل میں سوچا "بغیر سوچے سمجھے آ تو گئی ہوں کہیں غلط نا سمجھ لے ذاکر"

"دیکھو ام کو غلط لڑکی نا سمجھنا ام صرف اس لیے آیا ہے کیونکہ آپ نے ام کا موبائل ام کو لوٹا دیا"

ذاکر چیر پر بیٹھتے ہوئے ہنسی روکنے لگا.

"اوکے اور کچھ؟"

ذاکر نے ہنستے ہوئے کہا

ہانی ارد گرد دیکھنے لگی.

ذاکر ویٹر کو کافی کا آرڈر دے کر ہانی کی طرف دیکھنے لگا ہانی دور بیٹھے ایک کپل کو دیکھ رہی تھی.

بلیک کلر کی پنٹ شرٹ میں ملبوس براؤن بالوں کو پونی کی شکل دیے ہوئے ہانی کیوٹ لگ رہی تھی ذاکر کے چہرے پر سمائل آ گئی.

اتنے میں میڈیا کہ کچھ لوگ کافی شاپ میں انٹر ہوئے اور ذاکر کو دیکھ کر ذاکر کی طرف چلے آئے.

میڈیا کو دیکھ کر ذاکر کے ہوش اوٹھ گئے. ہر طرف سے کیمرے کی فلیش لائٹ پڑ رہی تھی اور ہانی بے ہوش ہونے والی ہو گئی.

" ? Mr. Zakir shah who is she "

ذاکر خود کو کمپوز کر کے چیر سے اٹھا اور ہانی کے پاس جا کر کان میں کہا" ہانی میں جو بھی کروں گا اس میں تمہاری بھلائی ہی ہو گی اس لیے کچھ مت بولنا پلیز"

ہانی نے خالی نظروں سے ذاکر کو دیکھا.

ذاکر نے ہانی کا ہاتھ پکڑا اور کہا

" My finace Hoorain khan "

ہانی کے ہاتھ پیر ڈر سے پھولنے لگے.

ہانی اٹھ کر کھڑی ہو گئی مگر لگتا تھا ابھی گر جائے گی. ذاکر نے سہارے کے طور پر ہانی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کر لیا.

میڈیا کے ایک آدمی نے سوال کیا.

" ? Marriage date "

ذاکر نے ہنستے ہوئے کہا

" plz no more questions "

اور ہانی کا ہو ڈاٹھا کر ہانی کو پکڑے ہوئے ہی باہر کی طرف قدم بڑھائے.

ہانی کو سہارا دے کر گاڑی تک لایا اور کار میں بیٹھا کر دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی سٹاٹ کر لی.

ہانی بے ہوش ہو چکی تھی.

ذاکر نے کافی دور آ کر گاڑی روک لی اور پانی کی بوتل اٹھا کر ہانی کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے.

ہانی کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی ذاکر کو دیکھ کر ہانی رونے لگی.

"ذاکر اب کیا ہو گا؟ میڈیا والے یہ نیوز ہر چینل پر دیکھائیں گے اور اگرام کے گھر والوں نے دیکھ لیا تو....."

ذاکر نے ہانی کو تسلی دی اور کہا

"ہانی کچھ نہیں ہو گا ریلکس" اور ہانی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر نرمی سے دبایا.

ہانی نے ہاتھ کھنچا اور گاڑی سے نکل کر سڑک پر چلنے لگی.

ذاکر بھی گاڑی کا دروازہ کھول کر ہانی کے پیچھے بھاگا اور ہانی کا بازو پکڑ کر روکا

"ہانی دیکھو کچھ بھی نہیں ہو گا ایک یا دو دن یہ نیوز چلے گی اس کے بعد اس نیوز کو کوئی پوچھے گا بھی نہیں"

ہانی پھٹ پڑی

"تم نہیں جانتے جب یہ نیوز لالہ اور خان دیکھے گا تو ام کو زندہ زمین میں گاڈ دیں گے. میری زندگی داؤ پر لگ گئی ہے"

"ہانی کچھ نہیں ہو گا میرا یقین کرو. میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا"

ہانی نے ذاکر کو پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا

"کیا لگتے ہو تم ام کے ہاں بولو کیوں بچاؤ گے ام کو...."

ہانی کی آنکھوں سے آنسوں اُبل اُبل کر باہر آرہے تھے اور آواز لمحہ بالمحہ اونچی ہو رہی تھی.

ذاکر نے ہانی کے منہ پر ہاتھ رکھ کر مزید بولنے سے روک دیا اور ذاکر کو ایک لمحہ بھی نا لگا تھا انکشاف ہونے میں کہ ذاکر کو ہانی سے پیار ہو گیا ہے.

"آئی لو یو ہانی"

ہانی کے آنسوں بند ہو گئے اور ہونٹ کپکپائے.

.....

ہانی کی دادی ماں گھر کی واحد خاتون تھیں جو رات کے وقت ٹی وی دیکھتیں تھیں.

ڈرامے والے چینل پر کمرشل آئی تو نیوز چینل لگا لیا ہیڈ لائن چل رہی تھی.

"انگلینڈ کے معروف ماڈل ذاکر شاہ کی منگنی کا راز کھل گیا. معروف ماڈل ذاکر شاہ کی منگیتر کا نام حورین خان ہے جو کہ پاکستان سے تعلق رکھتیں ہیں"

اور ذاکر کے حصار میں بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس حورین کی تصویر دیکھائی جا رہی تھی.

ہیڈ لائنز دیکھ کر دادی ماں کے ماتھے کی رگیں تن گئیں.

"اگر خان نے یا عامر نے یہ دیک (دیکھ) لیا تو ہانی کو زندہ زمین میں گاڑ دیں گے"

دادی ماں اٹھ کر کمرے سے نکلیں اور نوکرانی کو آوازیں دینے لگیں. نوکرانی بھاگتی ہوئی آئی.

"جی مالکن"

"گھر میں موجود ہر ٹی وی کی تار کاٹ دو اور نیٹ کی بھی تار کاٹ دو "

"کیوں بی بی جی؟"

"جتنا کہا ہے اتنا کرو"

نوکرانی نے جلدی سے ہاں میں گردن ہلائی اور دادی ماں واپس کمرے میں آ گیں.

"حورین بی بی تم نے ام کا اعتبار توڑا ہے تم کو اس کا حساب دینا ہو گا بہت جلد"

دادی ماں خود سے کہتیں ہوئیں دوبارہ سے نیوز دیکھنے لگیں.

.....

ذاکر نے ہانی کے ہونٹوں سے ہاتھ ہٹالیا اور کہا

"کیا اب تم یقین کرو گی کہ میں کچھ غلط نہیں ہونے دوں گا؟"

"نہیں"

"کیوں؟"

"کیوں کہ ام آپ سے پیار نہیں کرتی تو یقین کیسے کر سکتی ہوں اور ام زندگی میں کبھی دوبارہ آپ کو دیکھنا نہیں مانگتی."

اور ہانی نے ٹیکسی روکی

"ہانی میں تمہارے بغیر مر جاؤں گا"

"آپ مرو یا جیو ام کو کوئی فرق نہیں پڑتا"

ہانی ٹیکسی میں بیٹھ گئی.

ذاکر کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا.

"اسے مجھ سے محبت نہیں ہے میں مروں یا جیوں اسے فرق نہیں پڑے گا تو میں مر گیا ہوں میری حیثیت میرا اسٹیٹس میرا پیار اس کے لیے بے معانی ہے میری آنکھوں میں موجزن عشق کا سمندر بے معنی ہے. ہر چیز بے معنی ہے. ذاکر شاہ ایک بار پھر سے ٹوٹ گیا ہے ایک مظبوط شخص ایک بار پھر سے کرچی کرچی ہو گیا ہے. ہانی تم نے ذاکر شاہ کو جیتے جی مار دیا ہے ذاکر شاہ پھر سے بکھر گیا....."

ذاکر خود سے ہمکلام ہوتے ہوئے سڑک پر چلنے لگا اور آتی ہوئی گاڑی سے ٹکرا کر زمین بوس ہو گیا اور سر سے خون نکلنے لگا ذاکر نے زخم پر ہاتھ رکھا اور اٹھ بیٹھا. آدمی گاڑی سے نکلا اور ذاکر کی طرف بڑھا مگر ذاکر نے ہاتھ سے دور رہنے کا اشارہ کیا. آدمی پھر بھی ذاکر کی طرف آنے لگا. ذاکر چیخا

" Stay away "

آدمی ڈرتے ہوئے واپس گاڑی میں بیٹھ گیا.

ذاکر سڑک سے اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ گاڑی کی طرف بڑھا.

گاڑی میں بیٹھ کر گھر کا رخ کیا.

.....

ٹی وی پر حورین اور ذاکر کی منگنی والی نیوز دیکھ کر ثمرین اور عامرہ پریشان بیٹھیں تھیں.

عامرہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا

"اگر گھر میں سے کسی نے یہ ہیڈ لائنز دیکھ لیں تو ہانی زندہ نہیں بچے گی"

ثمرین نے کہا "ہانی ہے کہاں اس وقت؟"

"ام کو کیا پتہ"

"کال کروں؟"

"ہاں کرو"

ثمرین نے کال ملائی مگر نمبر بند تھا.

دونوں پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں.

.....

ہانی نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی فون اوف کر دیا اور رونے لگی.

"ام کو ذاکر کا دل توڑنا نہیں چاہیے تھا پتا نہیں ذاکر اس وقت کس حال میں ہو گا".

ہانی سارے رستے روتی رہی.

.....

ذاکر گھر میں داخل ہو کر اپنے روم کی طرف بڑھا اور شیشے سامنے کھڑے ہو کر اپنا جائزہ لیا.

سر سے بہتا خون اور چہرے پر لگے ہوئے زخموں کے نشان جن سے خون نکلنے کو بے تاب تھا ذاکر کو ساکت کر گیے.

ذاکر کو اپنی حالت دیکھ کر غصہ آنے لگا.

Hoorain khan its time to show u my evil side "

"

ذاکر نے بے دردی سے زخم صاف کرنے شروع کر دیے.

ہانی روتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی.

ثمرین اور عامرہ ہانی کی طرف بڑھیں.

"ہانی یہ نیوز والے کیا دیکھا رہے ہیں تم دونوں نے منگنی کب کی ?"

ثمرین نے روتی ہوئی ہانی سے سوال کیا.

عامرہ نے ثمرین کو چپ رہنے کا اشارہ کیا.

ہانی کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ تک لا کر بیڈ پر بیٹھا دیا اور پانی کا گلاس ہانی کی طرف بڑھایا.

ہانی نے ایک سانس میں ہی سارا پانی پی لیا.

عامرہ نے بیڈ پر بیٹھ کر ہانی کو ساتھ لگا لیا اور کہا

"اب ام کو سب کچھ بتاؤ "

ہانی نے گہرا سانس لیا اور سب بتا دیا.

ذاکر کے اظہارِ محبت پر عامرہ اور ثمرین کا منہ کھلا رہ گیا.

عامرہ نے ہانی کو پیچھے کرتے ہوئے کہا

"ہانی تم نے یہ کیا کر دیا. ذاکر نے اظہارِ محبت کیا اور تم نے " .....

ہانی پھر سے زار و زار رونے لگی.

"ام کو خود نہیں پتہ کیا کر دیا ہے ام نے "

ثمرین بھی بیڈ پر بیٹھ گئی اور ہانی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا "ہانی ریلکس ریلکس جو ہونا تھا وہ ہو چکا ہے اب رونے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا "

عامرہ کا تو ویسے ہی دل کر رہا تھا کہ ہانی کے دو لگا دے.

"ہانی تمہیں عقل نہیں آسکتی جانتی ہو کس کو ناکر کے آئی ہو ذاکر شاہ بیسٹ ماڈل اوف انگلینڈ اس کی پاور کا اندازہ خود لگا لو پورا انگلینڈ پاگل ہے اس کے پیچھے اور تم....اوف ہانی

اووووف "

"جب ام کو اس سے پیار ہی نہیں ہے تو کیا کہتی ام کہ ام کو بھی بہت پیار ہے ہاں " ؟

عامرہ نے سر پر ہاتھ مارا اور کہا

"اووووف ہانی بس چپ ہو جاؤ "

"نہیں بتاؤ نا تم میں کیا کہتی " ؟

عامرہ کا موبائل بج اٹھا اور دادی ماں کا نام سکرین پر جگمگاتا ہوا دیکھ کر تینوں کی سانس اٹک گئی.

ثمرین نے کہا

"عامرہ فون نا اٹھانا ."

"لیکن " ....

"لیکن ویکن کو چھوڑو پہلے بہانے اور ترکیبیں سوچو کہ معاملہ حل کیسے کرنا ہے "

"ٹھیک ہے" اور تینوں سوچنے لگیں.

.....

"ڈیر حورین تمہیں تکلیف دینے کے لیے لوگوں کو زحمت نہیں دوں گا میں اکیلا ہی

تمہارے لیے کافی ہوں "

اور ڈائرکٹر کو کال کر لی

"میری منگنی کی نیوز صبح تک ہر چیز پر بین ہو جانی چاہیے "

"اتنی جلدی کیسے مینج کروں گا ذاکر پلیز تھوڑا وقت تو دو "

"نہیں صبح تک یہ خبر بند ہو جانی چاہیے کسی بھی قیمت پر ورنہ میں تمہارے لیے ماڈلنگ کرنا چھوڑ دوں گا "

"ٹھیک ہے میں کوشش کرتا ہوں "

"بیسٹ اوف لک "

اور کال بند کر کے چیر کی بیک پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں.

موبائل کی بیل پر کال لیں کر کے آنکھیں بند کیے ہوئے ہی موبائل کان سے لگا لیا.

"کون " ؟

"ذاکر میں حمر بول رہا ہوں "

ذاکر نے جھٹ سے آنکھیں کھول لیں "فرماؤ حمر صاحب اور معافیاں نا مانگنا تمہیں پتہ ہے میں نے معاف نہیں کرنا "

"معافی مانگنے کے لیے نہیں بلکہ آج سچ بولنے کے لیے کال کی ہے "

"بلآخر ایک سال بعد عقل آ ہی گئی گڈ "

"تمہاری منگیتر حورین خان تمہارے دشمن کی بیٹی ہے "

ذاکر اٹھ کھڑا ہوا"کیا کہنا چاہتے ہو " ؟

"تمہارے والد صاحب کے ساتھ فراڈ کرنے والے اشخاص ناصر خان اور ماخر خان یعنی تمہارے سوتیلے ماموں تو تمہیں یاد ہی ہوں گے "

"ہاں یاد ہیں. ان کو کیسے بھول سکتا ہوں "

"حورین خان ناصر خان کی بیٹی ہے اور تم پر حملہ بھی ان کے کہنے پر میں نے کروایا تھا "

ذاکر واپس چیر پر بیٹھ گیا.

"مجھ پر حملہ کس مقصد کے لیے کروایا گیا تھا " ؟

"تاکہ تمہارے والد کو ڈرا کر ان سے سارا بزنس ہتھیا لیا جائے "

"اور کیا جانتے ہو " ؟

"تمہارے والد اس وقت امریکہ نہیں پاکستان گئے ہیں اپنی جائداد کا آدھا حصہ ماخر اور ناصر کو دینے "

"اور کچھ ؟ "

"نہیں بس اتنا ہی پتہ تھا "

"ٹھیک ہے آج سے تم آزاد ہو لیکن حمر مجھے ہر لمحے کی رپورٹ چاہیے ورنہ آزادی کو بھول جاؤ "

"میں وعدہ کرتا ہوں جو بھی پتہ چلے گا تمہیں ضرور بتاؤں گا "

"ڈیر حمر وعدہ نا بھی کرو تب بھی تمہیں سب بتانا ہی پڑے گا "

"جانتا ہوں کیا چیز ہو تم اللہ حافظ "

"ہاہاہا اللہ حافظ ."

ذاکر چیر سے اٹھا اور کھڑکی میں جا کھڑا ہوا

"اس کا مطلب حورین خان تمہاری طرف کافی حساب نکلتے ہیں. تیار ہو جاؤ ذاکر کی نفرت برداشت کرنے کے لیے "

اور ذاکر نے ہنستے ہوئے ادریس کو کال کر لی.

"سلام بابا "

"وسلام اتنی رات کو کال کی ہے خیریت ؟ "

"بابا آپ اس وقت کہاں ہیں " ؟

"امریکہ میں "

"جھوٹ مت بولیں آپ اس وقت پاکستان میں ہیں "

"تمہیں کس نے بتایا " ؟

"بابا آپ اپنی محنت کی کمائی ان لوگوں کو کیوں دے رہے ہیں. کیا آپ جیل میں گزاری ہوئی رات بھول گئے ہیں " ؟

"ذاکر وہ تمہیں مار دیں گے "

"بابا ایسا کچھ نہیں ہو گا اور نا ہی میں ہونے دوں گا "

"ذاکر تم نے منگنی کر لی ہے "؟

ذاکر طنزیا ہنسا

"شادی بھی کل ہو جائے گی "

"ذاکر تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے؟ اور حورین خان سے شادی کرنے والے ہو ؟"

"آپ انگلینڈ آجائیں پھر بات کریں گے "

"ذاکر کچھ بھی کرنے سے پہلے ہزار بار سوچ لینا "

"باباسی یوسون اللہ حافظ "

.....

فاخرہ (ہانی کی دادی ماں) کو عامرہ کا فون نا اٹھانا غصہ دلا رہا تھا.

"ام کا فون نا اٹھا کر عامرہ اور ہانی تم لوگوں نے غلطی کر لیا "

فاخرہ اب بیٹھیں ہانی اور عامرہ کو واپس بلانے کی ترکیبیں لڑا رہیں تھیں ساری رات انہیں خیالوں میں گزر گئی.

صبح تک فاخرہ بیگم نے سوچ لیا تھا کہ ہانی اور عامرہ کو کیسے واپس بلانا ہے.

"ام بیماری کا بہانہ کر کے ہانی اور عامرہ کو واپس بلا لے گا اور ہانی کی خان سے شادی کروا دے گا "

اپنے پلین پر مطمین ہو کر فاخرہ باہر چلیں آئیں.

خان ملازموں پر چیخ رہا تھا

"کس نے کاٹی ہے نیٹ اور کیبل کی تار ام کو جلدی بتاؤ "

فاخرہ بیگم نے کہا

"سب اپنا کام کرو اور خان کیا ہو گیا ہے کیوں صبح صبح چیخ رہے ہو " ؟

"دادی ماں ان میں سے کسی نے کیبل اور نیٹ کی تار کاٹ دی ہے "

اور خان ڈائینگ ٹیبل کی چیر کھینچ کر بیٹھ گیا.

"گھر میں بچے بھی تو آتے ہی ہیں کیا پتہ ان میں سے کسی نے کاٹ دی ہو تم کال کر کے

آدمی بولوا کر سہی کروالو چیخنے سے تو کچھ نہیں ہو گا "

"ٹھیک ہے دادی ماں "

فاخرہ چکرانے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے گرنے لگیں مگر خان نے جلدی سے اٹھ کر فاخرہ کو

پکڑ کر چیر پر بیٹھا دیا اور علیزہ کو آوازیں دینے لگا.

"علیزہ علیزہ "

علیزہ بھاگی بھاگی آئی

"جی "

"دادی ماں کو کمرے تک لے جاؤ اور ڈاکٹر کو کال کرو جلدی "

علیزہ خان کے حکم کی تکمیل کرنے لگی ڈاکٹر کو کال کر کے بولوایا اور ڈاکٹر نے چیک اپ کے

بعد کہا

"یہ تو بلکل ٹھیک ہیں "

اور ڈاکٹر واپس چلی گئی.

فاخرہ نے علیزہ کو کہا

"بیٹھ جاؤ "

علیزہ بیٹھ گئی "جی دادی ماں "

"ام کو کچھ نیں او تھا یہ ڈرامہ ام نے اگلے دو دن تک کرنا اے تا کہ ہانی اور عامرہ کو واپس بولا سکیں اور ہانی کی خان سے شادی کروا سکیں. ہانی نے ام کا اعتبار توڑا اے اس کی سزا یہی ہے کہ وہ خان کی بیوی بن جائے "

علیزہ حیران بیٹھی دادی ماں کو دیکھ رہی تھی.

"کیا کر دیا ہانی نے " ؟

"ہر بات تمہیں بتانا ضروری نیں اے اور اب تم جاؤ اور خان سے کہنا کہ ام کافی بیمار اے "

علیزہ کمرے سے نکل آئی اور اپنے کمرے میں آ کر کمرہ لاک کیا اور عامرہ کو کال ملائی.

عامرہ نے علیزہ کا نمبر دیکھ کر کال پک کر لی

"علیزہ کیا ہوا " ؟

علیزہ نے ساری بات عامرہ کے گوش گزار دی.

"ٹھیک ہے علیزہ کچھ اور پتہ چلے تو بتانا "

"اوکے "

دروازہ نوک ہوا. علیزہ نے کال بند کر کے موبائل دراز میں رکھا اور جلدی جلدی کپڑے بدل کر دروازہ کھولا. خان اندر داخل ہوا اور علیزہ کو بغیر دوپٹے کے دیکھ کر آگ بگولہ ہو گیا.

"دوپٹہ کہاں ہے " ؟

"جی وہ آپ بار بار دروازہ بجا رہے تھے تو جلدی جلدی کپڑے بدل کر دروازہ کھول دیا دوپٹہ لینا یاد نہیں رہا "

"اچھا ٹھیک ہے دوپٹہ لو "

علیزہ نے دوپٹہ لے لیا اور کہا

"خان دادی ماں کی طبیت بہت خراب ہے "

"تو تم یہاں کیا کر رہی ہو جاؤ ان کے پاس "

علیزہ جلدی سے باہر کی طرف بڑھی. خان بھی علیزہ کے پیچھے دادی ماں کے کمرے میں داخل ہوا

"خان میرے بچے ام کے دن پورے ہونے والے ہیں "

خان پریشانی سے آگے بڑھا اور دادی ماں پاس بیٹھ کر دادی ماں کے ہاتھوں کو اپنے میں لے کر ان پر ہونٹ رکھ دیے.

"دادی ماں کیسی باتیں کر رہیں ہیں آپ. ایسی باتیں تو نا کریں "

علیزہ نے دل میں کہا "حد ہے کیسے ڈرامے کر رہی ہیں "

"بچے ام کو معاف کر دینا اگر کبھی تمہارے ساتھ کچھ غلط کیا ہو "

خان تو دادی ماں کی ایسی باتوں پر رونے والا ہو گیا تھا.

.....

ذاکر کی رات آنکھوں میں کٹی تھی.

صبح ہوتے ہی ذاکر نے اپنے دوست ناری کو کال کر لی

"ناری شام تک نکاح خواں اور گواہوں کا انتظام کرو "

"کیوں " ؟

"مجھے شادی کرنی ہے "

"ذاکر تم ہوش میں تو ہو "

"ہاں بلکل ہوش میں ہی ہوں "

"حورین خان سے شادی کرنے والے ہو " ؟

"ہاں "

"ٹھیک ہے کرتا ہوں کچھ "

"اوکے شام کو ملتے ہیں "

"اوکے "

ڈائرکٹر کی کال آرہی تھی ذاکر نے کال پک کرلی

"کام ہو گیا " ؟

"ہاں ہو گیا ہے "

"گڈ آگلے دو دن تک میں مصروف ہوں اس لیے مجھے ڈسٹرب نا کرنا "

"ٹھیک ہے "

"اوکے سی یو سون "

"اوکے "

ذاکر ہنستے ہوئے بیڈ سے اٹھا اور تیار ہونے لگا. خود کو شیشے میں دیکھ کر گاڑی کی چابی اٹھائی اور باہر کی طرف بڑھا.

یونی کے مین گیٹ پر آکر گاڑی روک دی اور ریسپشن سے عامرہ کا نمبر لے کر واپس گاڑی میں آکر بیٹھ گیا.

.....

ہانی سو کر اٹھی تو رات کی نسبت کافی حد تک بہتر فیل کر رہی تھی. عامرہ اور ثمرین سر جوڑے باتوں میں مصروف تھیں.

ہانی منہ ہاتھ دھو کر عامرہ اور ثمرین پاس چلی آئی.

عامرہ کے موبائل کی بیل بجی اور عامرہ نے کال پک کر لی

"ہیلو کون " ؟

"ذاکر شاہ "

عامرہ بیڈ سے اتر گئی

"تو " ؟

"میں یونی کے مین گیٹ پر ہوں مجھے ہانی سے کچھ امپورٹنٹ بات کرنی ہے ہانی کو پلیز بھیج دیں "

"ہانی سو رہی ہے "

"کب تک اٹھے گی ؟"

"پتہ نہیں "

"میں ویٹ کر رہا ہوں جب اٹھے بھیج دیجیے گا اللہ حافظ "

عامرہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی.

"ہانی ذاکر مین گیٹ پر تمہارا انتظار کر رہا ہے ذاکر کو کچھ ضروری بات کرنی ہے "

"ام نہیں جائے گا "

ثمرین بول اٹھی

"ہانی تمہیں جانا چاہیے کیا پتہ سچ میں کوئی ضروری بات کرنی ہو "

"ام نہیں جائے گا "

"ہانی چلی جاؤ نا یار کیا ہے " ؟

ہانی برے برے منہ بناتی ہوئی اٹھ کر سلیپنگ سوٹ میں ہی باہر کی طرف بڑھی اور ہوسٹل

سے نکل کر مین گیٹ کا رخ کیا.

مین ڈور سے نکل کر ارد گرد دیکھا ذاکر کی گاڑی دیکھ کر گاڑی کی طرف بڑھی.

ذاکر ہانی کو دیکھ چکا تھا مگر انجان بن کر موبائل استعمال کرنے لگا.

ہانی گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گئی اور کہا

"فرمائیں "

ذاکر نے ہنستے ہوئے ڈور لاک لگا دیا اور گاڑی سٹاٹ کر لی. ہانی گڑ بڑا گئی

"آپ نے گاڑی کیوں سٹاٹ کی ہے؟ اور ہم کہاں جا رہیں ہیں " ؟

"ہنی مون منانے ڈیر "

"یہ کیا بد تمیزی ہے. گاڑی روکو "

"غصہ کیوں ہو رہی ہو اس سے پہلے نکاح بھی ہو گا سو ڈونٹ وری "

ہانی سٹیر نگ کی طرف بڑھی ذاکر نے ایک دم بریک لگائی اور ہانی کے منہ پر رومال رکھ کر

ہانی کو بے ہوش کر دیا.

ہنستے ہوئے گاڑی پھر سے سٹاٹ کی اور گھر کا رخ کیا.

گیراج میں گاڑی روک کر ہانی کا بے ہوش وجود بازوں میں اٹھائے ہوئے ہی اپنے کمرے

کی طرف بڑھا. سارے ملازم ذاکر کے بازوں میں موجود بے ہوش ہانی کو دیکھ رہے تھے.

اپنے روم میں آکر ہانی کو بیڈ پر لٹایا اور دروازہ لاک کر لیا.

ذاکر ہانی کو نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے صوفے پر جا بیٹھا اور شروع سے لے کر اب تک ہونے والے ہر ٹکراؤ کو سوچ کر ہنسنے لگا مگر کل والے واقع کو سوچ کر ہلک تک کڑواہٹ پھیل گئی.

.....

ہانی کو ہلکا ہلکا ہوش آرہا تھا اور دماغ نے جیسے جیسے کام کرنا شروع کیا سب سے پہلے اپنے چہرے پر رومال رکھنے والا واقع یاد آیا ہانی فورن اٹھ بیٹھی اور خود کو بند کمرے میں دیکھ کر آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے. کمرے میں خواب ناک ماحول تھا اور ہلکی ہلکی مردانا پرفیوم کہ خوشبو پھیلی ہوئی تھی اتنے میں ذاکر کمرے میں داخل ہوا اور لائٹ جلائی .

اچانک لائٹ جلنے پر ہانی کی آنکھیں روشنی برداشت نا کر پائیں اور بند ہو گئیں. ذاکر چھوٹے چھوٹے قدم بڑھاتا ہوا بیڈ پر آکر بیٹھ گیا اور ہانی کی آنکھوں کو چھونے کے لیے ہاتھ بڑھایا

اسی لمحے ہانی نے آنکھیں کھول لیں اور ذاکر کا ہاتھ جھٹک کر بیڈ سے اتر گئی.

ذاکر بھی ہنستے ہوئے بیڈ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا

"کیسا لگ رہا ہے " ؟

"ام کو یہاں کیوں لائے ہو "

"کار میں بتایا تو تھا "

"ام کو آپ سے شادی نہیں کرنی "

"مگر ام کو تو تم سے شادی کرنا ہے اس لیے تم کو بھی ام سے شادی کرنا پڑے گا "

ذاکر ہانی جیسی زبان بولتے ہوئے قدم بڑھانے لگا ہانی کو لگا ذاکر اس کا مزاق اُڑا رہا ہے ہانی اور زیادہ رونے لگی.

دروازہ نوک ہونے کی آواز پر ذاکر دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول دیا.

ایک لڑکی وائیٹ کریسچن فراک لیے ہوئے اندر داخل ہوئی.

ذاکر نے بیڈ کی طرف اشارہ کیا لڑکی فراک رکھ کر باہر کی طرف بڑھی.

"ام کو واپس جانا ہے "

ذاکر فراک کو دیکھنا چھوڑ کر ہانی کو دیکھنے لگا اور قدم بڑھاتے ہوئے ہانی کے بلکل قریب آکر کھڑا ہو گیا

"ڈیر حورین خان اگر آپ شادی نہیں کرنا چاہتیں تو نا کریں ایسے ہی میرے ساتھ رہ

لیں مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا "

ہانی کو سانس اٹکتا ہوا محسوس ہوا

"ام کو واپس جانا ہے "

ذاکر کو غصہ آنے لگا

"ٹھیک ہے چلی جانا مگر شادی کے بعد "

ہانی چیخی "ام کو نہیں کرنی شادی "

ذاکر نے ہانی کا بازو پکڑ کر مڑوڑا

"آواز نیچی رکھو اور یہ ڈریس پہنو جلدی ورنہ میں خود پہناؤں گا "

ہانی نے جلدی سے بازو چھڑوایا اور ڈریس کی طرف بڑھی ڈریس اٹھا کر کہا

"ذاکر ام کو شادی نہیں کرنی "

"ٹھیک ہے تیار ہو جاؤ ایسے ہی سہاگ رات منالیں گے "

ہانی کی نیلی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے اور ہانی نے زور زور سے نا میں سر ہلایا.

ذاکر ہانی کے گال کو چھو کر باہر کی طرف بڑھا اور کمرے سے نکل کر دروازہ لاک کر دیا.

کچھ دیر بعد کمرے میں داخل ہوا.

ہانی وائیٹ فراک پہنے ہوئے بیٹھی رو رہی تھی. خوبصورت روتی ہوئیں نیلی آنکھیں اور

مصوم گلابی گلابی چہرہ ذاکر کے ہوش اڑا رہا تھا.

ذاکر نے چہرے پر ہاتھ پھیر کا خود کو کمپوز کیا اور ہانی ساتھ بیڈ پر جا بیٹھا.

"تو کیا فیصلہ کیا ہے؟ شادی کرنی ہے یا ایسے ہی میرے ساتھ رہنا ہے "

"ام شادی کرے گا "

ذاکر کے چہرے پر طنزیا مسکراہٹ ابھر آئی

" good decision Let's go "

اور پاس پڑا ریڈ دوپٹہ ہانی کے اوپر دے کر ہاتھ پکڑا اور باہر کی طرف بڑھا ہانی بھی مردہ

قدموں سے چل پڑی.

.....

نکاح کے بعد ذاکر ہانی کو واپس کمرے میں لے آیا.

ہانی نے ہمت کرتے ہوئے کہا

"اب ام جائے ?"

"نہیں ابھی نہیں "

ہانی بنا سوچے سمجھے بولنا شروع ہو گئی. ذاکر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا ہانی کے قریب آ گیا. دونوں بازوں کو کلائیوں سے تھام کر پیچھے لے گیا اور مظبوطی سے کلائیوں کو پکڑ لیا.

ہانی کا سانس اٹک گیا. ذاکر نے ہانی کی آنکھوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"تمہاری آنکھوں کے نیلے سمندر میں میں نے اپنا آپ کھو دیا ہے "

ہانی ذاکر کی بات کا اثر مٹانے کے لیے پھر سے نان سٹاپ بولنا شروع ہو گئی. ذاکر نے اپنا حق پہلی بار استعمال کرتے ہوئے ہانی کی بولتی بند کر دی اور ہنستے ہوئے ہانی کو چھوڑ کر پیچھے ہوا.

ہانی کو نظر اٹھانا جان جوکھوں کا کام لگ رہا تھا اس لیے نظر جھکائے ہوئے ہی ہونٹوں کو سختی سے دباتے ہوئے باہر کی طرف بڑھی.

ذاکر نے خود کو ڈانٹا "اووف ذاکر تم نے بدلا لینے کے لیے شادی کی ہے یہ کیا حرکتیں کر رہے ہو "

"رکو "

ہانی رک گئی. ذاکر نے دروازہ لاک کیا اور قدم بڑھانے لگا ہانی پیچھے ہوتی گئی. ذاکر طنزیا ہنسا

"اتنا ڈر کیوں رہی ہو " ؟

"ذاکر ام کو جانے دو "

ہانی دیوار سے جا لگی

"اتنی بھی کیا جلدی ہے "

ذاکر نے ایک ہاتھ دیوار پر رکھا اور دوسرے سے ہاتھ سے ہانی کے بالوں کو چھونے لگا

"ذاکر ام کو واپس جانا ہے "

"صبح چلی جانا "

"لیکن آپ نے کہا تھا "...

ہانی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ذاکر نے ہانی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

"اب بھی میں ہی کہہ رہا ہوں "

ہانی نے ہاتھ ہٹانا چاہا

ذاکر نے ہاتھ پکڑ کر مڑوڑا ہانی کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے

"اب تک تو تمہیں سمجھ جانا چاہیے تھا Its not a luv sTory its a hate story اتنی سی تکلیف پر رونے لگی ہو ابھی تو تمہیں بہت ساری تکلیفیں اٹھانی ہیں ڈیر "

اور ہانی کا ہاتھ پکڑ کر بیڈ کی طرف بڑھا.

ہانی کو دھکا دیا ہانی بیڈ پر جا گری ذاکر لائٹ بند کر کے ہانی کی طرف بڑھا. ہانی نے خود کو چھڑوانے کی بہت کوششش کی مگر ذاکر کی گرفت مظبوط تھی.

.....

صبح ہانی کی آنکھ کھلی تو ذاکر روم میں نہیں تھا.

ہانی روتے ہوئے بیڈ سے اتری اتنے میں ذاکر روم میں داخل ہوا

" Gunya din " (Good morning)

ہانی کو ذاکر کی بات سمجھ نہیں آئی

"اب تم جا سکتی ہو مگر میں نکاح نامہ تمہیں نہیں دوں گا تمہیں خود ثابت کرنا ہو گا کہ تم میری بیوی ہو "

ذاکر کی بات سن کر ہانی کے اندر تک سرد لہر دوڑ گئی.

ذاکر ہانی کو اس کے حال پر چھوڑ کر ڈریسنگ روم میں چلا آیا اور بلیک کلر کا شلوار سوٹ پہن کر جب آدھے گھنٹے بعد باہر نکلا تب بھی ہانی اسی پوزیشن میں کھڑی تھی. ذاکر باہر کی طرف بڑھا اور نیچے چلا آیا.

ڈائینگ ٹیبل پر کھانا لگ چکا تھا ناشتہ کیا اور پھر سے اوپر آ گیا .

ذاکر روم میں انٹر ہوا اور دروازہ بند کیا.

ہانی نے چونک کر ذاکر کو دیکھا اور سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی مگر کچھ لمحوں کے بعد جھٹکے سے اٹھی اور ذاکر کی طرف قدم بڑھائے

"ام اس وقت تک یہاں سے نہیں جائے گا جب تک آپ ام کو نکاح نامہ نہیں دے دیتے "

اور بیڈ پر بیٹھ گئی.

ذاکر ہانی کی طرف بڑھنے لگا

"میرا بھی دل ابھی تم سے بھرا نہیں ہے رہو جتنے دن یہاں رہنا چاہتی ہو "

ذاکر نے ہانی کے بال پیچھے کیے اور گردن کو چھونے لگا .

ہانی پیچھے ہونے لگی مگر ذاکر نے کمر میں ہاتھ ڈال کر قریب کر لیا اور کان میں سرگوشی کی

"تم بہت خوبصورت ہو اور تمہیں چھوتے ہی میرے حواس گم ہونے لگتے ہیں "

ہانی کو لگا ابھی سانس بند ہو جائے گا.

"ذاکر پلیز ام کو نکاح نامہ دے دو "

ذاکر نے ہنستے ہوئے گرفت اور مظبوط کر لی

"تمہارے لہجے میں بہت مصومیت ہے مگر ڈیر ذاکر شاہ بگلنے والا نہیں ہے "

اور ہانی کو چھوڑ کر پیچھے ہوا

"تمہاری مرضی ہے جانا ہے تو جاؤ ورنہ بیٹھی رہو میں تو سونے لگا ہوں "

اور بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں .

ہانی حیران پریشان بیٹھی تھی

"ام کو عامرہ کو کال کرنی ہے "

ذاکر نے آنکھیں بند کیے ہوئے ہی کہا

"تو میں کیا کروں "؟

"مجھے موبائل دیں "

ذاکر نے آنکھیں کھول لیں اور اٹھ بیٹھا

"کیا مسلہ ہے ؟اگر عامرہ بی بی اتنی ہی یاد آرہیں ہیں تو چلی جاؤ نا واپس "

"آپ نکاح نامہ دے دیں ام ابھی چلا جائے گا "

ذاکر ہنسنے لگا

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ وہ سب صرف ڈرامہ ہو اور ہمارا نکاح ہوا ہی نا ہو "

ہانی رونے والی ہو گئی

"ام کو پتہ ہے وہ ڈرامہ نہیں تھا "

"اچھا تو کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس "

"آپ کے پاس تو ہے نا ثبوت "

"تم تو مجھ پر یقین ہی نہیں کرتی نا تو پھر میرے کہنے پر یقین کیوں کر آ گیا "

اور پھر سے لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں.

"ذاکر پلیز ام کے ساتھ ایسا نا کرو "

ذاکر چپ کر کے لیٹا رہا.

ہانی کچھ دیر ذاکر کے بولنے کا انتظار کرتی رہی مگر پھر اٹھ کر واش روم میں چلی گئی.

نہا کر نکلی تو دروازہ نوک ہو رہا تھا ہانی نے دروازہ کھول دیا.

ایک لڑکی تین چار شوپنگ بیگ لیے ہوئے کھڑی تھی اور شوپنگ بیگ ہانی کو دے کر واپس چلی گئی.

ہانی نے شوپنگ بیگ ٹیبل پر رکھے اور صوفے پر بیٹھ گئی.

ذاکر کے موبائل پر بیل ہوئی

ذاکر نے ہاتھ بڑھا کر آنکھیں بند کیے ہوئے کال پیس کر کے موبائل کان سے لگا لیا

"کون ؟ "

"ذاکر ہیکر بول رہا ہوں "

ڈائرکٹر کی کال تھی.

"میں نے ڈسٹرب کرنے سے منا کیا تھا "

"ہاں یاد ہے مگر ڈیر آج فیشن شو ہے ہماری نیو کولیکشن بلکل ریڈی ہے میں لوکیشن سینڈ کرتا ہوں. جلد از جلد پہنچو "

"ٹھیک ہے دو گھنٹے بعد آتا ہوں "

"اوکے مگر اس سے زیادہ لیٹ مت کرنا "

ذاکر نے کال بند کی اور اٹھ بیٹھا .

.....

عامرہ اور ثمرین پوری رات ایک منٹ کے لیے بھی نہیں سو سکیں تھی.

عامرہ اب تھک ہار کر رونا شروع ہو گئی تھی.

"عامرہ دیکھو رو تو نا "

"کیوں ناروؤں 48 گھنٹے ہو گئے ہیں اور ہانی پتہ نہیں کہاں ہے؟

ذاکر کو کل سے کال کر رہی ہوں مگر اس کا نمبر بند جا رہا ہے. یہ بھی نہیں پتہ ہانی ذاکر کے

ساتھ ہے یا نہیں " ؟

ثمرین بھی عامرہ ساتھ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی

"ذاکر کے گھر چلیں " ؟

"کیوں " ؟

"مجھے یقین ہے ہانی وہیں ہے "

"لیکن اگر وہاں نا ہوئی تو "

"تو ذاکر ہانی کو ڈھونڈنے میں ہماری مدد کرے گا "

"آڈریس " ؟

"یار پورا انگلینڈ جانتا ہے کہ ذاکر کہاں رہتا ہے " ؟

"اوہ چلو پھر "

اور دونوں ہوسٹل سے نکل آئیں.

.....

وائیٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں ملبوس کورٹ کو بازو پر رکھے ہوئے ذاکر ڈریسنگ روم سے نکلا تھا اور ہانی صوفے پر پریشان بیٹھی ہاتھوں کو مسل رہی تھی.

"تیار ہو جاؤ جاتے ہوئے تمہیں ہوسٹل چھوڑ جاؤں گا "

"ام ہوسٹل نہیں جائے گا "

ذاکر ہانی ساتھ صوفے پر جا بیٹھا.

"کیوں " ؟

"ام کو نکاح نامہ دے دو "

"مجھے اپنی بات ریپیٹ کرنے سے سخت نفرت ہے مگر شاید تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی تھی اس لیے پھر سے کہے دیتا ہوں

تم جا سکتی ہو مگر میں نکاح نامہ تمہیں نہیں دوں گا تمہیں خود ثابت کرنا ہو گا کہ تم میری بیوی ہو "

"ام کیسے ثابت کرے گا " ؟

"مجھے کیا پتہ یہ تو تم جانو "

"ذاکر پلیز ایسا مت کرو کس گناہ کی سزا دے رہے ہو " ؟

ذاکر اٹھ کھڑا ہوا

"تیار ہو جاؤ دس منٹ ہیں تمہارے پاس "

"ام کہیں نہیں جائے گا "

ذاکر صوفے کی بازو پر ہاتھ رکھ کر جکھا اور ہانی کے گال کو چھوتے ہوئے کہا

"تم تو مجھے زندگی میں دوبارہ دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی اور اب یہاں سے جانا نہیں چاہتی ہو. خیریت؟ کہیں پیار تو نہیں ہو گیا " ؟

ہانی ذاکر کا ہاتھ جھٹک کر صوفے سے اٹھ گئی.

"ٹھیک ہے چلیں "

ذاکر ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگا.

"ڈریس تو چینج کر لو "

ہانی ذاکر کی بات سنی ان سنی کرتی ہوئی روم سے نکل گئی.

ذاکر کی ہنسی غائب ہو گئی اور آنکھوں سے نفرت چھلکنے لگی.

.....

فاخرہ بیگم کل سے سر منہ لپیٹے بستر پر پڑیں تھیں اور آج سوچ لیا تھا کہ ہر صورت ہانی اور

عامرہ کی واپسی کی بات کر لینی ہے .

عامر فاخرہ کے روم میں داخل ہوا اور بستر کے کونے پر بیٹھ کر فاخرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا

"دادی ماں اب طبیت کیسی ہے آپ کا " ؟

فاخرہ رونے لگیں

"دادی ماں آپ رو کیوں رہیں ہیں " ؟

فاخرہ نے اپنے آنسوں صاف کیے اور کہا

"ام کو لگتا ہے ام مرنے والا ہے" .

عامر تڑپ اٹھا

"دادی ماں ایسی باتیں تو نا کریں "

"ام کی آخری خواہش ہے کہ ہانی اور عامرہ کو آخری بار دیکھ لوں "

"آپ کو ابھی بہت سارے سال ام کے ساتھ گزارنے ہیں ایسی باتیں نا کریں "

"عامر ام ہانی اور عامرہ کو دیکھنا مانگتا ہے "

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ام ہانی اور عامرہ کو واپس بلا لیتا ہے "

فاخرہ بیگم دل ہی دل میں خوش ہو گئیں مگر رونے کا ڈرامہ کرنے لگیں.

"اب آپ بلکل نہیں روئیں گیں ٹھیک ہے "

"ٹھیک ہے "

عامر فاخرہ کے ہاتھ کا بوسہ لے کر باہر کی طرف بڑھا اور فاخرہ بیگم ہنستے ہوئے اٹھ بیٹھیں.

.....

ذاکر نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ایک بار بھی ہانی کی طرف نہیں دیکھا تھا.

ہانی نے ڈرتے ڈرتے کہا

"ذاکر آپ ام کو ڈیورس دے دیں "

ذاکر نے ایک دم گاڑی روک دی

"کیا کہا؟ پھر سے کہنا زرا "

ذاکر کے چہرے سے غصہ چھلک رہا تھا.

ہانی نے خود کو ریلکس کر کے پھر سے کہا

"ذاکر آپ ام کو ڈیورس ".....

ہانی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی ذاکر نے زناٹے دار تھپڑ مارا. ہانی کی آنکھوں سے

آنسوں گرنے لگے اور گال پر ہاتھ رکھ لیا.

ذاکر نے پھر سے گاڑی سٹاٹ کر لی اور یونی کے گیٹ پر جا کر گاڑی روک دی.

.....

ثمرین اور عامرہ ذاکر کے محل نما گھر کے گیٹ سامنے کھڑیں گھر کو دیکھ رہیں تھیں.

عامرہ نے گہرا سانس خارج کر کے کہا

"کیا لگتا ہے ہانی یہیں ہو گی " ؟

" پتہ نہیں "

اتنے میں عامرہ کا موبائل بج اٹھا اور ہانی کی کال دیکھ کر عامرہ نے جلدی سے کال پک کر لی.

"عامرہ کہاں ہو تم " ؟

ہانی کی روتی ہوئی آواز سن کر عامرہ کے بھی آنسوں گرنے لگے. ثمرین نے موبائل عامرہ کے ہاتھ سے لے لیا

"ہانی اس وقت ہوسٹل میں ہو " ؟

" ہمممم "

"ٹھیک ہے وہیں رہنا "

ثمرین نے کال بند کی اور ٹیکسی روک کر دونوں اندر بیٹھ گئیں.

یونی پہنچ کر عامرہ اور ثمرین ہوسٹل کی طرف بھاگیں اور روم میں انٹر ہوئیں تو ہانی بیڈ پر سر پکڑ کر بیٹھی تھی.

عامرہ جلدی سے ہانی کی طرف بڑھی اور بیڈ پر بیٹھ کر ہانی کے گلے لگ گئی.

"شکر ہے تم بلکل سہی ہو "

ہانی کے آنسوں میں روانی آگئی

"عامرہ ام بلکل بھی سہی نہیں ہے "

عامرہ نے ہانی کو پیچھے ہٹایا اور ہانی کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں لے کر کہا

"کیا ہوا ہے؟ ذاکر نے کچھ غلط کیا تمہارے ساتھ " ؟

ہانی نے روتے ہوئے ساری تفصیل بتادی.

ثمرین اور عامرہ سکتے میں آگئیں.

.....

ذاکر نے ہیکر کی بتائی ہوئی لوکشن پر پہنچ کر خود کو ڈریسنگ روم میں بند کر لیا.

ذاکر چیر پر سر پکڑ کر بیٹھا تھا

"کیا ضروری تھا کہ مجھے ہانی سے ہی پیار ہوتا؟اس کے آنسوں مجھے تکلیف دیتے ہیں مگر میں اسے کسی اور کا ہونے نہیں دے سکتا. وہ مجھ سے ڈیورس لے کر خان کی بیوی بننا چاہتی ہے ایسا میں ہونے نہیں دوں گا. ہانی صرف میری ہے "

دماغ میں آیا

"وہ تم سے پیار نہیں کرتی اور نا ہی تمہارا یقین کرتی ہے "

ذاکر غصے سے اٹھا اور پرفیوم کی بوتل اٹھا کر شیشے پر ماری شیشہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا.

ہیکر روم کے باہر کھڑا بار بار دروازہ پیٹ رہا تھا.

" Zakir open the door "

ذاکر کا شیشے کو توڑ کر غصہ تھوڑا سا کم ہوا تھا

"حورین ذاکر شاہ تمہاری دنیا اتنی تنگ کر دے گا کہ تمہیں مجبور ہو کر ذاکر پاس ہی آنا پڑے گا "

خود سے وعدہ کرتا ہوا ذاکر دروازے کی طرف بڑھا اور دروازہ کھول دیا.

"کب سٹاٹ ہو گا فیشن شو " ؟

ہیکر نے سکون کا سانس لیا

"بس کچھ ہی دیر میں. کیا تم ٹھیک ہو " ؟

"ہاں میں ٹھیک ہوں "

"اوکے چلو "

.....

عامرہ اور ثمرین پچھلے دو گھنٹے سے سکتے کی حالت میں تھیں اور فون کی بیل پر دونوں کا سکتا ٹوٹ گیا.

عامر کی کال دیکھ کر عامرہ نے کال پک کر لی.

"عامرہ دادی ماں کی طبیت ٹھیک نہیں ہے دونوں واپس آنے کی تیاری پکڑو. ام انگلینڈ آرہا ہے تم دونوں کو لینے "

عامرہ کا سانس اٹک گیا

"عامرہ کچھ بولو بھی "

"ہمممم "

عامرہ نے کال بند کر کے خالی نظروں سے ہانی کو دیکھا اور کہا

"عامر ام کو لینے انگلینڈ آرہا ہے "

ہانی کی آنکھ سے آنسوں گرنا بند ہو گئے.

ثمرین نے پریشانی سے کہا

"اب کیا ہو گا " ؟

" پتہ نہیں "

.....

فیشن شو کے بعد اب پارٹی چل رہی تھی ذاکر اپنے واحد دوست ناری پاس کھڑا تھا.

"ذاکر کیا تم اپنی شادی کو سیکرٹ رکھو گے "؟

"ابھی میں نے اس بارے میں سوچا نہیں ہے "

"کب سوچو گے " ؟

"چھوڑو کوئی اور بات کرتے ہیں "

اتنے میں ایک گرین بالوں والی لڑکی ذاکر پاس آ کر کھڑی ہو گئی.

" Zakir shah you are the best as usual "

" Thanks "

" My pleasure. I have to tell you something "

" yes say it "

" its screte. Come with me "

ذاکر نے ناری سے کہا

" Nari i'll be there in few minutes."

" Okay "

ذاکر نے گرین بالوں والی سے کہا

"let's go "

گرین بالوں والی لڑکی اور ذاکر چلتے ہوئے پارکنگ ایریا میں آ گئے. ذاکر نے کہا

" what you want to say ? "

" your mom is about to die "

ذاکر کے قدم لڑکھڑائے.

" My mom "

" yes your mom ".

ذاکر کی آنکھ سے آنسو گرا.

" where is she ? "

" hospital. whould u like to meet ? "

ذاکر نے ہاں میں سر ہلایا

" come with me "

اور لڑکی چلتے ہوئے کچھ فاصلے پر کھڑی گاڑی میں جا بیٹھی. ذاکر بھی تھکن زدہ چال چلتا ہوا گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا.

ذاکر سارے راستے سوچ میں ڈوبا رہا اور ہوسپٹل کے سامنے گاڑی رکنے پر ہوش میں آ گیا.

ہوسپٹل میں انٹر ہو کر لڑکی کے پیچھے چلتے ہوئے ذاکر روم میں داخل ہوا اور اپنی والدہ کو بیڈ پر لیٹے دیکھ کر آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے.

ہافرہ (ذاکر کی والدہ) سو رہیں تھیں .

ذاکر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا بیڈ پاس پڑی چیر پر جا بیٹھا اور ہافرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر سر ٹکا دیا.

ہافرہ نے ذاکر کا لمس پا کر آنکھیں کھول لیں.

ذاکر ہافرہ کے ہاتھ پر سر رکھ کر رو رہا تھا.

ہافرہ ذاکر کو اس حالت میں دیکھ کر تڑپ اٹھیں

"ذاکر میرے بچے "

ذاکر نے سر اٹھا کر ہافرہ کو دیکھا. ہافرہ اٹھ بیٹھیں

"مام "

ذاکر چھوٹے بچوں کی طرح تڑپ کر ہافرہ کے گلے لگ گیا.

"ذاکر میرے بچے مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گے "

"مام آپ کو ایسا کیوں لگا "؟

"کیونکہ میں تمہیں روتا ہوا چھوڑ کر چلی گئی تھی "

ذاکر پیچھے ہٹا اور ہافرہ کے آنسو صاف کیے

"مام اُس واقع کو نا دہرائیں ورنہ میں یہاں رک نہیں سکوں گا "

ہافرہ بولنے لگیں مگر ذاکر پہلے ہی بول اٹھا

"آپ نے اتنی اچھی اردو کہاں سے سیکھی ہے اور آپ تو ترکی کے علاوہ کسی زبان کو پسند نہیں کرتیں تھیں " ؟

ہافرہ ہنسنے لگیں.

"بیٹا وقت سے بڑا کوئی استاد نہیں "

سبز بالوں والی لڑکی روم میں داخل ہوئی

" Miss Hafra plz take rest and Mr. Zakir come with me "

ہافرہ لیٹ گئی اور ذاکر باہر کی طرف بڑھا.

" Your mother has brain cancer. The tumor is growing rapidly. You might be unconscious for a few days or weeks before you die. Its a symptom and your mother become unconscious these days. The cancer is on the last stage. she have only few days or weeks. Sorry to say that further treatment impossible."

)تمہاری والدہ کو دماغ کا سرطان ہے. ٹیومر تیزی سے بڑھ رہا ہے. آپ مرنے سے چند

دن یا ہفتے پہلے بے ہوش ہو سکتے ہیں. یہ ایک علامت ہے اور ان دنوں آپ کی والدہ بے ہوش ہو جاتیں ہیں. کینسر آخری سٹیج پر ہے. ان کے پاس چند دن یا ہفتے ہیں. کہنے کے لیے معذرت کے مزید علاج ناممکن ہے (

ذاکر کو سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا. کھلی ہوا میں سانس لینے کے باہر کی طرف بڑھا اور ہو سپٹل کے لان میں چلا آیا.

ذاکر گہرے سانس لیتے ہوئے روپڑا اور روتے روتے ایک بینچ پر بیٹھ گیا .

ذاکر کا دل کر رہا تھا بچوں کی طرح چیخ چیخ کر روئے مگر ایسا کر نہیں سکتا تھا اس لیے آنسوں صاف کرتے ہوئے اندر کی طرف بڑھا اور کمرے میں انٹر ہو کر ہافرہ کی طرف دیکھا تو وہ سو رہیں تھیں یا بے ہوش تھیں کچھ خاص پتہ نہیں چل رہا تھا.

ذاکر بیڈ پاس چیر پر بیٹھ گیا اور ہافرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر روتے روتے سو گیا.

.....

ہانی کو (sleeping pills) نیند کی گولیاں دے کر سلا دیا تھا. اب عامرہ اور ثمرین بیٹھیں ترکیبیں لڑا رہیں تھیں کہ کیا کیا جائے ؟

"عامرہ مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ایک بار ذاکر سے بات کرنی چاہیے "

"لیکن اُس کا نمبر بند جا رہا ہے "

"پھر اُس کے گھر چلتے ہیں "

"اس وقت پاگل ہو بلکل نہیں "

"چلو پھر کل چلے جائیں گے "

"کیا صرف یہی حل بچا ہے " ؟

"مجھے تو اس کے علاوہ کوئی حل نظر نہیں آ رہا "

عامرہ نے گہرا سانس خارج کر کے ہانی کو دیکھا اور کہا

"پتہ نہیں ہانی کی قسمت میں کیا لکھا ہے ؟ پاکستان میں لالہ نے بیچاری کا جینا حرام کیا ہوا تھا اور یہاں ذاکر نے جینا حرام کر دیا ہے "

.....

عامر نے گھر میں سب کو بتا دیا تھا کہ انگلینڈ سے ہانی اور عامرہ کو لینے جا رہا ہے.

خان کی خوشی کی انتہا نہیں رہی تھی یہ جان کر کہ ہانی واپس آ رہی ہے.

خان فاخرہ کے روم میں داخل ہوا اور فاخرہ خان کو دیکھ کر ہنسنے لگیں.

"خان میرا بچہ آ جاؤ تم سے کچھ بات کرنی ہے "

خان تخت پاس چیر رکھ کر بیٹھ گیا.

"جی بولیں دادی ماں "

"ہانی کے واپس آنے پر ام چاہتا ہے کہ تم دونوں کا نکاح کر دیا جائے. ام مرنے سے پہلے ہانی کو دلہن بنے دیکھنا مانگتا ہے "

خان کا دل بیلوں اچھلنے لگا

"جیسا آپ مناسب سمجھیں "

"اب تم جاؤ ماخرہ اور ناصرہ کو کمرے میں بھیجو "

خان اٹھ کر باہر کی طرف بڑھا.

ناصرہ اور ماخرہ کو دادی ماں کا پیغام دے کر کمرے میں چلا آیا.

علیزہ پریس کیے ہوئے کپڑے ہینگ کر رہی تھی خان علیزہ کا ہاتھ پکڑ کر صوفے کی طرف بڑھا اور صوفے پر بیٹھا کر خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا.

"ام آج تمہیں شوپنگ کروانے لے کر جائے گا "

علیزہ بے ہوش ہونے والی ہو گئی خان کو تو علیزہ کا شوپنگ کرنا بہت برا لگتا تھا ایک بار تو تھپڑ بھی مارا تھا.

علیزہ نے ڈرتے ڈرتے خان کے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور کہا

"آپ بیمار ہیں ؟ "

"نہیں آج ام بہت خوش ہے ؟ "

"کیوں ؟ "

"ہانی کے واپس آنے پر ام کا اور ہانی کا نکاح کروا دیا جائے گا "

علیزہ کے دل کو کچھ ہوا.

"جلدی چادر لے کر آجاؤ. ام گاڑی میں انتظار کرتا ہے "

خان اٹھ کر باہر کی طرف بڑھا.

....

ناصرہ اور ماخرہ کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر فاخرہ نے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور کہا

"ہانی کے واپس آنے پر خان اور ہانی کا نکاح کر دیا جائے گا "

ناصرہ بول اٹھیں

"مگر ہانی کی تو ابھی پڑھائی مکمل نہیں ہوئی "

"ناصرہ بیگم ام نے آپ سے پوچھا کہ پڑھائی مکمل ہوا یا نہیں "

ناصرہ نے نامیں سر ہلایا

"بس پھر کچھ بھی بولنے کی ضرورت نہیں ہے. تیاریاں شروع کر دو "

.....

ہافرہ کی آنکھ کھلی تو ذاکر کو اپنا ہاتھ پکڑے سوتے ہوئے دیکھ کر رونے لگیں.

رونے کی آواز پر ذاکر کی آنکھ کھل گئی.

"مام پلیز نا روئیں "

"ذاکر مجھے معاف کر دو "

"مام میں نے آپ کو معاف کیا. اب پلیز رونا بند کریں "

ہافرہ نے آنسوں صاف کیے اور کہا

"ذاکر تمہارے بابا کہاں ہیں " ؟

"آپ کے سوتیلے بھائیوں کو اپنی آدھی جائداد دینے پاکستان گئے ہیں "

ہافرہ کا منہ کھلا رہ گیا

"تمہارا باپ اتنا سخی کیوں کر ہو گیا " ؟

"کیا مطلب آپ بابا کے بارے میں ایسے کیوں بول رہیں ہیں " ؟

"ادریس کی وجہ سے میں نے گھر چھوڑ دیا تھا اور در بدر کی ٹھوکریں کھائیں ہیں کیونکہ ادریس نے مجھے طلاق دے دی تھی صرف اس وجہ سے کہ میں نے اسے ناجائز کمانے سے منا کیا تھا ."

"یہ آپ کیا کہہ رہیں ہیں بابا نے طلاق کب دی؟ اور وہ ناجائز کماتے ہیں " ؟

"ہاں تمہارے بابا ناجائز کماتے ہیں. جب مجھے یہ بات پتہ چلی تھی میں نے ادریس کو ناجائز کمانے سے منا کیا اور ادریس نے مجھے طلاق دے دی "

ذاکر اٹھ کھڑا ہوا

"آپ نے مجھے تب کیوں نہیں بتایا " ؟

"ادریس نے دھمکی دی تھی کہ اگر تمہیں بتایا تو وہ تمہیں مروا دیں گیں "

"مام یہ آپ کیسی باتیں کر رہیں ہیں کوئی باپ اپنے بیٹے کو کیسے مروا سکتا ہے " ؟

"ٹھیک ہے تمہیں یقین نہیں آرہا نا تو ابھی ثبوت پیش کرتی ہوں "

.....

دروازہ نوک ہوا ہانی نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور عامر کو دیکھ کر ساتھ لگ گئی.

"سلام لالہ آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی "

"ام کی گڑیا ام کو بھی بہت خوشی ہوئی "

عامر بیڈ پر بیٹھ گیا عامرہ نے سلام کیا اور ہانی کو کچن میں آنے کا اشارہ کر کے کچن میں چلی آئی.

ثمرین عامر کو سلام کر کے کمرے سے چلی گئی.

"لالہ آپ کیا لو گے "

"چائے لے آؤ "

ہانی بھی کچن میں چلی آئی. عامرہ کچن میں موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھی تھی.

ہانی نے چائے کا پانی چولہے پر رکھا اور عامرہ پاس چیر رکھ کر بیٹھ گئی.

"عامرہ اب کیا ہو گا "؟

"ام بھی یہی سوچ رہا ہے. ایسا کرو ایک بار ذاکر کے گھر جاؤ اور اس سے بات کرو کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے " ؟

"نہیں "

"دیکھو اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے. تم کوئی نا کوئی بہانا کر کے ذاکر گھر چلی جاؤ "

"ام اکیلی کہیں نہیں جائے گا "

"ثمرین کو بھی ساتھ لے جاؤ "

"ہاں یہ سہی ہے "

ہانی چائے کی طرف اشارہ کر کے باہر کی طرف بڑھی اور عامر ساتھ آ کر بیٹھ گئی

"لالہ وہ ام کو ایک ضروری کام ہے اس لیے ام دو گھنٹے تک آ جائے گا""کون سا ضروری کام " ؟

"لالہ آ کر بتاؤں گی ."

اور اٹھ کر باہر کی طرف بڑھی.

عامرہ چائے لے کر کچن سے نکلی اور عامر کو دے کر سامنے بیڈ پر بیٹھ گئی.

"دادی ماں کی طبیت کیسی تھی " ؟

"ٹھیک ہی ہے بس. بیگ پیک کر لیے " ؟

"جی کر لیے "

"آج رات کی فلائٹ ہے "

عامرہ کا منہ کھلا رہ گیا

"اتنی جلدی "

عامر نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا

"کوئی برا ابلم ہے ؟ "

"نہیں نہیں بلکل نہیں "

"ہونی بھی نہیں چاہیے "

.....

ہانی نے ہوسٹل سے نکلتے ہی ثمرین کو کال کی اور یونیورسٹی کے گیٹ پر پہنچنے کو کہا .

ہانی گیٹ پر پہنچی تو ثمرین پہلے سے ہی وہاں موجود تھی.

"کیا ہوا ہانی ؟ "

"میرے ساتھ ذاکر گھر چلو "

"اوکے چلو "

یونیورسٹی سے نکل کر ہانی اور ثمرین ٹیکسی میں آکر بیٹھ گئیں.

ہانی اور ثمرین ذاکر کے گھر کے باہر کھڑیں تھیں اور دونوں کی ہاٹ بیٹ ایک دوسرے کو سنائی دے رہی تھی.

ثمرین ہمت کر کے آگے بڑھی اور گن مین سے کہا

" Zakir shah is at home ? "

" no "

ہانی رونے لگ گئی

"ثمرین اب کیا ہو گا " ؟

"پتہ نہیں چلو واپس چلیں "

.....

ہانی اور ثمرین واپس ہوسٹل آ گئیں.

عامر روم میں نہیں تھا اور عامرہ بے صبری سے ہانی اور ثمرین کا ویٹ کر رہی تھی.

ہانی روتی ہوئی کمرے میں داخل ہوئی

"ارے ہانی کیا ہوا " ؟

"ذاکر گھر پر نہیں تھا" ہانی نے روتے ہوئے بتایا

"ہانی آج رات کی فلائٹ ہے "

ہانی کے آنسوں رک گئے

"عامرہ اب کیا ہو گا "؟

عامرہ نے گہرا سانس خارج کیا

"پتہ نہیں "

.....

ہانی' عامر اور عامرہ ائیر پورٹ کے لیے ہوسٹل سے نکل آئے.

ہانی پریشان پریشان سی ہوسٹل سے نکل کر ٹیکسی میں بیٹھ گئی. عامر اور عامرہ پہلے ہی ٹیکسی میں تھے.

"ہانی میری گڑیا اتنی اداس کیوں ہو " ؟

ہانی زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لے آئی

"لالہ ایسی تو کوئی بات نہیں ہے "

.....

"ذاکر اٹھو وہ جو سامنے الماری ہے اس میں سے میرا بیگ نکالو اور موبائل ڈھونڈ کر لاؤ "

ذاکر چیر سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھا اور بیگ نکال کر موبائل ڈھونڈا اور واپس چیر پر آکر بیٹھ گیا.

موبائل ہافرہ کی طرف بڑھایا.

ہافرہ نے ادریس کو کال کر لی

"ادریس مجھے کچھ بات کرنی ہے "

"فرماؤ "

"میں ذاکر سے ملنا چاہتی ہوں "

"کیوں " ؟

"وہ میرا بیٹا ہے "

"مجھے پتہ ہے تم نے اس سے مل کر اسے سب بتا دینا ہے اس لیے دو اوپشن ہیں اگر ذاکر کی زندگی کی ضمانت چاہتی ہو تو اسے بھول جاؤ اور اگر ملنا چاہتی ہو تو پھر اس کی لاش سے ہی ملو گی "

"آپ اس کو کیسے مروا سکتے ہیں؟ وہ آپ کا بھی تو بیٹا ہے "

"میں نہیں چاہتا کہ میں ذاکر کی نظروں سے گر جاؤں اور وہ مجھ سے نفرت کرنے لگے ".

"تو آپ ناجائز کمانا چھوڑ دو "

"میں ناجائز نہیں کماتا "

"ڈر گز کی سمگلنگ کرتے ہو تم اور یہ کام جائز نہیں ہے "

"تم اپنی زبان بند رکھو. اسی بے لگام زبان نے تمہیں طلاق دلوائی ہے "

ذاکر ہافرہ کو چپ رہنے کا اشارہ کر کے خود بول اٹھا

"ادریس صاحب آپ میری نظروں سے گر گئے ہیں اور مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی نفرت نہیں کرتا. جو کیا ہے اس کا حساب چکانے کے لیے تیار ہو جائیں. آپ اچھے سے جانتے ہیں ذاکر معاف نہیں کرتا "

ذاکر کی آواز سن کر ادریس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ گیا.

... ...

پاکستان ائیر پورٹ پر خان تینوں کو لینے آیا تھا اور ہانی کو دیکھ کر خان کا دل ہانی سے بات کرنے کو ہمکنے لگا.

ہانی خان کو دیکھ کر ویسے ہی گھبرا گئی تھی اس لیے زور سے عامرہ کا ہاتھ پکڑ لیا.

عامرہ نے آہستہ آواز میں کہا

"ہانی ریلکس "

"مجھے خان سے ڈر لگ رہا ہے "

عامرہ ہانی کا ہاتھ پکڑے ہوئے خان کی طرف بڑھی

"سلام لالہ "

خان نے ہانی کو نظروں کے حصار میں رکھتے ہوئے عامرہ کو سلام کا جواب دیا

"وسلام "

ہانی عامرہ کا ہاتھ چھوڑ کر گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی .

خان کے ماتھے پر بل پڑ گئے اور گاڑی میں بیٹھ کر زور سے دروازہ بند کیا.

عامرہ نے گاڑی میں بیٹھ کر ہانی کے کان میں کہا

"تمہاری ایسی حرکتوں کی وجہ سے لالہ کو اور زیادہ غصہ آتا ہے "

ہانی چپ چاپ بس آنے والے لمحوں کو سوچ رہی تھی پتہ نہیں کیا ہو گا.

"ذاکر تم نے اچھا نہیں کیا. جس سے محبت کی اسی کو سب سے بڑے امتحان میں ڈال دیا.

میں کیسے ثابت کروں گی کہ میں تمہاری بیوی ہوں "?

.....

خان ہاؤس کا ہر مکین ہانی اور عامرہ کا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا سوائے علیزہ کے .

علیزہ کا دل صبح سے گھبرائی جا رہا تھا

"اگر سچ میں ہانی ام کا سوتن بن گیا تو "....

فاخرہ نے سارے گھر کے بڑوں کو اپنے روم میں آنے کا بلوا بھیجا تھا اور سارے فاخرہ کے روم میں بھاگے چلے آئے.

"اس جمعے کو ہانی اور خان کا نکاح کروا دیا جائے گا کسی کو کوئی اعتراض تو نہیں " ؟

سب نے نا میں سر ہلا دیا. ناصر' ماخر اور ماخرہ کو تو کوئی اعتراض تھا ہی نہیں اور ناصرہ کی زبان فاخرہ پہلے ہی بند کروا چکیں تھیں اس لیے انھوں نے بھی نا میں سر ہلا دیا.

"فل حال ہانی کو کچھ پتہ نہیں چلنا چاہیے بس چپ چاپ سب تیاریاں کر لو "

سب ہاں میں سر ہلا کر باہر کی طرف بڑھے.

.....

خان ہاؤس کے سامنے گاڑی رکی اور سب نکل کر اندر کی طرف بڑھے ہانی تھکن زدہ چال چلتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ رہی تھی خان بھی ہانی کے ساتھ ساتھ چلنے لگا

"ہانی کیسی او " ؟

ہانی نے چونک کر خان کو دیکھا

"ام ٹھیک ہے "

اور تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی عامرہ کے برابر آ گئی.

سب سے مل کر ہانی اور عامرہ فاخرہ کے کمرے میں داخل ہوئیں.

ہانی کو دیکھ کر فاخرہ کا خون کھولنے لگا اور بلیک پینٹ شرٹ میں ملبوس ذاکر کے حصار میں کھڑی ہانی کی تصویر آنکھوں کے سامنے گھومنے لگی.

ہانی اور عامرہ فاخرہ کے ہاتھ کا بوسہ لے کر تخت پاس چیر رکھ کر بیٹھ گئیں.

ہانی نے کہا

"دادی ماں اب طبیت کیسی ہے " ؟

"ٹھیک ہے "

فاخرہ نے روکھے سے انداز میں جواب دیا. ہانی عامرہ کو دیکھنے لگی اور دونوں کی آنکھوں میں حیرانگی سمٹ آئی.

"دادی ماں ام نے آپ کو بہت یاد کیا" عامرہ نے کہا

"ہانی نے تو بلکل یاد نہیں کیا ہو گا "

ہانی کا منہ کھلا رھ گیا

"دادی ماں آپ ام سے ناراض ہو " ؟

"لڑکی تم نے ام کو سخت مایوس کیا ہے "

"کیا مطلب؟آپ کہنا کیا چاہتیں ہیں " ؟

"فل حال جا کر آرام کرو پھر بات کریں گے "

"دادی ماں "...

ہانی کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی فاخرہ نے ہاتھ کھڑا کر کے بولنے سے روک دیا.

ہانی اور عامرہ باہر کی طرف بڑھیں.

عامرہ اپنے روم میں چلی گئی اور ہانی اپنے روم کی طرف بڑھی. کوریڈور میں خان نے ہانی کا رستہ روک لیا

"تم ام سے ناراض ہو " ؟

"نہیں "

خان ہانی کا رستہ چھوڑ کر پیچھے ہوا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے سوچا "کچھ دنوں کے بعد ہانی صرف میری ہو گی "

.....

ذاکر نے ہافرہ کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر اس پر ہونٹ رکھ دیے اور کہا

"مام آپ کے ساتھ کی گئی ہر زیادتی کا بدلا ادریس صاحب کو چکانا ہو گا "

"ذاکر " ....

"مام پلیز سب کچھ مجھ پر چھوڑ دیں اب اس بارے میں ہم دوبارہ بات نہیں کریں گے .

کوئی اور بات کرتے ہیں "

ہافرہ ہنسنے لگیں

"تم نے منگنی کب کی " ؟

"مام میں نے شادی بھی کر لی ہے "

ہافرہ حیران رہ گئیں

"کس سے " ؟

"آپ کے سوتیلے بھائی کی بیٹی حورین خان سے "

ہافرہ اٹھ بیٹھیں

"کب کی تم نے شادی " ؟

"دو دن پہلے "

"کہاں ہے اس وقت حورین " ؟

"ہوسٹل میں ہو گی" ذاکر نے لاپرواہی سے کہا

"تم حورین سے پیار کرتے ہو " ؟

"نہیں بلکل نہیں صرف نفرت کرتا ہوں "

"تو پھر شادی کیوں کی " ؟

"بدلا لینے کے لیے کی تھی "

ذاکر ہافرہ کو پہ در پہ حیران کر رہا تھا

"کس سے بدلا لینا تھا " ؟

"آپ کے سوتیلے بھائیوں سے اور آپ کی بہو حورین سے "

"ذاکر کھل کر بات کرو کون سا بدلا "؟

ذاکر نے سب کچھ تفصیل کے ساتھ ہافرہ کو بتا دیا.

ہافرہ حیرانگی سے اپنے بیٹے کو دیکھ رہیں تھیں.

"ذاکر تم نے یہ کیا کر دیا. ماخر اور ناصر نے کچھ غلط کیا ہے یا نہیں یہ تو مجھے نہیں پتہ پر تم ان کا بدلا حورین سے کیوں لے رہے ہو؟ حورین کیسے ثابت کرے گی کہ وہ تمہاری بیوی ہے " ؟

"مجھے کیا پتہ "

"اتنی بڑی سزا کچھ تو رحم کرتے "

"مام چھوٹا سا بدلا لیا ہے بس اسے میرے جینے یا مرنے سے فرق نہیں پڑتا تھا نا تو دیکھیں اب میرے جینے یا مرنے سے سب سے زیادہ اسے ہی فرق پڑے گا ".

"تم نے اس کی پوری زندگی داؤ پر لگا دی ہے "

"مام چھوڑیں نا میرا موڈ خراب ہو جائے گا. کوئی اور بات کریں "

"میں نے تمہاری تربیت ایسے تو نہیں کی "

ذاکر خاموشی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا

"مجھے حورین سے ملنا ہے "

"کیوں " ؟

"بہو ہے وہ میری چلو شاباش اٹھو اور اسے لے کر آؤ "

"مام رہنے دیں نا اس نے یہاں آ کر رونا ہی ڈالنا ہے "

"رونا ڈالنے پر بھی تم نے ہی مجبور کیا ہے "

"آپ کو نیند آ رہی ہے نا؟ چلیں سو جائیں "

"اٹھو جلدی اور اس کو لے کر آؤ "

"مام "....

ہافرہ نے ہاتھ کھڑا کر کے مزید بولنے سے منا کر دیا.

ذاکر ناچار اٹھ کھڑا ہوا اور موبائل اون کر کے ڈرائیور کو گاڑی لانے کا حکم دے کر باہر کی طرف بڑھا.

.....

یونیورسٹی پہنچ کر ہوسٹل کا رخ کیا اور اب روم کے باہر کھڑا تھا.

دروازہ نوک ہونے پر ثمرین نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور ذاکر کو دیکھ کر ثمرین کو غصہ آنے لگا

"ہاں جی اب کیا لینے آئیں ہیں " ؟

"ہانی کو لینے آیا ہوں "

"ہانی یہاں نہیں ہے "

"کہاں ہے " ؟

"ہانی پاکستان چلی گئی ہے "

ذاکر نے آنکھیں سکیڑ کر کہا

"کیوں ؟ "

"اس کی دادی ماں کی طبیت ٹھیک نہیں تھی "

"اوہ سہی. کب تک واپس آئے گی ؟ "

"پتہ نہیں "

"ہانی کا نمبر ؟ "

ثمرین نے ہانی کا نمبر ذاکر کو لکھوا دیا.

"اللہ حافظ "کہتے ہوئے ذاکر لفٹ کی طرف بڑھا اور ثمرین نے جلدی سے دروازہ بند کر کے ہانی کو کال ملالی.

.....

ذاکر نے گھر کا رخ کیا.

گیٹ پر گن مین نے ہانی اور ثمرین کی آمد کی اطلاح دی ذاکر حیران پریشان سا اندر کی طرف بڑھا .

اپنے کمرے میں آکر بیڈ پر لیٹ گیا

"ہانی کو کال کروں یا نا کروں " ؟

سوچتے سوچتے سو گیا.

.....

ہانی سو رہی تھی کال کی آواز پر اٹھ بیٹھی اور ثمرین کا نام دیکھ کر کال پک کر لی.

"ہانی ذاکر تمہیں لینے آیا تھا "

"کیوں " ؟

"یہ تو اس نے نہیں بتایا بس تمہارا نمبر لے کر چلا گیا "

"یار مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے "

"کیوں " ؟

"دادی ماں کے مزاج بدلے ہوئے ہیں اور گھر میں ایک عجیب سی ہلچل ہے "

"کیا مطلب " ؟

"خیر چھوڑو ذاکر دوبارہ آئے تو بتانا "

"ٹھیک ہے بتا دوں گی "

ہانی کال بند کر کے واش روم کی طرف بڑھی اور منہ ہاتھ دھو کر کمرے سے نکل آئی.

دوپہر کا کھانا ڈائینگ ٹیبل پر لگایا جا رہا تھا ہانی چیر کھینچ کر بیٹھ گئی اور ابھی پانی پی رہی تھی کہ فاخرہ بیگم آ گئیں

"لڑکی تم سارے ادب آداب بھول گئی ہو. ام سے پہلے آج تک تمہارا باپ بھی ڈائینگ ٹیبل پر نہیں بیٹھا اور تم نے بیٹھ کر پانی بھی پینا شروع کر دیا "

ہانی پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر کھڑی ہو گئی

"سوری دادی ماں وہ ام بھول گئی تھی "

"تم ام کو قدم قدم پر مایوس کر رہی ہو لڑکی تم سے ام کو یہ امید نا تھی "

"دادی ماں ایسا کیا کر دیا ہے ام نے صرف پانی ہی تو پیا ہے "

"لڑکی ام کے سامنے زبان نا چلاؤ "

ہانی کا دل کر رہا تھا کچھ اٹھا کر اپنے سر میں مار لے.

.....

ہانی ذاکر کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر جا رہی تھی ذاکر نے ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا مگر ہانی ہاتھ چھوڑوا کر چلی گئی.

بے چینی کی وجہ سے ذاکر کی آنکھ کھل گئی تھی اور یہ جان کر کہ ہانی کا چھوڑ جانا صرف

خواب تھا ذاکر نے سکون کا سانس لیا.

ذاکر اٹھ بیٹھا اور موبائل اٹھا کر ہانی کو کال کر لی مگر ہانی کال اٹھا ہی نہیں رہی تھی.

موبائل بیڈ پر پھینک کر واش روم کی طرف بڑھا اور فریش ہو کر کپڑے چینج کر کے

موبائل اٹھایا اور باہر کی طرف بڑھا.

گاڑی سٹاٹ کرنے سے پہلے ایک بار پھر سے ہانی کو کال کی مگر ہانی نے پھر سے کال نہیں

اٹھائی.

.....

کھانا کھا کر ہانی روم میں آئی اور موبائل پر انجان نمبر سے سات مس کالز دیکھ کر ٹھٹھک

گئی

"کہیں کال ذاکر کی تو نہیں تھی "

.....

"ہانی کیوں دماغ پر ذاکر کو حاوی کر رہی ہو. یہ بھی تو ہو سکتا ہے نا کہ کسی اور نے کال کی ہو

"

ہانی نے خود کو ڈانٹا اور موبائل بیڈ پر پھینک کر بیگ کی طرف بڑھی اور بیگ کھول دیا مگر پھر

ایک منٹ سے پہلے واپس بھاگ کر بیڈ پاس آئی اور موبائل اٹھا کر کال بیک کر لی.

"یہ تو نمبر ہی بند ہے "

ہانی برا سا منہ بنا کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور انجانے میں ذاکر کو سوچنے لگی.

کچھ دیر بعد ہانی نے خود کو خیالات سے آزاد کر کے سامنے دیکھا تو عامرہ کھڑی گھور گھور کر ہانی کو ہی دیکھ رہی تھی.

"کہاں کھوئی ہوئی ہو؟ پچھلے آدھے گھنٹے سے کھڑی تمہارا منہ دیکھ رہیں ہوں اور تم پتہ نہیں...اوہ کہیں ذاکر کو تو نہیں سوچ رہی ہو " ؟

عامرہ ذاکر کا کہتے ہوئے چھلانگ لگا کر بیڈ پر چڑ گئی اور آنکھیں سکیڑ کر ہانی کو دیکھنے لگی.

ہانی پزل ہو گئی

"نہیں کیوں میں پاگل ہوں جو اس کو سوچوں گی "

عامرہ کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی.

"یار ابھی ام کو آئے ہوئے ٹائم ہی کتنا ہوا ہے اور تم ذاکر کو ارد گرد سے بے خبر ہو کر سوچنے لگی ہو. کہیں"...

ہانی نے عامرہ کی بات کاٹ کر افسوس سے کہا

"ہا کیسی باتیں کر رہی ہو " ؟

"اچھا اب جھوٹ تو نا بولو ام لکھ کر دینے کو تیار ہے تم ذاکر کو ہی سوچ رہی تھی "

ہانی نے بھی ہار مانتے ہوئے اقرار کر لیا

"ہاں اسی کو سوچ رہی تھی "

"کیوں ؟ کہیں پیار تو نہیں ہو گیا " ؟

ہانی نے کھوئے ہوئے انداز میں کہا

" پتہ ہے اس نے بھی یہی سوال کیا تھا "

عامرہ تو بے ہوش ہونے والی ہو گئی اور زور سے ہانی کو ہلایا

"ہانی ہوش میں آؤ. اس نے تمہاری دنیا اجاڑ دی ہے اور تم کیسے ناکام عاشقوں کی طرح اس

کو سوچ رہی ہو "

ہانی نے عامرہ کے چوٹکی کاٹی اور بیڈ سے اتر گئی

"اللہ اللہ اب ایسی بات بھی نہیں ہے "

"اچھا پھر کیسی بات ہے " ؟

"ثمرین کی کال آئی تھی اس نے بتایا کے ذاکر ام کو لینے آیا تھا مگر ام کی غیر ماجودگی کی وجہ

سے ام کا نمبر لے کر چلا گیا اور جب ام کھانا کھا کر آیا تو انجان نمبر سے سات مس کالز آئیں ہوئیں تھیں. ام نے کال بیک کی تو نمبر بند تھا. اس لیے جانے انجانے میں ذاکر کو سوچنے لگی

"

"اوہ تو یہ بات ہے "

"ہاں بس یہی بات ہے "

"نمبر دیکھاؤ ام کے پاس بھی ذاکر کا ایک نمبر ہے "

ہانی نے موبائل عامرہ کی طرف بڑھایا

"نہیں یہ نمبر تو ام کے پاس نہیں ہے "

"اچھا ہو سکتا ہے کوئی اور ہو پھر" ہانی ناچاہتے ہوئے بھی اداس ہو گئی

عامرہ بیڈ سے اتر گئی اور دروازے پاس جا کر کہا

"تم مانو یا نا مانو تمہیں ذاکر سے پیار ہو گیا ہے "

اور باہر بھاگ گئی.

ہانی ہنستے ہوئے بیگ کی طرف بڑھی اور سارا سامان بیگ سے نکال کر الماری میں رکھنے لگ گئی.

.....

ذاکر نے ہانی کے کال نا اٹھانے پر موبائل اوف کر کے دوسرا موبائل نکال لیا اور ادریس کی سیکڑی جویریہ کو کال کر لی

"ہائے جینی "

جینی ادریس کی پرسنل سیکڑی تھی اور جب بھی ذاکر ادریس کے اوفس جاتا تھا تو جینی ذاکر پر ڈورے ڈالنے کی پوری کوشش کرتی تھی.

"ہائے مسٹر ہنڈسم آج کیسے کال کر لی " ؟

"وہ دراصل مجھے تم سے ملنا ہے پرسنلی "

جینی بے ہوش ہونے والی ہو گئی

"کب " ؟

"جب تم چاہو "

"آدھے گھنٹے بعد مل سکتے ہیں " ؟

"اوکے لوکیشن سینڈ کرو "

جینی لوکیشن سینڈ کر کے اٹھ کر ناچنے لگی پھر خود کو کنڑول کیا اور میک اپ وغیرہ ٹھیک

کر کے اوفس سے نکل آئی.

ذاکر کال بند کر کے ہنسنے لگا

"سوری جینی پر اس کے علاوہ فل حال کوئی اور راستہ نہیں تھا "

اور جینی کہ بتائی ہوئی لوکیشن کا رخ کیا.

ذاکر کے پہنچنے سے پہلے ہی جینی ہوٹل میں پہنچ چکی تھی ذاکر چلتا ہوا جینی والے ٹیبل پر آیا.

گلاسسز ٹیبل پر رکھ کر کرسی کھنچی اور بیٹھ گیا. وائس ریکارڈر (voice

recorder) اون کر کے ارد گرد کا جائزہ لینے لگا.

"کیا دیکھ رہے ہو " ؟

ذاکر نے جینی کہ طرف دیکھا اور کہا

"کچھ نہیں" اور جینی کی ہاتھوں سے اس کے اندر کا حال جاننے کی کوشش کرنے لگا.

جینی بار بار ہاتھوں کی آنگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی ذاکر سمجھ گیا کہ جینی اس وقت کنفیوز اور

پریشان ہے.

"ذاکر کچھ بولو بھی "

"مجھے تمہاری مدد چاہیے. میری مدد کرو گی " ؟

جینی نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا

"کس قسم کی مدد " ؟

"ڈیڈ انگلینڈ کب تک آئیں گے " ؟

جینی کنفیوز ہو گئی

"سر تو کہیں گئے ہی نہیں ہیں "

"کیا مطلب ؟"ذاکر حیران رہ گیا

"اب اتنے آسان الفاظ کا مطلب کیسے بتاؤں " ؟

"یعنی تم کہنا چاہتی ہو کہ ڈیڈ انگلینڈ میں ہی ہیں "

"ہاں بلکل "

"اوہ"ذاکر کے منہ سے بے اختیار نکلا

"کیا ہوا " ؟

"نہیں کچھ نہیں "

"بس یہی پوچھنا تھا " ؟

"نہیں.ایک کام کرو گی " ؟

"کیا " ؟

"کل کسی نا کسی طرح تم ڈیڈ کو اوفس سے دور لے جاؤ "

"کیوں " ؟

"ساری امپورٹنٹ فائلز ڈیڈ کے اوفس میں ہی ہوتیں ہیں نا " ؟

" Handsom any problem ? "

" little bit "

"کیا " ؟

"سوری ڈیر نہیں بتا سکتا. تو کیا تم میرا کام کرو گی "؟

جینی نے گہرا سانس خارج کیا

"اوکے آئی ڈو "

ذاکر کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی.

"گڈ اینڈ تھنکس "

جینی نے ہلکی سی سمائل ذاکر کی طرف اچھالی

"تم نے جواب نہیں دیا. کیا ساری امپورٹنٹ فائلز ڈیڈ کے اوفس میں ہی ہوتیں ہیں ؟

"

"ہاں وہیں ہوتیں ہیں "

"اوکے اور ایک بات جب ڈیڈ کو لے کر جاؤ تو مس بیل دے دینا "

"ٹھیک ہے اور کچھ " ؟

"نہیں بس اتنا ہی کافی ہے اور اس میٹنگ کا تمہارے اور میرے سوا کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے "

"ٹھیک ہے "

"اوکے اب میں چلتا ہوں" اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا.

جینی بھی اٹھ کر کھڑی ہوئی اور ہاتھ ملا کر باہر کی طرف بڑھی. ذاکر نے دور کھڑے گارڈ کو آنکھوں سے جینی کا پیچھا کرنے کا اشارہ کیا اور ریکارڈنگ سیو کر کے ہنستے ہوئے ٹیبل سے گلاسسز اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا.

.....

ہوسپٹل پہنچ کر روم میں داخل ہوا اور ہافرہ کو سوتے ہوئے دیکھ کر باہر آ گیا. موبائل اون کر کے ہانی کو کال کی مگر ہانی کا نمبر بزی جا رہا تھا. ذاکر کو غصہ آنے لگا

"ٹھیک ہے کال نہیں اٹھانی تو نا اٹھاؤ. میں بھی مری نہیں جا رہا تم سے بات کرنے کو "

اور غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے گہرے سانس لینے لگا. خود کو نارمل کیا اور واپس روم میں آ گیا.

.....

)انگلینڈ پاکستان سے چار گھنٹے پیچھے ہے. انگلینڈ میں ابھی شام ہوئی تھی جبکہ پاکستان میں رات ہو چکی تھی) رات ہو چکی تھی ہانی کو ڈر لگ رہا تھا اس لیے عامرہ کو کال کر لی

"ہانی تم ٹھیک ہو " ؟

"ہاں ٹھیک ہی ہوں. عامرہ مجھے ڈر لگ رہا ہے "

"کیوں " ؟

"گھر میں سب لوگ کچھ نا کچھ چھوپا رہے ہیں کہیں انھوں نے ام کی اور ذاکر کی کافی شاپ والی تصویر تو نہیں دیکھ لی "

"یار اوی ڈر رہی ہو کچھ بھی نہیں ہے "

"عامرہ ...."

کال کی آواز پر ہانی بات کرتی ہوئی رک کر نمبر دیکھنے لگی

"ہاں بولو بھی "

"اُسی نمبر سے کال آرہی ہے "

"تو پک کرلو نا "

"پر کال آنی تو بند ہو گئی ہے "

"تم خود کال کرلو "

"اچھا ٹھیک ہے تم سے بعد میں بات کرتی ہوں "

"اوکے "

ہانی نے عامرہ کی کال بند کر کے نمبر پر کال بیک کرلی مگر نمبر بند تھا

"اووووف میرے خدایا یہ کون ہے " ؟

ہانی کو غصہ آرہا تھا موبائل ٹیبل پر پھینکا اور سونے کی کوشش کرنے لگی.

.....

ذاکر روم میں داخل ہوا اور ہافرہ کو جاگتے دیکھ کر کہا

"مام آپ کی بہو پاکستان گئی ہوئی ہے "

"کیوں خیریت " ؟

"آپ کی سوتیلی والدہ کی طبیت ٹھیک نہیں ہے "

"کیا ہوا انہیں " ؟

ذاکر نے کندھے اچکا کر لاعلمی کا اظہار کیا

ہافرہ گہرا سانس لے کر رہ گئیں.

"مام آپ نے کبھی گاؤن پہنا ہے " ؟

"تم کیوں پوچھ رہے ہو " ؟

"مجھے چاہیے "

ہافرہ کا منہ کھل گیا

"کیوں خیریت " ؟

"کل پہننا ہے "

ہافرہ ہنسنے لگیں

"ذاکر مزاق نا کرو "

"مام میں بلکل سنجیدہ ہوں "

"کیوں پہننا ہے " ؟

"آپ کے پاس ہے کے نہیں یہ بتائیں " ؟

"ہاں ہے میرے پاس "

"کہاں ہے " ؟

"وہ سامنے والی الماری میں ہی ہے "

"اوکے "

ذاکر نے الماری کھولی اور گاؤن ڈھونڈ کے دیکھا اور واپس رکھ دیا.

"ذاکر تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے " ؟

"مام آپ کو خود ی پتہ چل جائے گا بس تھوڑا سا انتظار کر لیں "

ہافرہ نے کچھ نہیں کہا

ذاکر چیر پر آ کر بیٹھ گیا اور ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگا.

.....

اگلے دن جینی کی کال پر ذاکر نے الماری میں سے گاؤن نکالا اور پہن لیا.

ہافرہ کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا اور ہافرہ کو ہنستے ہوئے دیکھ کر ذاکر کے اندر تک سکون پھیل گیا.

"مام میں جارہاہوں "

اورہافرہ کے ہاتھ پر بوسہ دے کر چہرہ پر نقاب گرالیا.ہافرہ کاپرس نکالااوراس میں موبائل اور کچھ پیسے رکھ لیے. پھر جوتا نکال کر پہنتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا.

.....

ادریس کی کمپنی کے سامنے ٹیکسی رکنے پر ذاکر نے پیسے دیے اور ٹیکسی سے نکل آیا.

"اللہ اللہ پتہ نہیں عورتیں کیسے گاؤن پہن کر چل لیتیں ہیں مجھے لگ رہاہے ابھی گرجاؤں گا "

ذاکر خود سے باتیں کرتاہوااوفس میں داخل ہونے لگا مگر گارڈنے راستہ روک لیا

" ID card ? "

ذاکر نے پرس میں سے فون نکال کر جینی کو کال کی اور ساری تفصیل بتا کر موبائل گارڈ کی طرف بڑھایا.

کال سن کر گارڈنے اندر جانے کی اجازت دے دی.

ذاکر اندر کی طرف بڑھااور سب کو اپنااپناکام کرتا دیکھ کر جینی کے کیبن میں آگیا. دراز سے اوفس کی چابی نکال کر اوفس میں گھس کر دروازہ لاک کر لیا.

نقاب اتار کر ٹیبل پر رکھا اور اوفس میں موجود ہر فائل کا جائزہ لینے لگا بلآخر دو فائلز ذاکر کے کام کی مل گئیں.

ذاکر فائلز کو لے کر اوفس سے نکل آیا اور اوفس کی چابی واپس دراز میں رکھ کر بلڈنگ سے نکل گیا.

بیگ سے فون نکال کر چلتے ہوئے کافی دور نکل آیا اور ڈرائیور کو کال کر کے بلا لیا.

گاڑی میں بیٹھ کر گاؤن اتارا اور گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے ایک بار پھر سے فائلز کا جائزہ لیا اور ڈرائیور کو پولیس اسٹیشن کا رخ کرنے کا حکم دے کر سر سیٹ کی بیک پر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں.

پولیس سٹیشن کے سامنے اترنے سے پہلے ہافرہ کے جوتے اتار کر اپنے جوتے پہنے اور شیشے میں خود کا جائزہ لے کر فائلز اٹھائیں اور گاڑی سے نکل آیا.

ذاکر کو دیکھ کر گارڈ نے جلدی سے دروازہ کھول دیا اور ذاکر اندر کی طرف بڑھا.

ذاکر سیدھا ناری کے اوفس میں داخل ہوا اور ناری ذاکر کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا.

"خیریت آج اس غریب خانے میں ذاکر شاہ نے قدم رکھے ہیں ؟ "

ذاکر ہنستے ہوئے سلام لے کر چیر پر بیٹھ گیا اور دونوں فائلز ناری کی طرف بڑھائیں.

"یہ کیا ہے " ؟

"ادریس شاہ کی بربادی "

"ادریس تو تمہارے والد کا نام ہے نا "

"ہاں بدقسمتی سے "

ناری فائلز کھول کر دیکھنے لگا اور ناری کی آنکھیں فل کھل گئیں

"یہ ایلیگل ڈرگ ڈیلز کے پیپرز تمہیں کہاں سے ملے " ؟

ذاکر نے سارا کچا چٹھا ناری کے سامنے کھول دیا

ناری نے افسوس کے ساتھ کہا

"یار انکل نے اچھا نہیں کیا پر تم ان کو معاف بھی تو کر سکتے ہو نا "

"تم اچھے سے جانتے ہو کے میں کسی کو معاف نہیں کرتا "

"پر یہ تو تمہارے والد ہیں ان کو تو "....

ذاکر نے ہاتھ کھڑا کر کے مزید بولنے سے روک دیا

"میرے لیے سب برابر ہیں "

"ایک بار پھر سے سوچ لو "

"سوچ کر ہی آیا ہوں "

"ٹھیک ہے "

"کل ڈیڈ کی ایک فارنر سے میٹنگ ہے تو اسی وقت ان کو اریسٹ کر لینا "

"ٹھیک ہے. یار ایک بار پھر سے سوچ لو "

"اللہ حافظ کل ملتے ہیں "

ذاکر ہاتھ ملا کر باہر کی طرف بڑھا.

.....

ہانی صبح منہ ہاتھ دھو کر کمرے سے نکل آئی اور گھر میں عجیب سی ہل چل محسوس ہوئی.

ہانی نے عامرہ کے کمرے کا رخ کیا اور عامرہ کے کمرے میں پھوپھو کو دیکھ کر ہانی بھاگ کر

پھوپھو کے گلے لگ گئی

"ہائے اللہ آپ کب آئیں " ؟

"جب تم سو رہی تھی "

آخرہ نے ہانی کے ماتھے پر بوسہ دیا.

ہانی بیڈ پر چڑھ گئی

"عبداللہ بھی آیا ہے " ؟

"ہاں خان کے ساتھ باہر گیا ہے "

خان کے نام پر ہانی کے ہلک تک کڑواہٹ پھیل گئ.

.....

ذاکر واپس ہوسپٹل میں آگیا اور ہافرہ کو گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے دیکھ کر کہا

"مام جب سے میں گیا ہوں آپ تب سے ایسے ہی بیٹھیں ہیں " ؟

"ذاکر میں پاکستان جانا چاہتی ہوں "

ذاکر ہافرہ کی گود میں سر رکھ کر بیڈ پر لیٹ گیا

"کیوں " ؟

"ذاکر پلیز مجھے پاکستان میں دفن کرنا "

ذاکر تڑپ اٹھا

"مام آپ کیسی باتیں کر رہیں ہیں "

"ذاکر وہاں ہمارا خاندانی قبرستان ہے جس میں سب دفن ہیں میں بھی وہیں دفن ہونا

چاہتی ہوں "

"مام پلیز ایسی باتیں مت کریں میرا ہاٹ فیل ہو جائے گا "

"ذاکر مجھے پاکستان جانا ہے "

"ٹھیک ہے مگر آپ دوبارہ ایسی باتیں نہیں کریں گیں "

"اوکے "

ذاکر اٹھ بیٹھا اور کل شام کی سیٹس بک کروالیں.

.....

اگلی صبح ناری کو ذاکر نے لوکیشن سینڈ کر کے جلدی آنے کو کہا اور سب کچھ سمجھا دیا کہ پہلے میں جاؤں گا پھر کال کروں گا اور ادریس شاہ کو آکر اریسٹ کر لینا.

ہوٹل کے باہر ناری سے مل کر ذاکر اندر کی طرف بڑھا.

ذاکر چلتا ہوا ادریس شاہ کے ٹیبل پاس آکر کھڑا ہوا اور چیر کھینچ کر بیٹھتے ہوئے گلاسسز ٹیبل پر رکھ دیے.

" Sorry Dad but Its time to show u my evil side "

ادریس نے سامنے بیٹھے کلائینڈ کو دیکھا اور پھر ذاکر کی طرف دیکھ کر کہا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟اور کیوں آئے ہو " ؟

ذاکر طنزیا ہنستے ہوئے تھوڑا سا ادریس کی طرف جھکا اور کہا

"ڈیڈ جو آپ نے زندگی بھر کمایا ہے اس کا آجر دینے آیا ہوں "

"ذاکر میں تمہارا باپ ہوں "

"ادریس صاحب میں شرمندہ ہوں کہ آپ میرے باپ ہیں "

ذاکر نے یس کا بٹن پریس کیا اور ساری پولیس ہوٹل میں داخل ہو کر ادریس کی طرف بڑھی.

" put ur hands up "

ادریس نے اپنے بیٹے کو دیکھتے ہوئے ہاتھ اوپر کیے اور کہا

"ذاکر مجھے اتنی نفرت سے نا دیکھو میں ...."

ذاکر نے ہاتھ کھڑا کر کے مزید بولنے سے روک دیا

"جس دن آپ کی سزا پوری ہو جائے گی اس دن کے بعد آپ میری آنکھوں میں اپنے لیے نفرت نہیں دیکھیں گے. تب تک کے لیے اللہ حافظ "

اور چیر سے اٹھ کر اپنے گلاسسز اٹھا کر باہر کی طرف بڑھتے ہوئے گلاسسز پہننے سے پہلے

اپنے آنسوں صاف کر لیے.

گاڑی میں بیٹھ کر ذاکر نے گھر کا رخ کیا.

گھر میں داخل ہو کر تیز تیز چلتے ہوئے اپنے روم میں انڑ ہوا اور زار و قطار روتے ہوئے بیڈ سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھ گیا.

کافی دیر رونے کے بعد اچانک گھڑی پر نظر پڑتے ہی اٹھ کھڑا ہوا. بیگ پیک کر کے کپڑے چینج کیے اور گھر سے نکل آیا.

.....

ہافرہ ٹی وی پر ادریس کے اریسٹ ہونے کی خبر سن کر ساکت رہ گئیں "تو ذاکر پچھلے دو تین دن سے اس لیے بھاگ دوڑ کر رہا تھا "

ذاکر روم میں انڑ ہوا اور ہافرہ کو ٹی وی پر نیوز سنتے دیکھ کر ہافرہ کی طرف بڑھا اور ہافرہ کو ساتھ لگا لیا.

"ذاکر "....

ذاکر نے ہافرہ کی بات کاٹ کر کہا

"مام ہم لیٹ ہو رہے ہیں. میں ڈسچارج پیپر ز ریڈی کروا کر آتا ہوں تب تک آپ تیار

ہو جائیں "

اور باہر کی طرف بڑھا.

ہافرہ کی آنکھوں سے آنسوں گرنے لگے

"ادریس بہت منا کیا تھا تمہیں مگر تم نے ناجائز کمانا نہیں چھوڑا اور دیکھو آج تمہارے

بیٹے نے تمہیں اریسٹ کروادیا "

ہافرہ آنسوں صاف کر کے بیڈ سے اتر کر واش روم کی طرف بڑھیں.

.....

ذاکر اور ہافرہ پاکستان پہنچ کر پشاور روانہ ہو گئے تھے.

پشاور پہنچ کر ہافرہ نے اپنے پرانے گھر کا آڈریس بتایا اور پرانی ملازمہ کو فون کر کے گھر

صاف کرنے کا کہہ کر ہافرہ نے سیٹ کی پشت پر آنکھیں بند کر کے سر رکھ لیا.

کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں اور اپنا خاندانی قبرستان دیکھ کر ذاکر سے کہا

"پتہ ہے یہ قبرستان بہت پرانا ہے نسل در نسل ہر شخص جو دنیا سے رخصت ہو چکا ہے وہ

اس قبرستان میں دفن ہے. بیٹا مجھے بھی اسی قبرستان میں دفنانا "

"مام آپ پھر سے ایسی باتیں کرنے لگیں ہیں "

ہافرہ ہنسنے لگیں.

گھر پہنچ کر ذاکر آرام کرنے کے لیے روم میں جا کر سو گیا.

صبح ذاکر کی آنکھ شور پر کھلی دروازہ زور زور سے بجایا جا رہا تھا ساتھ میں ملازمہ کی آواز آ رہی تھی

"صاحب جی بی بی جی کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے "

ذاکر نے بیڈ سے اٹھ کر جلدی سے دروازہ کھولا

"صاحب جی وہ بی بی جی "

ذاکر بھاگتے ہوئے ہافرہ کے کمرے میں داخل ہوا اور ہافرہ کو آنکھیں بند کیے بیڈ پر چت لیٹے دیکھ کر بھاگ کر ہافرہ کو زور زور سے ہلانے لگا مگر ہافرہ دم توڑ چکیں تھیں.

ذاکر زندگی میں پہلی بار چیخ چیخ کر رو رہا تھا.

شام کے وقت جنازہ پڑھایا گیا اور ہافرہ کو خاندانی قبرستان میں دفنا دیا گیا.

. .....

فاخرہ نے ہانی کو اپنے کمرے میں آنے کا بلاوا بھیجا تھا اور ہانی اتنے دونوں کے بعد فاخرہ کے بلاوے پر جلدی جلدی فاخرہ کے روم کی طرف بڑھی.

"دادی ماں آپ نے بلایا ؟ "

"ہاں آجاؤ لڑکی "

ہانی فاخرہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی.

"لڑکی آج شام کو تمہارا نکاح خان سے کر دیا جائے گا "

ہانی کو پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی ہوئی محسوس ہوئی

"دادی ماں "...

فاخرہ نے ہاتھ کھڑا کر کے مزید بولنے سے روک دیا

"اپنے کمرے میں جاؤ "

ہانی لڑکھڑاتے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھی اور کمرے میں آکر دروازہ بند کر کے دروازے ساتھ بیٹھتی چلی گئی. عامرہ تک جب یہ خبر پہنچی عامرہ بھاگتے ہوئے ہانی کے روم میں آئی.

"ہانی دروازہ کھولو "

ہانی نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور روتے ہوئے عامرہ کے گلے لگ گئی.

"ہانی بھاگ جاؤ "

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو "

"ہانی سب لوگ اس وقت گھر سے حویلی کی طرف روانہ ہو چکے ہیں سہی وقت ہے بھاگ جاؤ.اگر کسی کو پتہ چل گیا کہ تم ذاکر سے شادی کر چکی ہو تو "....

عامرہ کی بات پوری ہونے سے پہلے دروازہ جھٹکے سے کھلا اور خان کڑے تیور لیے ہوئے ہانی کی طرف بڑھا اور عامرہ کو پیچھے ہٹا کر ہانی کو کھینچتے ہوئے باہر کی طرف قدم بڑھائے.

عامرہ ہانی کو چھوڑوانے کی کوشش کرنے لگ گئی مگر خان کے تھپڑ سے عامرہ لڑکھڑا کر گری اور عامرہ کے سمبھلنے سے پہلے خان ہانی کو کھینچتے ہوئے کمرے سے نکل گیا اور کمرے کو باہر سے لاک کر کے چابی جیب میں ڈال لی.

ہانی کے آنسوں ابل ابل کر باہر آرہے تھے

"خان ام کو چھوڑو "

ہانی چیخ رہی تھی خان ہانی کو کھینچتے ہوئے گاڑی تک لایا اور پچھلا دروازہ کھول کر دھکا دیا ہانی کا سر دروازے سے لگا اور ہانی ہوش و ہواس سے بے گانی ہو گئی.

خان نے موبائل نکال کر اپنے دو دوستوں کو کال کی اور تابوت کے ساتھ خاندنی قبرستان میں پہنچنے کو کہا

قبرستان پہنچ کر خان نے ہانی کو گاڑی سے نکالا اور ہانی کو بازوں میں اٹھائے ہوئے اندر کی طرف بڑھا .

خان کے دوست تابوت کے ساتھ قبرستان پہنچ چکے تھے.

"خان لالہ یہ ....."

خان نے گرج دار آواز میں کہا

"قبر کھودو اور تابوت اندر رکھو "

دونوں ڈر کے مارے قبر کھودنے لگے اور قبر کھود کر اس میں تابوت رکھ دیا. خان نے ہانی کو تابوت میں لیٹا کر تابوت بند کرتے ہوئے کہا

"حورین خان ام نے کہا تھا ناز بان سے پھرتا ہوں نا پھرنے دیتا ہوں. تم زبان دے کر پھر گئی اور اب ام نے تم کو بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا "

خان نے مٹی ڈالنے کا اشارہ کیا.

دونوں جلدی جلدی مٹی ڈالنے لگے.

سانس سہی سے نا آنے کی وجہ سے ہانی ہوش میں آگئی اور زور زور سے ہاتھ پیر مارنے لگی .

...

ذاکر روتے روتے سو گیا تھا اور اچانک سوئے ہوئے ہی ذاکر کو اپنا سانس بند ہوتا ہوا محسوس ہوا ذاکر فورن سے گلہ پکڑ کر اٹھ بیٹھا.

...

ذاکر گلہ پکڑے ہوئے بیڈ سے اتر گیا اور باہر کی طرف بڑھا سانس اب بھی سہی سے نہیں آرہا تھا.

ذاکر چلتے ہوئے گھر سے نکل آیا اور کچھ قدم کی دوری پر قبرستان دیکھ کر ہافرہ یاد آگئ.

ذاکر کے قدم خود باخود قبرستان کی طرف اٹھ رہے تھے قبرستان میں داخل ہو کر ہافرہ کی قبر کا رخ کیا ابھی دو تین قدم کا فاصلہ تہہ کیا تھا کہ اچانک عجیب قسم کی آواز سنائی دی.

ذاکر رک گیا اور ارد گرد دیکھنے لگا آواز پھر سے آنے لگی.

"یہ آواز تو کسی لکڑی کو کھٹکھٹانے کی ہے "

ذاکر نے خود سے ہمکلام ہوتے ہوئے آواز کی سمت قدم بڑھائے .

نئ بنی قبر سے لکڑی کو کھٹکھٹانے کی آواز سن کر ذاکر جلدی جلدی مٹی ہٹانے لگا.

ساری مٹی ہٹا کر تابوت نظر آیا ذاکر نے ہاتھ بڑھا کر تابوت کا ڈھکن ہٹا دیا اور ہانی کو تابوت میں اکھڑتے سانس کے ساتھ ہاتھ پیر مارتے دیکھ کر ذاکر کا سانس اٹک گیا.

جھک کر جلدی سے ہانی کو تابوت سے نکالا اور بازوں میں اٹھائے ہوئے بھاگ کر قبرستان سے نکل آیا.

ہانی کو سڑک کنارے لیٹا کر امبولینس کو کال کر دی.

ہانی کا سانس لمحہ بالمحہ مزید اکھڑتا جا رہا تھا ذاکر ہانی کو مصنوعی سانس دینے لگا.

سانس اکھڑنا تو بند ہو گیا مگر ہانی بے ہوش ہو گئی تھی اور نبض حد سے زیادہ آہستہ ہو چکی تھی.

ذاکر کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے ہانی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر سینے سے لگا لیا.

کچھ دیر بعد دور سے آتی امبولینس دیکھ کر ذاکر سڑک کے درمیان کھڑا ہو کر ہاتھ ہلانے لگا.

ہانی کو امبولینس کی مدد سے ہوسپٹل لے جایا گیا اور ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد کہا

"فل حال کچھ نہیں کہا جا سکتا ٹیسٹ کی رپورٹس آئیں گئیں تو ہی کچھ پتہ چلے گا "

"ہوش کب تک آئے گا " ؟

"امید تو ہے ہوش جلد ہی آ جائے گا "

"اوکے تھینکس "

ذاکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ڈاکٹر سے ہاتھ ملایا. ڈاکٹر باہر کی طرف بڑھا.

ذاکر کمرے سے نکل آیا اور عامرہ کو کال کر لی

.....

عامرہ کو جب ہوش آیا تو اس نے خوب دروازہ پیٹا مگر گھر میں کوئی تھا ہی نہیں تو دروازہ کوئی کیسے کھولتا.

عامرہ سجدے میں گر کر ہانی کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگی.

اچانک کال کی آواز پر عامرہ سجدے سے اٹھ کر موبائل کی طرف بڑھی

اور ذاکر کی کال دیکھ کر کال پک کر لی

"ہیلو عامرہ ہانی کو کس نے زندہ دفنایا تھا " ؟

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ خان لالہ ہانی کو لے کر گئے تھے تو کیا ".....

عامرہ کے آنسوں ابل ابل کر باہر آنے لگے

"کیا خان نے ہانی کو زندہ دفنایا تھا " ؟

"ذاکر یہ تو میں نہیں جانتی مگر جو کچھ ہوا ہے وہ بتا سکتی ہوں "

"ہمم اوکے بولو "

عامرہ نے سارا واقع ذاکر کے گوش گزار دیا.

ذاکر کی رگیں تن گئیں.

"تو تم نے کال کر کے کسی کو کچھ بتایا کیوں نہیں " ؟

"میرے ہوش ویسے ہی گم ہو گئے تھے آپ کی کال پر مجھے اپنا موبائل نظر آیا. کیا ہانی ٹھیک ہے " ؟

"فل حال کچھ نہیں کہا جا سکتا. مجھے خان کی تصویر بھیجو "

"ٹھیک ہے دو منٹ ویٹ کریں "

اور عامرہ نے کال بند کر کے خان کی تصویر ذاکر کو بھیج دی.

تصویر بھیج کر عامرہ نے موبائل ابھی رکھا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور خان اندر داخل ہوا

.....

عامرہ سے بات کرنے کے بعد ذاکر اب تصویر کا انتظار کر رہا تھا.

میسج کی آواز پر ذاکر نے میسج کھولا اور خان کی تصویر دیکھ کر ذاکر نے گھر میں موجود نوکرانی کو کال کر لی.

"اپنے شوہر سے کہو چار گارڈز کا انتظام کرے اور گارڈز عام نہیں بلکے ٹرینڈ ہوں "

"اوکے صاحب جی "

ذاکر کال بند کر کے اندر آ گیا اور ہانی پاس چیر رکھ کر بیٹھ گیا اور ہانی کو دیکھنے لگا

"ہانی اب میں تمہیں خود سے کبھی دور نہیں کروں گا "

اور ہانی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سر بیڈ پر رکھ لیا.

کال کی آواز پر ذاکر نے پوکٹ سے موبائل نکالا اور نوکرانی کی کال دیکھ کر کال پک کر لی

"کام ہو گیا " ؟

"جی ہو گیا "

"گڈ میں ایک تصویر بھیج رہا ہوں وہ سب گارڈز کو دیکھا دو "

اور کال بند کر کے خان کا نام اور تصویر بھیج دی.

کچھ دیر بعد ذاکر کو چاروں گارڈز نے اپنے سیل نمبر اور نام کے ساتھ اپنی تصویر بھی بھیج دی .

ذاکر خود سے ہمکلام ہوا

"خان تم نے ذاکر شاہ کی بیوی کے ساتھ غلط کر کے اپنی لائف لائن کو خطرے میں ڈال لیا ہے. معاف کرنا تو ذاکر شاہ نے سیکھا ہی نہیں ہے ."

ذاکر نے موبائل نکالا اور گارڈز کو کال کی

"خان کو کڈنیپ کر لو "

پھر کال بند کر کے موبائل پینٹ کی پوکٹ میں ڈال لیا.

ذاکر نے ہانی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سر جھکایا اور ہاتھ پر ہونٹ رکھ دیے.

" Aşkım "(my love)

.....

خان نے کمرے میں انٹر ہو کر کہا

"دوپٹا لے کر باہر آؤ ام حویلی جا رہے ہیں "

"ہانی کہاں ہے " ؟

"جہاں اسے ہونا چاہیے "

"کہاں ہونا چاہیے " ؟

"اپنی زبان بند رکھو" خان چیخا اور باہر کی طرف بڑھا.

عامرہ منہ ہاتھ دھو کر گھر سے باہر آ گئی.

"خان لالہ ام شرمندہ ہے کہ آپ ام کے لالہ ہو "

خان غصے سے عامرہ کی طرف بڑھا

"کیا تکلیف ہے ام کا دماغ پہلے ہی خراب ہے اور خراب نا کرو "

"لالہ ام آپ سے نفرت کرتا ہے "

خان نے عامرہ کے زناٹے دار تھپڑ مارا

"تم بھی ہانی کے ساتھ ملی ہوئی تھی نا. دل تو کر رہا ہے تمہیں بھی زندہ زمین میں گاڑ دوں " .

عامرہ ڈر کے مارے تھر تھر کانپنے لگی

"اگر دفن نہیں ہونا چاہتی تو دفع ہو جاؤ میری نظروں سے دور "

عامرہ بھاگتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی.

خان اپنے کی طرف بڑھا اور کمرے میں بند ہو گیا.

.....

دو تین گھنٹے سکون کی نیند لینے کے بعد خان گاڑی لے کر گھر سے نکلنے لگا تھا کہ اچانک چار گارڈز ایک گاڑی سے اترے اور خان کی طرف بڑھے.

خان نے گارڈز سے سوال کیا

"کون ہو تم لوگ " ؟

گارڈز چپ چاپ خان کی طرف بڑھتے رہے اور ایک نے زور سے خان کے سر میں اپنا سر مارا. خان حملے کے لیے تیار نا تھا اس لیے لڑکھڑایا.

دونے خان کو زور سے پکڑ لیا اور ایک نے سر پر کالے رنگ کا تھیلا ڈال دیا اور دوسرے نے خان کے ہاتھ باندھ دیے.

گارڈز نے خان کو کسی نا کسی طرح گاڑی میں ڈال لیا اور گاڑی بھگا لے گئے.

.....

کال کی آواز پر ذاکر نے موبائل پوکٹ سے نکالا اور گارڈ کی کال دیکھ کر کال پک کر لی

"بوس خان کو کڈنیپ کر لیا گیا ہے "

"گڈ خان کو گھر میں ہی رکھا ہے ناں " ؟

"یس "

"اوکے میں آرہا ہوں پندرہ منٹ میں "

"اوکے بوس "

ذاکر اٹھ کر کھڑا ہوا اور ہانی کی آنکھوں کو چھوتے ہوئے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیے.

دونر سیسز کو ہانی کے روم میں رہنے کا کہہ کر ہوسپٹل سے نکل آیا.

.....

ذاکر نے گھر کا دروازہ نوک کیا اور نوکرانی نے دروازہ کھول دیا

"کہاں ہیں خان " ؟

نوکرانی نے ایک کمرے کی طرف اشارہ کیا

ذاکر تیز تیز قدموں سے چلتا ہو نوکرانی کے بتائے ہوئے روم میں داخل ہوا.

خان کو چیر ساتھ باندھ کر بیٹھایا ہوا تھا اور چاروں گارڈز ارد گرد کھڑے تھے.

ذاکر کے اشارے پر ایک گارڈ نے چیر خان کے سامنے رکھ دی.

خان ذاکر کو دیکھ کر ٹھٹکا

"ذاکر شاہ "

ذاکر چیر پر بیٹھ گیا

"یس ذاکر شاہ "

"آپ تو انگلینڈ کے بیسٹ ماڈل "...

ذاکر نے ہاتھ کے اشارے سے مزید بولنے سے روک دیا

"انگلینڈ کا بیسٹ ماڈل ہونے کے ساتھ ساتھ میں ہانی کا سرتاج بھی ہوں "

خان کی آنکھوں میں نفرت کی لہر دوڑ گئی.

"تو تم سے کی تھی اس نے شادی ؟ "

"ہاں بلکل "

خان کی گردن کی رگیں تن گئیں. ذاکر نے دو گارڈز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"پانی کا ڈرم ارینج کرو "

دونوں باہر کی طرف بڑھے.

ذاکر موبائل نکال کر ہوسپٹل کے عملے سے ہانی کی طبیت پوچھنے لگا.

کچھ دیر بعد گارڈز پانی کا ڈرم لیے ہوئے اندر داخل ہوئے. ذاکر ڈرم کو دیکھ کر ہنسا اور کہا

"گڈ جاب "

"کہاں رکھنا ہے ؟ "

"ابھی فل حال یہیں رکھ دو "

ذاکر نے خان کی طرف دیکھا اور تھوڑا سا آگے جھک کر کہا

"خان تم نے ہانی کا سانس چھیننے کی کوشش کی تھی نا تو تمہارا سانس تو چھیننا پڑے گا. اگر

تمہیں زندہ قبر میں دفنادوں تو تمہیں باہر نکالنے کو میرا دل نہیں مانے گا اس لیے یہ پانی سے بھرا ڈرم منگوایا ہے مگر فکر نا کرو تمہیں موت نہیں آنے دوں گا بلکے تمہارے ساتھ اس سے بھی زیادہ برا کروں گا. ہر ایک گھنٹے بعد تمہارا سانس اکھڑے گا" .

خان بولنے لگا مگر ذاکر کے زوردار پنچ نے خان کا جبڑا ہلا کر رکھ دیا. ذاکر نے ڈرم لانے کا اشارہ کیا.

گارڈز نے پانی سے بھرا ڈرم خان کی چیر کے پاس رکھ دیا.

ذاکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور خان کا سر پکڑ کر پانی میں ڈال دیا اور ٹائم دیکھنے لگا خان سر باہر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ذاکر کا مظبوط ہاتھ سر پر ہونے کی وجہ سے سر باہر نہیں نکال پا رہا تھا.

جب خان کا سانس اکھڑنے لگا ذاکر نے خان کا سر پانی سے نکال دیا اور واپس چیر پر آ کر بیٹھ گیا.

"میں تمہیں جان سے مار بھی سکتا ہوں مگر ذاکر شاہ قاتل نہیں بننا چاہتا ."

خان نارمل سانس لینے کی کوشش کرنے لگا.

"گارڈز ہر ایک گھنٹے کے بعد خان کا سر پانی میں ڈبونا ہے اور جب سانس اکھڑنے لگے تب

سر باہر نکال لینا. پانی میں سر ڈالنے سے لے کر سانس اکھڑنے تک کی ویڈیو مجھے ہر ایک گھنٹے بعد سینڈ کرنا "

اور ذاکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا

"جب تک رپورٹس نہیں آجاتیں تب تک یہی عمل دہراتے رہنا. اس کی لائف لائن کاٹنی ہے یا نہیں یہ رپورٹس کے آنے پر ڈیسایڈ کروں گا "

اور خان کو نفرت سے دیکھتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا.

....

ہوسپٹل پہنچ کر ذاکر کو پتہ چلا کہ ہانی کو ہوش آگیا ہے. ذاکر بھاگتے ہوئے روم میں داخل ہوا.

ہانی چھت کو گھور رہی تھی ذاکر پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور ہانی کے بالوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے کہا

"ہانی کیا تم ٹھیک ہو ؟ "

ہانی نے خالی نظروں سے ذاکر کو دیکھا. کچھ دیر دیکھتے رہنے کے بعد ہانی کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے.

.....

رات کا اندھیرا پھیل چکا تھا.

فاخرہ اور باقی سارے گھر والے خان 'ہانی اور عامرہ کی راہ دیکھ رہے تھے.

عامر نے عامرہ کو کال کر لی.

"عامرہ تم لوگ اب تک آئے کیوں نہیں " ؟

عامرہ نے سارا کچا چٹھا عامر کے سامنے کھول دیا.

عامر نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو گرنے سے بچایا.

"ہانی کون سے ہوسپٹل میں ہے " ؟

عامر کے الفاظ سن کر سب عامر کی طرف دیکھنے لگے

"ذاکر سے پوچھ کر بتاتی ہوں "

عامرہ نے کال بند کر کے ذاکر کو کال ملا لی.

...

ہانی کی آنکھوں سے آنسوں گرتے دیکھ کر ذاکر نے ہاتھ بڑھا کر آنسوں صاف کیے. ہانی نے زور سے آنکھیں بند کر لیں

"اگر ذاکر مجھے نا بچاتا تو....,"اس سے آگے ہانی سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی.

ذاکر ہانی کی بند آنکھوں کو چھونے لگا.

ہانی کو ذاکر کا لمس برا نہیں لگ رہا تھا اس لیے آنکھیں بند کیے لیٹی رہی. کال کی آواز پر ذاکر چونکا اور عامرہ کا نام سکرین پر جگمگاتا ہوا دیکھ کر ٹیبل سے موبائل اٹھا کر کال پک کر لی

"ہانی کون سے ہوسپیٹل میں ہے " ؟

ہوسپیٹل کا نام بتا کر کال بند کر دی اور پھر سے ہانی کی طرف متوجہ ہوا.

"تم نے بتایا نہیں کیا تم ٹھیک ہو " ؟

ہانی نے ہاں میں ہلکی سی گردن ہلا دی.

ذاکر کو تھوڑا سا سکون محسوس ہوا.

.....

عامر نے کال بند ہونے پر گہرا سانس خارج کیا اور کہا

"ہانی اس وقت ہاسپیٹل میں ہے " ؟

فاخرہ نے عامر کو بازو سے پکڑ کر اپنے پاس تخت پر بیٹھا لیا.

"کیوں " ؟

عامر نے سر جھکا کر عامرہ کی بتائی ہوئی ہر بات رپیٹ کر دی سب کے منہ کھلے رہ گئے اور ناصرہ کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو گئے.

"عامر ام کو ہانی پاس لے چلو "

عامر تخت سے اٹھ کر ناصرہ پاس چلا آیا.

"ہو سپیٹل کا پتہ چلتا ہے تو ام آپ کو ہانی پاس لے جائے گا "

اور ناصرہ کو ساتھ لگا لیا.

فاخرہ نے گہرا سانس خارج کیا اور کہا

"ہانی بے قصور ہے سارا قصور ذاکر اور خان کا ہے. ام بھی ہانی سے ملنے جانا مانگتا ہے "

آہستہ آہستہ سب ہانی سے ملنے کے لیے اسرار کرنے لگے.

میسج کی آواز پر عامر نے موبائل جیب سے نکالا اور عامرہ کا میسج دیکھ کر میسج کھول لیا ہو سپیٹل کا نام دیکھ کر عامر اٹھ کھڑا ہوا اور سب کو باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے ناصرہ کو لے کر باہر کی طرف بڑھا.

.....

ذاکر ہانی کا ہاتھ پکڑ کر چیر پر بیٹھا ہانی کو بولنے پر اکسا رہا تھا.

"ہانی کیا سوچ رہی ہو " ؟

اتنے میں ناصر 'ناصرہ 'ماخر 'ماخرہ 'علیزہ اور فاخرہ نے کمرے میں قدم رکھے .

ذاکر اٹھ کر کھڑا ہو گیا.

ماخر اور ناصر ذاکر کو دیکھ کر ٹھٹکے.

"ذاکر شاہ "

"جی ذاکر شاہ" ذاکر کے چہرے سے نفرت چھلکنے لگی

"تم یہاں کیا کر رہے ہو " ؟

"میں ہانی کا شوہر ہوں" ذاکر نے ہر لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

ماخر اور ناصر نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا.

فاخرہ جو اتنی دیر سے خاموش کھڑیں تھیں بول اٹھیں

"تم دونوں اس کو کیسے جانتے ہو " ؟

" یہ ہافرہ کا بیٹا ہے" ناصر نے برا سا منہ بنا کر کہا

سب ناصر کی بات سن کر حیران رہ گئے.

فاخرہ نے آگے بڑھ کر ذاکر کے تھپڑ مارا.

"جیسی ماں ویسا بیٹا "

ذاکر کا چہرہ غصے سے لال ہو گیا

"تیری ماں نے ام کی عزت خراب کی تھی اور اب تو ام کی عزت کے ساتھ کھیل رہا ہے

"

"میری ماں نے کچھ غلط نہیں کیا تھا". ذاکر چیخا

ہانی'علیزہ'ناصرہ اور ماخرہ آنکھوں میں حیرانگی سمیٹے ذاکر اور فاخرہ کو دیکھ رہیں تھیں.

ناصرہ اور ماخرہ تھوڑا بہت ہافرہ کے بارے میں جانتیں تھیں اور وہ بھی رشتے داروں سے

ہی سنا تھا.

"تمہاری ماں گھر سے بھاگی تھی "

"آپ نے مام کو بھاگنے پر مجبور کیا تھا. آپ ان کی عزت پر ڈاکا ڈلوانے والی تھیں تو بھاگنے

کے سوا ان کے پاس کوئی اور اوپشن تھا ہی نہیں "

فاخرہ شرمندہ ہو گئیں. وہ تو سمجھیں تھیں ذاکر کچھ نہیں جانتا مگر ذاکر تو سب جانتا تھا.

"بولیں اب بھی اب کیوں چپ ہو گئیں ہیں؟ ایک عورت ہو کر آپ نے دوسری

عورت کی عزت چھیننے کہ کوشش کی تھی. اتنی نیچ حرکت کرتے ہوئے آپ کو ذرا شرم نا

آئی؟سوتیلی ماں بن کر نہیں ایک عورت بن کر سوچیں مام نے آپ کا کیا بگاڑا تھا بس پندرہ سال کی تھیں وہ جب آپ کی وجہ سے انہیں در در کی ٹھوکریں کھانی پڑیں تھیں "

فاخرہ کی زبان کو تالا لگ گیا تھا.

ذاکر طنزیا ہنسا

"مام نے گھر سے بھاگ کر آپ کی گھٹیا حرکت پر پردہ ڈال دیا تھا اور آپ آج بھی ان کی عزت کو داغ دار کرنے پر تلی ہوئی ہیں. کیسی عورت ہیں آپ " ؟

ماخر بولنے لگا مگر فاخرہ نے ہاتھ کھڑا کر کے ماخر کو بولنے سے روک دیا.

"ام ہافرہ سے معافی مانگنا چاہتا ہے" فاخرہ نے سر جھکا کر کہا

ذاکر کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے "وہ اب اس دنیا میں نہیں رہیں "

فاخرہ کے ساتھ ساتھ ماخر اور ناصر کا سانس بھی ساکت ہو گیا.

ذاکر خود کو کمپوز کرنے کے لیے باہر کی طرف بڑھا.

عامر کمرے میں داخل ہوا اور سب کو گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے دیکھ کر ہانی کی طرف دیکھا .

ہانی عامر کو ہی دیکھ رہی تھی عامر جلدی سے آگے بڑھا

"ہانی کیا تم ٹھیک ہو؟" ہانی کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے اور ہلکی سی گردن ہاں میں ہلائی.

عامر نے ہانی کے آنسوں صاف کیے.

عامر کی آواز پر ناصرہ کا سکتا ٹوٹ گیا اور ہانی کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے ناصرہ بھی رو پڑی.

"ہانی میرا بچہ "

اور ہانی کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ماتھے پر بوسہ دیا.

"ماں جی مجھے گھر جانا ہے "

ناصرہ نے بولنے کے لیے منہ کھولا مگر ذاکر اور ڈاکٹر کو ایک ساتھ کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر ناصرہ نے بولنے کا ارادہ ترک کر دیا.

"پلیز آپ سب لوگ باہر چلے جائیں "

ماخر اور ناصر فاخرہ کو پکڑے ہوئے باہر کی طرف بڑھے اور باقی سب خود باخود کمرے سے نکل گئے.

چیک اپ کے بعد ڈاکٹر ذاکر کو روم میں آنے کا کہہ کر باہر کی طرف بڑھا. ذاکر ہانی کا ہاتھ سہلا کر کمرے سے نکل آیا اور ڈاکٹر کے کمرے کی طرف قدم بڑھائے.

ڈاکٹر کے روم میں داخل ہوا تو ڈاکٹر نے رپورٹس دیکھتے ہوئے بیٹھنے کا اشارہ کیا.

"الحمدللہ رپورٹس بلکل ٹھیک ہیں " .

ذاکر نے دل میں رب کا شکر ادا کیا

"یہ سراسر پولیس کیس ہے آپ نے پولیس میں رپورٹ درج نہیں کروائی " ؟

ذاکر نے گہرا سانس خارج کیا

"صبح کروانی ہے "

"ٹھیک ہے جیسے آپ مناسب سمجھیں ."

"ہوسپیٹل اور کتنے دن رکنا پڑے گا "

"انشااللہ صبح ڈسچارج کر دیا جائے گا "

ذاکر اٹھ کھڑا ہوا اور چہرے پر مسکراہٹ سجائے ہوئے ڈاکٹر سے ہاتھ ملا کر باہر کی طرف بڑھا..

.....

فاخرہ نے ناصر' عامر اور ماخر کو اپنی زبان بند رکھنے کا حکم دیا اور ڈاکٹر کے جاتے ہی سب پھر سے اندر کی طرف بڑھے.

ہانی نے اپنی بات ریپیٹ کی

"ماں جی مجھے گھر جانا ہے "

ناصرہ نے ہانی کے بال سہلاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے مگر فل حال رونا بند کرو "

ہانی نے آنسوں صاف کر لیے.

ذاکر کمرے میں داخل ہوا

ذاکر کو دیکھ کر عامر کا خون کھولنے لگا

"تمہاری وجہ سے میری گڑیا اس حالت میں ہے "

ذاکر نے عامر کی طرف دیکھا اور گارڈ کو کال کر لی

"یس بوس "

"کل صبح دس بجے خان کو اچھے سے زخمی کر کے خان ہاؤس کے باہر پھینک آنا ابھی فل حال اپنا کام جاری رکھو "

"اوکے بوس "

ذاکر کال بند کر کے ہانی کی طرف بڑھا.

ماخر نے خان کا نام ذاکر کی زبان سے سن کر ذاکر کی طرف قدم بڑھائے

"خان تمہارے پاس ہے "؟

ذاکر نے ہنستے ہوئے ویڈیو چلا کر ماخر کی طرف بڑھائی.

ماخر ویڈیو دیکھ کر سن ہو گیا

مگر کچھ لمحے گزرنے کے بعد ماخر نے ذاکر کا موبائل ٹیبل پر پھینکا اور گریبان پکڑنے لگا مگر

فاخرہ درمیان میں آ گئی.

"ماخر غلطی تمہارے بیٹے کی ہے "

"ماں جی "....

فاخرہ نے ہاتھ کھڑا کر کے مزید بولنے سے روک دیا

"ماخر' ماخرہ اور علیزہ گھر جاؤ "

سب چپ چاپ کھڑے رہے

"سنا نہیں ام نے کیا کہا ہے" فاخرہ چیخیں

ماخر' ماخرہ اور علیزہ نے باہر کی طرف قدم بڑھائے.

فاخرہ واپس صوفے پر جا بیٹھیں.

....

ماخرہ علیزہ اور ماخرہ گھر میں داخل ہوئے اور ماخرہ غصے سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا.

علیزہ روتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی اور ماخرہ عامرہ کے کمرے کی طرف بڑھی.

ماخرہ کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ کر عامرہ صوفے سے اٹھ کر ماخرہ کے گلے لگ گئی

"ماں جی ہانی ٹھیک تو ہے نا " ؟

"اچھی بھلی ہے اور وہ ذاکر منہوس مارا خان کے پیچھے پڑا ہے. پتہ نہیں ام کا بچہ کس حالت میں ہو گا " ؟

عامرہ پیچھے ہٹ کر ماخرہ کو دیکھنے لگی

"ماں جی آپ کس لہجے " ...

"تم تو ہانی کی چمچی ہو اس کے خلاف کیسے سن سکتی ہو" ماخرہ نے عامرہ کی بات کاٹ کر کہا اور باہر کی طرف بڑھیں.

عامرہ اپنی ماں کے لہجے پر غور کرتی ہوئی واپس صوفے پر بیٹھ گئی

.....

صبح ڈسچارج پیپر تیار کروا کر ذاکر روم میں چلا آیا.

"اب آپ لوگ جا سکتے ہیں. ہانی کو ڈسچارج کر دیا گیا ہے ہانی میرے ساتھ میرے گھر جائے گی ."

ہانی نے جھٹ سے کہا

"ام آپ کے ساتھ نہیں جائے گا "

ذاکر کی رگیں تن گئیں

"مجھے اپنی وائف سے اکیلے میں بات کرنی ہے آپ سب باہر جائیں "

عامر بولنے لگا مگر فاخرہ کے اشارے پر چپ ہو گیا.

سب لوگوں کے باہر نکلتے ہی ذاکر ہانی کی طرف بڑھا.

"ہاں اب بولو کیا کہہ رہی تھی تم "

ہانی بیڈ سے اترنے لگی ذاکر نے ہاتھ پکڑ کر روک دیا

"ام کو آپ کے ساتھ کہیں نہیں جانا "

ذاکر کو غصہ آنے لگا

"تم میرے ساتھ میرے گھر ہی جاؤ گی "

"نہیں "

"ٹھیک ہے میں زبردستی لے جاؤں گا "

"ذاکر "...

"اتنے پیار سے تمہیں گھر چلنے کا کہہ رہا ہوں مگر تمہیں پیار بھری زبان سمجھ ہی نہیں آتی

تو پھر ایک ہی حل بچتا ہے کہ تمہیں بے ہوش کر کے گھر لے جاؤں "

"ذاکر آپ ایسا کچھ نہیں کریں گے "

"اوکے تو کیا تم ایسے ہی میرے ساتھ میرے گھر چل رہی ہو " ؟

"نہیں "

ذاکر نے ہاتھ پر ہلکا سا دباؤ بڑھایا

"اوکے پھر بے ہوش ہونے کے لیے تیار ہو جاؤ "

"ذاکر ام کو ام کے گھر جانے دو "

ذاکر گہرے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرنے لگا.

"اپنے گھر والوں کو خود انکار کر دینا میں ان کو اندر بلانے لگا ہوں "

اور ہانی کا ہاتھ چھوڑ کر دروازہ کھول دیا.

سب اندر آ گئے ذاکر نے پھر سے ہانی کا ہاتھ پکڑ لیا

عامر نے کہا

"ہانی تم ام کے ساتھ جانا چاہتی ہو یا ذاکر کے ساتھ " ؟

ذاکر نے ہانی کے ہاتھ پر دباؤ بڑھایا

"لالہ وہ ام ذاکر کے ساتھ جائے گا "

ذاکر نے دباؤ کم کیا مگر ہاتھ نہیں چھوڑا.

عامر سب کو اشارہ کرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھا.

ناصرہ ہانی سے گلے مل کر باہر کی طرف بڑھی اور فاخرہ نے ہانی کو پیار کرنے کے بعد ذاکر سے کہا

"اگر ہو سکے تو ام کو معاف کر دینا "

ذاکر خاموش کھڑا رہا .

ناصر ہانی کے سر پر پیار دے کر فاخرہ کو پکڑے ہوئے باہر کی طرف بڑھا.

ذاکر نے ہنستے ہوئے ہانی کا ہاتھ چھوڑ دیا اور کہا

"گڈ جاب لیٹل گرل "

ہانی چپ کر کے دماغ میں سوچنے لگی کہ کیسے ذاکر سے جان چھڑوانی ہے.

.....

ذاکر ہانی کو لے کر گھر آ گیا.

ملکا(نوکرانی) نے گھر کا دروازہ کھولا

"صاحب جی وہ گارڈ خان کو پھینک آئے ہیں اور اب کمرے میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں

"

"اچھا ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں آپ یہ ہانی کو میرے روم میں چھوڑ آئیں" اور ذاکر نے

ہانی کا ہاتھ چھوڑ کر اندر کی طرف قدم بڑھائے.

ذاکر کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور سارے گارڈز کھڑے ہو گئے.

"بوس کام ہو گیا ہے "

"ٹھیک ہے. پے منٹ تم لوگوں کے بینک اکاونٹس میں شفٹ ہو گئی ہے اب تم لوگ

جا سکتے ہو "

"نائس ٹو میٹ یو ذاکر شاہ "

ہر گارڈ نے ہاتھ ملاتے ہوئے یہی الفاظ دہرائے.

.....

ملکا ہانی کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی ہوئی ذاکر کے کمرے میں داخل ہوئی.

"بی بی جی کچھ چاہیے ہو تو آواز دے دینا "

ہانی نے سر ہلا دیا اور بیڈ پر بیٹھ کر بھاگنے کی ترکیبیں لڑانے لگی.

ذاکر ملکا کو کھانا بنانے کا کہہ کر اپنے روم میں داخل ہوا اور ہانی کو گہری سوچ میں ڈوبہ دیکھ کر دروازہ زور سے بند کیا.

ہانی نے چونک کر دروازے کو دیکھا اور پھر ذاکر کو دیکھ کر گہرا سانس خارج کیا.

ذاکر صوفے پر جا کر بیٹھ گیا اور ہنستے ہوئے کہا

"بھاگنے کی ترکیبیں لڑا رہی ہو نا " ؟

ہانی گڑبڑا گئی اور دل میں سوچا "یہ تو سوچ بھی پڑھ لیتا ہے کیا چیز ہے یہ " ؟

"میں سوچ پڑھنے میں ماہر تو نہیں ہوں مگر پھر بھی اکثر سہی سے سوچ پڑھ لیتا ہوں. اس لیے ڈیر بھاگنے کے خیالات اپنے دماغ سے نکال دو "

اور اٹھ کر بیگ میں سے کپڑے نکال کر واش روم کی طرف بڑھا.

ہانی نے سر ہاتھوں میں گرا لیا

"پتہ نہیں کون سا منحوس دن تھا جس دن ام کے اندر انگلینڈ جانے کی خوائش پیدا ہوئی

تھی "

ہانی برے برے منہ بناتی ہوئی لیٹ گئی.

ذاکر فریش ہو کر نکلا اور شیشے سامنے کھڑے ہو کر بال کھنگھی کرنے لگا

"ہانی پہلے فریش ہو جاؤ پھر سو جانا "

ہانی چپ کر کے لیٹی رہی.

"ہانی تمہارا پاسپورٹ کہاں ہے " ؟

ہانی نے جھٹ سے آنکھیں کھول لیں

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں " ؟

"ہم نے کل انگلینڈ واپس جانا ہے "

ہانی کا منہ کھلا رہ گیا

"ام نہیں جائے گا "

"اپنے گھر کا آڈریس بتاؤ "

"کیوں " ؟

"چوری کرنے جانا "

"ہائے اللہ آپ چور بھی ہیں " ؟

"اووووف "

ذاکر نے دل میں سوچا کس بے وقوف سے پالا پڑ گیا ہے اور صوفے کی طرف بڑھا.

"ذاکر آپ نے خان کے ساتھ کیا کیا ہے " ؟

ذاکر نے ویڈیو چلا کر موبائل بیڈ کی طرف اچھالا.

ہانی موبائل بیڈ سے اٹھا کر ویڈیو دیکھنے لگی اور ویڈیو دیکھ کر ہانی کے اندر سرد لہر دوڑ گئی.

"ذاکر کیا آپ نے کبھی کسی کو معاف نہیں کیا " ؟

"نہیں "

ہانی خاموش ہو گئی.

.....

ماخر کام کے سلسلے میں گھر سے نکلا تھا اور خان کو گھر کے باہر زخمی حالت میں پڑا دیکھ کر جلدی سے امبولینس کو کال کر کے خان کی طرف بڑھا.

خان کو ہوسپٹل میں ایڈمٹ کر لیا گیا تھا.

خان کو لہولہان دیکھ کر ماخر کا دماغ خراب ہو گیا تھا اس لیے ہوسپٹل سے گھر آ کر سیدھا

فاخرہ کے کمرے کی طرف بڑھا.

فاخرہ ماخر کو دیکھ کر اٹھ بیٹھیں

"آؤ ماخر کیا ہوا ہے اتنے غصے میں کیوں ہو " ؟

"آپ نے کل اس منحوس مارے اورام کے درمیان آکر اچھا نہیں کیا. اس نے خان کی اتنی بری حالت کر دی ہے کہ خان کا چہرہ پہچاننا مشکل ہو گیا ہے اور ہو سپٹل والوں نے خان کو ایڈمٹ کر لیا ہے ."

"جو اس نے بویا تھا وہی کاٹ رہا ہے" فاخرہ نے سخت لہجے میں کہا

"جو اس منحوس نے بویا ہے اسے بھی وہی کاٹنا ہو گا ماخر خان کے بیٹے کو لہولہان کیا ہے نا بدلا تو چکانا ہو گا "

"ماخر" فاخرہ نے غصے سے کہا

"بس بہت ہو اماں جی ام نے بہت مان لیں آپ کی باتیں مگر اب بات میری اولاد کی ہے اب ماخر خان خاموش نہیں رہے گا "

فاخرہ نرم پڑ گئیں

"ماخر ام نے ہافرہ کے ساتھ غلط کیا تھا اور ام پچھتا رہے ہیں. کہیں تم پر بھی یہ وقت نا

" آجائے "

ماخرغصے سے باہر کی طرف بڑھااور زور سے دروازہ بند کیا.

.....

ذاکر صوفے پر لیٹا لیٹا سو گیا تھاہانی بیڈ سے اتر کر چور قدموں سے ذاکر کی طرف بڑھی اور ذاکر کے چہرے پر جھک کر ذاکر کی سانس کی رفتار چیک کی سانسوں کی رفتار بلکل نارمل تھی مطلب ذاکر سو چکا ہے. ہانی سیدھی کھڑی ہو گئی اور ذاکر کی پوکٹ میں موجود موبائل پر فوکس کرتے ہوئے پھر سے جھکی اور آہستہ سے پوکٹ کی طرف ہاتھ بڑھایااور موبائل نکالنے کی کوشش کرنے لگی ہانی کے بال ذاکر کے چہرے پر گرے ذاکر جاگ گیااور ہانی کو اپنے اوپر جھکے ہوئے دیکھ کر ٹھٹکا.

ہانی کو موبائل نکالنے کی کوشش میں مصروف دیکھ کر ذاکر کے چہرے پر سمائل آگئی. کچھ دیر بعد ذاکر نے سیرس ہو کر ہانی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا ہانی گڑبڑا گئی اور ذاکر کی طرف دیکھا

"وہ.....وہ دراصل مجھے عامرہ کو کال کرنی تھی "

ہانی سیدھی کھڑی ہو گئی.

ذاکر نے سر کے نیچے دونوں ہاتھ رکھ لیے اور مسکراتی نظروں سے ہانی کو دیکھنے لگا.

"اچھا کیوں؟" ذاکر نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

"پرسنل میٹر "

ذاکر کی ہنسی چھوٹ گئی.

ہانی کو غصہ آنے لگا "ہنس کیوں رہے ہیں " ؟

ذاکر نے ہنسی روک لی "نہیں کچھ نہیں "

ہانی نے برا سا منہ بنایا اور واپس بیڈ پر جا بیٹھی.

ذاکر اٹھ کر بیٹھ گیا اور عامرہ کو کال ملالی.

"عامرہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی "

عامرہ کا نام ذاکر کی زبان سے سن کر ہانی ذاکر کو دیکھنے لگی.

"کونسی بات " ؟

"کیا تم ہانی سے ملنا چاہتی ہو " ؟

عامرہ یک دم خوش ہو گئی

"جی "

"میں آپ کو آڈریس بھیجتا ہوں شام تک آجانا "

"ٹھیک ہے "

"اور آتی ہوئی ہانی کا پاسپورٹ بھی لے آنا "

"کیا آپ ہانی کو بھی اپنے ساتھ انگلینڈ لے جائیں گے " ؟

"ہانی کو یہاں تو چھوڑ کر نہیں جا سکتا نا "

عامرہ خاموش ہو گئی

ذاکر صوفے سے اٹھ کر بیڈ پر آکر بیٹھ گیا

"ہانی سے بات کر لو" اور موبائل ہانی کی طرف بڑھایا

"عامرہ کیسی ہو " ؟

"یارام کو چھوڑو تم بتاؤ تم ٹھیک تو ہو نا " ؟

ذاکر کو شرارت سوجھی.

ہانی کے قریب ہو کر بال پیچھے کیے اور کان میں کہا

" Aşkım " (my love)

ہانی جلدی سے دور کھسکی ذاکر پھر سے قریب ہوا.

ہانی بیڈ سے اتر گئی ذاکر ہنسنے لگا اور بیڈ پر لیٹ کر کمبل اوڑھ لیا.

"ہانی کچھ بولو بھی کیا تم ٹھیک ہو " ؟

"ہاں ہاں بلکل "ہانی کی گھبرائی ہوئی آواز سن کر عامرہ پریشان ہو گئی

"ہانی کیا ہوا ہے " ؟

ہانی موبائل لے کر کمرے سے نکل گئی اور گہرا سانس کر لے کر خود کو نارمل کر کے کہا

"کچھ نہیں "

"ہانی یار تم انگلینڈ چلی جاؤ گی " ؟

"یار ام انگلینڈ نہیں جانا چاہتا مگر ذاکر ام کو زبردستی لے جائے گا. ام تو واپس گھر آنا چاہتا تھا مگر ذاکر..."ہانی رونے والی ہو گئی

"واپس گھر آنے کا تو سوچنا بھی نا پہلے تو صرف خان لالہ ہی تمہارے دشمن تھے اب ماں جی اور ابا جی بھی تمہارے دشمن بن گئے ہیں "

"یار اس کا مطلب ہے کے اب ام کبھی اپنے گھر واپس نہیں آ سکتا "

"پتہ نہیں یار مگر فل حال تو بلکل نہیں "

"عامرہ ام ذاکر ساتھ نہیں رہ سکتا "

"کیوں " ؟

"یارام کو ذاکر سے ڈر لگتا ہے "

عامرہ ہنسنے لگی

"اچھا چلو چھوڑو ام شام کو آئے گا پھر اس ٹوپک پر بات کریں گے "

"اوکے اللہ حافظ "

ہانی کال بند کر کے اندر کی طرف بڑھی.

موبائل ٹیبل پر رکھ کر کمرے سے نکل آئی اور لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گئی.

.....

ماخر کے گھر سے نکلتے ہی عامرہ نے جلدی سے چادر لی اور گھر سے نکل آئی.

ذاکر کے بتائے ہوئے آڈریس پر پھنچ کر دروازہ کھٹکھٹایا.

ملکا نے دروازہ کھولا اور پوچھا

"آپ کو کس سے ملنا ہے " ؟

"ذاکر اور ہانی گھر پر ہی ہیں " ؟

"کہیں آپ عامرہ تو نہیں " ؟

"جی جی وہی ہوں "

"ٹھیک ہے اندر آ جائیں "

عامرہ نے اندر کی طرف قدم بڑھائے

"وہ آپ کے بارے میں بی بی جی نے بتایا تھا تو اس لیے آپ کو اندر آنے دیا ہے ورنہ صاحب جی نے سختی سے منا کیا ہے کے کسی کو گھر میں نہیں گھسنے دینا" ملکا اپنی عادت سے مجبور نان سٹاپ بولنا شروع ہو گئی تھی.

ہانی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھی عامرہ کا ہی انتظار کر رہی تھی اور عامرہ کو دیکھ کر جلدی سے صوفے سے اتر کر عامرہ کی پاس چلی آئی.

"کب سے انتظار کر رہی ہوں. اتنی لیٹ کیوں آئی ہو " ؟

"یار ابا جی گھر پر تھے "

"اوہ چلو خیر چھوڑو باقی سب کیسے ہیں؟" ہانی عامرہ کو لیے ہوئے لاؤنج میں آ گئی.

"ٹھیک ہی ہیں "

"کیا مطلب " ؟

"چھوڑو یار ذاکر کہاں ہے " ؟

"ام کی نیندیں حرام کر کے سو رہا ہے "

"کیوں کیا ہوا " ؟

"یار مجھے اس شخص کے ساتھ انگلینڈ نہیں جانا "

"کیوں " ؟

"یہ شخص جلاد ہے "

"ہانی اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے "

" پتہ نہیں ام نے کون سا کبیرہ گناہ کیا تھا؟ جو بدلے میں یہ ام کی زندگی میں آ گیا ہے "

"گناہ نہیں نیکی" ذاکر نے لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے ہانی کی بات سن لی تھی اس لیے جواب دینا ضروری سمجھا.

عامرہ ہنسنے لگی.

"سلام لالہ" عامرہ نے ہنستے ہوئے کہا

"وسلام "

"کیا ام آپ کو لالہ کہہ سکتا ہے " ؟

"ہاں بلکل کیوں نہیں "

اور آکر صوفے پر بیٹھ گیا.

عامرہ دو چار ادھر ادھر کی باتیں کر کے اٹھ کھڑی ہوئی

"اب ام چلتا ہے. یہ لیں ہانی کا پاسپورٹ" اور پرس سے پاسپورٹ نکال کر ذاکر کی طرف بڑھایا.

"عامرہ اتنی جلدی" ہانی نے برا سا منہ بنا کر کہا

"ام تم سے ملنے آیا ہے یہ بات گھر میں کسی کو نہیں پتہ. اس لیے جلدی جانا پڑے گا "

ہانی اٹھ کھڑی ہوئی اور عامرہ کو گیٹ تک چھوڑ کر واپس لاؤنج میں ہی آ گئی.

.....

ماخر خان کے سرہانے کھڑا ذاکر سے بدلا لینے کا سوچ رہا تھا مگر خان کے کراہنے پر خود کو سوچوں سے آزاد کر کے خان کی طرف متوجہ ہوا

"خان کیا تم ٹھیک ہو " ؟

خان نے آہستہ آواز میں پانی مانگا

علیزہ نے جلدی سے پانی گلاس میں ڈالا اور ماخر کی طرف بڑھایا. خان کو پانی پلاتے ہوئے ماخر کے اندر انتقام کی آگ بھڑک اٹھی "ذاکر کو بھی اسی حالت میں نا پہنچا دیا تو ام کا نام ماخر

خان نہیں "

ماخر خان کو پانی پلا کر صوفے پر آ کر بیٹھ گیا "ذاکر کے دشمن تو بہت ہوں گے بس ان دشمنوں کو ڈھونڈ کر اپنا دوست بنانا پڑے گا پھر تو ذاکر گیا کام سے "ماخر ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"بہوام جا رہا ہے اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو کال کر لینا "علیزہ صرف سر ہلا کر رہ گئی.

.....

ذاکر پاسپورٹ لیے کمرے میں آ گیا ہانی بھی جلدی جلدی ذاکر کے پیچھے آئی.

"سنوام کو کچھ کہنا ہے "

"ہاں کہو "

"ام انگلینڈ نہیں جائے گا "

"کیوں؟ "ذاکر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا ہانی کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا.

ہانی تھوڑی سی پیچھے ہو کر کھڑی ہوئی اور کہا

"بس ام نہیں جائے گا "

ذاکر ہانی کو گھورنے لگا

"یاتو وجہ بتاؤ یا پھر چپ چاپ میرے ساتھ انگلینڈ جانے کے لیے تیار ہو جاؤ "

"ام وجہ بتائے گا تو کیا آپ ام کو نہیں لے کر جاؤ گے "؟

"وجہ تو بتاؤ "

"وہ دراصل ام کو آپ سے ڈر لگتا ہے" ہانی نے ڈرتے ڈرتے کہا

ذاکر کی ہنسی چھوٹ گئ.

"ہنس کیوں رہیں ہیں " ؟

ذاکر ہنسی کنڑول کرنے کی کوشش میں لگ گیا.

ہانی غصے سے باہر کی طرف بڑھی ذاکر بھی ہنسی کنڑول کر کے ہانی کے پیچھے پیچھے باہر آ گیا.

"سنو تو "

"نہیں بلکل نہیں "

ذاکر نے بھاگ کر ہانی کو بازو سے پکڑ کر روکا.

"ہانی " ...

"کیا ہے " ؟

"مجھ سے ڈر کیوں لگتا ہے " ؟

"وجہ بتاؤں گی تو آپ پھر سے ہنسنے لگے گیں "

"نہیں ہنسو گا پکا" ذاکر نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

"آپ اب بھی ہنس رہے ہیں" ہانی نے ذاکر کے ہونٹوں میں مچلتی مسکراہٹ کو دیکھتے ہوئے کہا

"صاحب جی کھانا لگا دیا ہے "

ملکا کی آواز پر ذاکر ہانی کا بازو چھوڑ کر پیچھے ہوا

"ٹھیک ہے "

ملکا کچن کی طرف بڑھی.

.....

ماخر گھر آ کر عامرہ کے کمرے کی طرف بڑھا.

عامرہ بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی ماخر کو دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی.

"ابا جی "

"اپنا موبائل دو "

عامرہ نے موبائل ماخر کی طرف بڑھایا

"اباجی کیاام سے کوئی غلطی ہو گئی ہے " ؟

ماخر کچھ بھی کہے بغیر موبائل لے کر کمرے سے نکل گیا.

عامرہ واپس بیڈ پر بیٹھ گئی.

" پتہ نہیں ابانے کیوں ام کا موبائل لیا ہے ؟" کہتے ہوئے عامرہ نے سر ہاتھوں میں گرا لیا.

ماخر عامرہ کے کمرے سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا اور کمرے میں آ کر عامرہ کے موبائل میں سے ذاکر کا نمبر ڈھونڈنے لگا.

ذاکر کا نمبر ڈھونڈ کر پیج پر لکھ لیا اور عامرہ کے موبائل میں کال ریکارڈ راون کر دیا.

عامرہ کا موبائل نوکرانی کے ہاتھوں واپس عامرہ کو بھیج دیا اور صوفے پر بیٹھ کر ذاکر کے دشمنوں کو ڈھونڈنے کی ترکیبیں لڑانے لگا.

.....

کھانا کھا کر ہانی اور ذاکر کمرے میں چلے آئے.

ذاکر بیگ سے نائٹ ڈریس نکال کر واش روم کی طرف بڑھا اور ہانی بیڈ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی.

ذاکر نائٹ ڈریس پہن کر بیڈ پر آ کر لیٹ گیا.

"آپ بھی بیڈ پر سوئیں گے؟" ہانی نے حیران ہو کر سوال کیا

"ہاں بلکل "

"صوفے پر سو جائیں نا پلیز "

"نہیں "

"کیوں " ؟

"میرا بیڈ ہے "

ہانی برے برے منہ بناتی ہوئے بیڈ سے اتر گئی. تکیہ اور کمبل اٹھا کر صوفے کی طرف بڑھی.

ہانی کو لگا تھا ذاکر ہانی کو روک لے گا اور خود صوفے پر سونے کے لیے مان جائے گا مگر ذاکر نے ہنستے ہوئے آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگا.

ہانی نے غصے سے صوفے پر کمبل پھینکا اور تکیہ زور سے ذاکر کو مارا. ذاکر نے آنکھیں بند کیے ہوئے تکیہ کیچ کر کے سر کے نیچے رکھ لیا.

ہانی صوفے پر لیٹ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی.

.....

صبح کال کی آواز پر ذاکر کی آنکھ کھل گئی ہیکر کی کال دیکھ کر کال پک کر لی.

"ہاں بولو کیوں فون کیا ہے " ؟

"تم ابھی تک واپس انگلینڈ کیوں نہیں آئے " ؟

"آج شام کی فلائٹ ہے "

"اوکے گڈ انگلینڈ پہنچ کر سیدھے میرے پاس آنا "

"اوکے "

ذاکر ہیکر کی کال سن کر برے برے منہ بناتا ہوا بیڈ سے اتر گیا مگر ہانی کو دیکھ کر ذاکر کی ہنسی چھوٹ گئی.

ہانی ٹیبل اور صوفے کے درمیان اوندھے منہ گری بے خبر سو رہی تھی.

ذاکر کے ہنسنے کی آواز پر ہانی کی آنکھ کھل گئی ہانی نے سر اٹھا کر ذاکر کو دیکھا اور اٹھنے لگی مگر ٹیبل اور صوفے کے درمیان پھنسی ہونے کی وجہ سے اٹھ نہیں پا رہی تھی.

ذاکر ہنستے ہوئے ٹیبل کی طرف بڑھا اور ٹیبل کھینچ کر پیچھے کیا.

ہانی بال سمیٹ کر اٹھ کر کھڑی ہو گئی ذاکر ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگا. ہانی شرمندہ

شرمندہ سی آنکھیں سکیڑ کر ذاکر کو دیکھتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھی مگر ٹیبل سے ٹکرا کر زمین بوس ہو گئی .

ذاکر کی ہنسی چھوٹ گئی.

ہانی پاؤں پکڑ کر اٹھ بیٹھی اور رونے لگی. ذاکر سیریس ہو کر ہانی کی طرف بڑھا اور ہانی پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا .

"ٹیبل زیادہ زور سے لگا ہے "

ہانی نے روتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا.

"اوہ "

ذاکر نے ہاتھ بڑھا کر ہانی کے آنسوں صاف کیے اور کہا

"اچھا ہاتھ ہٹاؤ "

ہانی نے ہاتھ ہٹا لیا پیر کے انگوٹھے سے خون نکل رہا تھا ذاکر اٹھ کر کھڑا ہوا اور دراز سے فسٹ ایڈ بوکس نکال کر واپس بیٹھ گیا.

خون صاف کیا اور پٹی کرنے لگا ہانی کا رو رو کر برا حال ہو گیا تھا.

ذاکر نے پٹی کر کے ہانی کو ساتھ لگا لیا.

"ریلکس ہانی "

ہانی کو اپنے اندر سکون پھیلاتا ہوا محسوس ہوا.

.....

ملکا کی آواز پر ہانی جلدی سے ذاکر سے دور ہو گئی ذاکر ہانی کو دیکھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور دروازے کی طرف قدم بڑھائے.

"ذاکر نے ساتھ لگایا اور تم لگ گئی. ہانی حد ہے" ہانی خود کو ڈانٹتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھی.

ذاکر نے دروازہ کھول دیا

"صاحب جی کھانا تیار ہے "

"ادھر ہی لے آؤ "

ملکا کھانا لانے کے لیے کچن کی طرف بڑھی .

ذاکر دروازہ کھلا چھوڑ کر صوفے پر آ کر بیٹھ گیا.

ملکا نے کھانا کمرے میں ٹیبل پر لگا دیا .

کھانا کھا کر ذاکر بیگ پیک کرنے لگا

"ہانی "

ہانی بیڈ پر بیٹھی ذاکر کو بیگ پیک کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی.

"ہمم "

"آج شام کی فلائٹ ہے "

"تو "

ذاکر نے بیگ پیک کرنا چھوڑ کر ہانی کی طرف دیکھا

"تو کیا تم انگلینڈ جانے کے لیے تیار ہو " ؟

"ہمم "

"گڈ لیٹل گرل "

"ذاکر ام کو لیٹل گرل مت کہا کریں "

"کیوں " ؟

"ام کو بچوں والی فیلنگ آتی ہے" ذاکر کھل کر ہنسا

.....

ماخر انگلینڈ کی 5 سال سے لے کر اب تک کی ساری نیوز نکال کر دیکھنے لگا

"یہ شخص ام کی سمجھ سے باہر ہے ادریس کو بھی اریسٹ کروادیا حد ہے باپ کو تو بخش دیتا.

ذاکر نے ادریس کے ساتھ برا تو بہت کیا ہے مگر ادریس ذاکر کو نقصان نہیں پہنچائے گا اس

لیے ادریس ام کے کسی کام کا نہیں "

ماخر کو ذاکر کا صرف ایک ہی دشمن ملا تھا اور وہ تھا حمر .

ماخر انگلینڈ جانے کی ساری تیاری کر کے گھر سے نکل آیا اور ہوسپیٹل کا رخ کیا.

.....

ذاکر نے ہافرہ کی قبر پر فاتحہ پڑھی اور ہانی کو لیے ہوئے ائیر پورٹ کے لیے روانہ ہو گیا.

جہاز میں بیٹھ کر ذاکر نے ہانی کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر کے سر سیٹ کی پشت پر رکھ دیا اور

آہستہ سے کہا

"ہانی مجھے کبھی چھوڑ کر مت جانا" ہانی چپ چاپ بس ذاکر کو دیکھتی رہ گئی.

....

ہوسپٹل پہنچ کر ماخر نے خان کے روم کا رخ کیا.

علیزہ بیٹھی خان کو سوپ پلا رہی تھی.

"بہو پندرہ منٹ کے لیے باہر جاؤ. ام کو خان سے کچھ بات کرنی ہے"

علیزہ نے سوپ ٹیبل پر رکھا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے.

ماخر علیزہ کی جگہ پر آکر بیٹھ گیا اور ساری داستان خان کے گوش گزار دی

"ابا حضور ام اپنا بدلا خود لے گا "

"لیکن تمہیں تو ٹھیک ہونے میں ابھی کافی وقت لگے گا "

"ابا حضور جتنا بھی وقت لگے مگر ام اپنا بدلا خود ہی لے گا "

"ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو "

ماخر اٹھ کر باہر کی طرف بڑھا اور علیزہ کو اندر جانے کا اشارہ کرتا ہوا ہوسپیٹل سے نکل گیا.

.....

انگلینڈ پہنچ کر ذاکر نے ہانی کو ڈرائیور کے ساتھ گھر بھیج دیا اور دوسرے ڈرائیور کو کال کر کے اپنی کار منگوالی .

ذاکر کمپنی پہنچا تو سب بے تابی سے ذاکر کا انتظار کر رہے تھے جب سے کمپنی میں یہ خبر پھیلی تھی کے ذاکر کی والدہ کی ڈیتھ ہو گئی ہے تب سے سب افسردہ تھے.

ادریس کی گرفتاری کی بات کرنے سے ہیکر نے سب کو منا کر دیا تھا اس لیے کسی نے بھی ادریس کے بارے میں کوئی بھی بات نہیں کی تھی.

رات گئے تک ذاکر گھر آیا.

ہانی سو چکی تھی.

ذاکر بھی بیڈ پر گرتے ہی سو گیا.

صبح آنکھ کھلنے پر ذاکر کو بھی بیڈ پر سوئے ہوئے دیکھ کر ہانی چھلانگ لگا کر بیڈ سے اتر گئی پیر کے انگوٹھے میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی. ہانی درد کی وجہ سے رونے لگی.

ہانی کے رونے کی آواز پر ذاکر جاگ گیا اور ہانی کو پیر پکڑے بیڈ پر بیٹھے دیکھ کر کوھنی کے بل تھوڑا سا اوپر ہوا.

"ہانی رو کیوں رہی ہو ؟ "

ہانی نے غصے سے مڑ کر دیکھا

"آپ کی وجہ سے رو رہی ہوں "

ذاکر اٹھ بیٹھا اور خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"میری وجہ سے ؟ "

"ہاں آپ کی وجہ سے. دیوان پر نہیں سو سکتے تھے کیا " ؟

"تو یہ رونے والی بات ہے " ؟

"آپ کو بیڈ پر سوئے ہوئے دیکھ کر ام چھلانگ لگا کر نیچے اترا اور ام کے پاؤں میں درد ہونے لگا "

"اووف ہانی پاگل ہونے کی بھی حد ہوتی ہے "

"کیا مطلب " ؟

"کچھ نہیں تیار ہو جاؤ "

"کیوں " ؟

"یونیورسٹی نہیں جانا کیا " ؟

"اوہ اچھا. پر ام کے پاس تو کپڑے نہیں ہیں "

"ڈریسنگ روم میں جا کر وارڈروب کھولو کپڑے مل جائیں گے "

او کے کہتی ہوئی ہانی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی.

ذاکر ہنستے ہوئے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھا.

ہانی نے ڈریسنگ روم میں انٹر ہو کر ارد گرد دیکھا اور ایک دیوار پر ذاکر کی بے تہاشا تصویریں

لگی ہوئیں دیکھ کر دیوار کی طرف بڑھی.

تصویریں دیکھتے ہوئے ہانی کی ہاٹ بیٹ مس ہوئی.

"کیا کوئی اتنا بھی خوبصورت ہو سکتا ہے؟" ہانی خود سے سوال کرتی ہوئی ہنسنے لگی.

"ہانی اگر تم نے ڈریس چینج کر لیا ہے تو پلیز باہر آجاؤ" ذاکر کی آواز سن کر ہانی ہوش میں آگئی

"صرف دس منٹ اور دے دیں پلیز" ہانی کہتے ہوئے وارڈروب کی طرف بڑھی.

ڈریسز دیکھتے ہوئے منہ سے بے اختیار نکلا "واؤ "

ہانی بلیک کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس ریڈ دوپٹہ گلے میں لٹکا کر ڈریسنگ روم سے نکل آئی اور شیشے سامنے کھڑی ہو کر بال کھنگھی کرنے لگی.

ذاکر نے اچانک لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر ہانی کی طرف دیکھا اور ذاکر کی ہاٹ بیٹ مس ہوئی.

ہانی نے بالوں کو جوڑے کی شکل دے کر کیچر لگا لیا.

ذاکر دیوان سے اٹھ کر ہانی کے پیچھے جا کر کھڑا ہو گیا.

ہانی شیشے میں ذاکر کا عکس دیکھ کر مڑی اور سوالیا نظروں سے ذاکر کو دیکھنے لگی.

ذاکر نے کچھ دیر دیکھنے کے بعد ہانی کو قریب کیا اور کان میں سرگوشی کی

"ہنی میں تمہیں ایک منٹ نظر بھر کر دیکھ لوں تو مجھے تم سے محبت کرنے کی لاکھوں نئ وجہ مل جاتیں ہیں اور میں تم سے اور زیادہ محبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں "

"دیکھیں آپ ام کے ساتھ ایسی باتیں نا کیا کریں" ہانی نے دور ہونے کی کوشش کی.

ذاکر نے سمائل روکتے ہوئے ہانی کے بالوں سے کیچر نکال دیا.

"کیسی باتیں کیا کروں " ؟

ہانی نے برا سا منہ بنالیا

"چلو اسلامی باتیں کرتے ہیں"

"کیا مطلب " ؟

"جو عورت اپنے شوہر کو ناراض "....

"ذاکر ام لیٹ ہو رہے ہیں" ہانی نے ذاکر کی بات کاٹ کر کہا

ذاکر ہنستے ہوئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا.

.....

ہانی یونیورسٹی میں داخل ہوتے ہی ہوسٹل کی طرف بڑھی

"کہاں جا رہی ہو " ؟

"ثمرین سے ملنے "

"اوکے لیکچر شروع ہونے سے پہلے کلاس میں آجانا "

ہانی نے سر ہلا کر پھر سے ہوسٹل کی طرف قدم بڑھائے.

ذاکر کلاس روم کی طرف قدم بڑھانے لگا.

.....

ہانی نے ہوسٹل میں داخل ہو کر ثمرین کے کمرے کا رخ کیا.

ثمرین کلاس لینے کے لیے تیار ہو کر روم سے نکلی اور دروازہ لاک کرنے لگی.

ہانی لفٹ سے تھرڈ فلور پر پہنچی اور ثمرین کو دروازہ لاک کرتے دیکھ کر ہنستے ہوئے ثمرین کو آواز دی

"ثمرین "

ثمرین ہانی کی آواز سن کر آواز کی سمت دیکھنے لگی اور ہانی کو دیکھ کر ثمرین کا منہ کھلا رہ گیا.

ثمرین بیگ کتابیں وہیں پھینک کر بھاگتی ہوئی ہانی پاس آئی

"اوہ ہانی تم یہاں " ؟

"ہاں "

"اوف ہانی کیا تم اب نہیں جاؤ گی " ؟

"شاید "

"عامرہ نہیں آئی " ؟

"نہیں "

"کیوں " ؟

"ام ذاکر ساتھ آیا ہے "

"ہائے اللہ سچ میں " ؟

ہانی ہنسنے لگی. ثمرین ہانی کا ہاتھ پکڑ کر کمرے تک لائی اور بیگ کتابیں اٹھا کر دروازہ کھول دیا.

ہانی بیڈ پر بیٹھ گئی ثمرین بھی بیڈ پر چڑھ گئی اور آنکھیں سکیڑ کر کہا

"مجھے ساری ڈیٹیل بتاؤ لفظ لفظ لمحہ لمحہ "

ہانی نے گہرا سانس خارج کر کے سارا کچھ بتا دیا

ثمرین سب کچھ سن کر سکتے میں آ گئی.

ہانی نے ثمرین کو ہلایا

"کیا ہوا سکتے میں کیوں آ گئی ہو " ؟

"یار بس الفاظ ختم ہو گئے ہیں "

"کلاس لینے نہیں جانا کیا " ؟

ثمرین چیخ مار کر بیڈ سے اتری

"آج تو میری اسائنٹ سبمٹ ہونی تھی اف میں لیٹ ہو گئی ہوں چلو نکلو کمرے سے

جلدی "

ثمرین نے ہانی کا بازو پکڑ کر کمرے سے نکال دیا اور جلدی سے دروازہ بند کر کے بھاگی.

بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا

"ہانی یار پھر بات ہو گی سوری "

ہانی ہنسنے لگی.

.....

ہانی کلاس میں انٹر ہوئی اور ذاکر ساتھ آ کر بیٹھ گئی.

"ثمرین سے مل لیا " ؟

"ہمم"

سر کلاس میں داخل ہوئے ذاکر نے مزید بولنے کا ارادہ ترک کر دیا.

ہانی کو لیکچر بور نگ لگ رہا تھا اس لیے ارد گرد دیکھنے لگی. کلاس میں موجود ہر شخص کا جائزہ لیتے ہوئے ہانی کی نظر ایک ہنڈسم سے لڑکے پر پڑی. ہانی غور سے اس لڑکے کا جائزہ لینے لگی.

"واؤ"

ذاکر نے ہانی کی آواز سن کر ہانی کی طرف دیکھا اور ہانی کو لڑکے پر نظریں جمائے ہوئے دیکھ کر غصے میں آگیا. جلدی سے ہانی کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا.

"اگر میرے علاوہ کسی اور لڑکے کو دیکھا تو مار پڑے گی"

"ہائے اللہ ذاکر ہاتھ ہٹائیں"

"نہیں" ہانی ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی.

"پہلے وعدہ کرو میرے علاوہ کسی لڑکے کو نہیں دیکھو گی"

"ام صرف اس لڑکے کی ڈریسنگ دیکھ رہا تھا"

"وہ بھی نہیں دیکھو گی جلدی وعدہ کرو"

"ذاکر پہلے ہاتھ تو ہٹائیں "

سر نے ذاکر اور ہانی کو الجھتے ہوئے دیکھ کر غصے سے کہا

" What's going on ? "

ذاکر ہانی کی آنکھوں سے ہاتھ ہٹا کر سر کو دیکھنے لگا.

سر کے کلاس سے جاتے ہی ذاکر کلاس سے نکل گیا. ہانی بھی بھاگ کر ذاکر کے پیچھے کلاس سے نکل آئی

"ذاکر میری بات تو سن لیں "

ذاکر ہانی پر غصے سے بھری نگاہ ڈال کر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا یونیورسٹی سے نکل گیا.

ہانی بھی بھاگ کر یونیورسٹی سے نکل آئی.

ذاکر کار میں بیٹھ کر کار سٹاٹ کر رہا تھا ہانی کار کی طرف بڑھی اور کار کا دروازہ کھولنے لگی مگر دروازہ لاکڈ تھا. ہانی نے شیشہ بجایا ذاکر نے شیشہ نیچے کر کے کہا

"جس کو دیکھ رہی تھی نا اب اسی کے ساتھ واپس گھر آنا "

"ذاکر ام کے پاس تو ایک پاونڈ بھی نہیں ہے "

ذاکر بات سنی ان سنی کرتا ہوا کار بھگا لے گیا.

ہانی سر پکڑ کر بینچ پر بیٹھ گئی

"اووووووف حد ہے ذاکر پتہ نہیں تمہارے ساتھ کیا مسلہ ہے" ؟

کچھ دیر بعد ہانی کے دماغ میں آئیڈیا آیا. ہانی ہنستے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور ٹیکسی روک کر اندر بیٹھ گئی.

" Address plz "

" Zakir shah "

آدمی نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور ہانی کو دیکھ کر صرف سر ہلا کر رہ گیا.

....

ذاکر غصے سے بھرا گھر میں داخل ہوا اور کمرے میں آ کر غصے کی وجہ سے لیمپ کو ہاتھ مارا

لیمپ چھن کی آواز سے زمین پر گر کر ٹوٹ گیا.

ہانی نے ٹیکسی سے نکل کر کہا

" Wait "

اور بھاگ کر گھر میں داخل ہو گئی.

کمرے کا دروازہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا ہانی نے ہاتھ سے دروازہ پورا کھول دیا.

ذاکر سر ہاتھوں میں گرا کر بیڈ پر بیٹھا تھا

"ذاکر ٹیکسی والا باہر کھڑا ہے اسے پیسے دے کر آئیں "

ذاکر نے ہانی کی آواز پر سر اٹھا کر دیکھا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا

"کیوں میں کیوں دوں پیسے " ؟

"ذاکر...."ذاکر کی بات سن کر ہانی کا منہ کھلا رہ گیا.

ذاکر نے موبائل نکالا اور گن مین کو ٹیکسی والے کو پے کرنے کا میسج کر دیا

"سوری "

"مجھے تمہاری سوری نہیں چاہیے وعدہ کرو دوبارہ کسی لڑکے کو نہیں دیکھو گی صرف مجھے دیکھو گی "

"اوکے پرامس "

ذاکر کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی. ذاکر ہانی کی طرف بڑھا اور گال کھینچتے ہوئے کہا

"گڈ لیٹل سویٹ گرل "

.....

ماخر نے حمر کا نمبر اس کی آئی ڈی سے لے کر حمر کو کال کر لی

"کون " ؟

"ذاکر کا دشمن "

"کیا مطلب" ؟

ماخر نے ساری بات حمر کے گوش گزار دی

"ام کا بیٹا ابھی سہی نہیں ہوا جب سہی ہو جائے گا تب وہ انگلینڈ آئے گا "

"کب تک سہی ہو گا " ؟

"دو ماہ تک "

"ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا" کہہ کر حمر نے کال بند کر دی.

.....

"ذاکر ام کو الگ کمرہ چاہیے "

"کیوں " ؟

"آپ خود روز بیڈ پر سو جاتے ہیں اور ام کو دیوان پر سونا پڑتا ہے "

ذاکر نے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹا کر ہانی کی طرف دیکھا

"تو بیڈ پر سونے سے کس نے منا کیا ہے " ؟

"ام کو الگ روم چاہیے "

ذاکر کو شرارت سو جھی ذاکر ہنسنے لگا

"رینٹ دینے کے لیے پیسے ہیں " ؟

ہانی کا منہ کھلا رہ گیا

"ذاکر آپ اتنے امیر ہو کر بھی حد سے زیادہ کنجوس ہیں "

ذاکر سمائل روکنے لگا

"تم نے بتایا نہیں " ؟

"ام کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے "

"تو پھر تمہیں الگ روم کیسے دے دوں " ؟

"ذاکر...." ہانی منہ کے برے برے ڈیزان بنانے لگی

ذاکر کھل کر ہنسا

"اچھا چلو جو روم پسند ہے وہ لے لو "

ہانی ہنسنے لگی

"ذاکر آپ بہت اچھے ہیں "

ذاکر سمائل کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر کی طرف بڑھا.

ہانی نے ذاکر کا سارا سامان ساتھ والے روم میں شفٹ کر دیا اور ذاکر کا روم اپنے لیے سیٹ کر لیا تھا.

ذاکر رات کو واپس گھر آیا اور اپنے کمرے کی طرف قدم بڑھائے.

ہانی کو اپنے بیڈ پر سوئے ہوئے دیکھ کر حیران رہ گیا.

"ہو سکتا ہے ہانی نے الگ روم لینے کا فیصلہ بدل لیا ہو" کہتے ہوئے ذاکر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اور وارڈروب کھولی.

وارڈروب میں صرف ہانی کے ڈریس دیکھ کر کنفیوز ہو گیا.

"میرے ڈریس " ؟

ارد گرد دیکھا تصویریں بھی غائب تھیں.

"ہاہ یہ کیا؟ میری تصویریں کہاں گئیں " ؟

ذاکر ڈریسنگ روم سے نکل کر بیڈ پاس آکر کھڑا ہو گیا اسی لمحے ہانی نے کروٹ بدلی.

ہانی کے چہرے پر سجی معصومیت دیکھ کر ذاکر کی سانس ساکن ہو گئی اور ہانی کی آنکھ کے نیچے

براؤن تل پر نظر اٹک گئی.

کچھ دیر دیکھنے کے بعد ذاکر نے ہاتھ بڑھا کر تل کو چھوا. ہانی ذاکر کا لمس پا کر کسمسائی اور ہانی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی.

"یہ سمائل کیوں کر رہی ہے؟ کہیں خواب میں اس لڑکے..." ذاکر بولتا بولتا چپ ہو گیا اور غصے سے ہانی کو جھنجھوڑ کے رکھ دیا.

ہانی ہڑبڑا کر اٹھی اور ذاکر کو ماتھے پر بل ڈالے بیڈ پاس کھڑے دیکھ کر غصے میں آ گئی.

"کیا مسلہ ہے ؟ "

"تم سوتے ہوئے سمائل کیوں کر رہی تھی؟" ذاکر نے آنکھیں سکیڑ کر سوال کیا

"ہاہ اب آپ ام کی سمائل پر بھی پابندی لگاؤ گے "

"مجھے بتاؤ تم سمائل کیوں کر رہی تھی ؟ "

"اووووف ذاکر ام کو کیا پتہ ام تو سو رہا تھا" ہانی نے ماتھے پر بل ڈال کر کہا

ذاکر ہانی کو گھورنے لگا

"اس لیے اٹھایا تھا؟" ہانی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکتے ہوئے کہا

"میرے ڈریسز کہاں ہیں ؟ "

"آپ کے کمرے میں ہیں "

"میرے کمرے میں؟"ذاکر نے خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"جی "

"مگر وارڈروب میں تو صرف تمہارے ڈریس ہیں "

"آپ کے ڈریس آپ کے کمرے میں ہیں یہ ام کا کمرہ ہے "

ذاکر کا منہ کھلا رہ گیا

"یہ میرا کمرہ ہے"ذاکر نے غصے سے کہا

"ہے نہیں تھا.اب یہ ام کا ہے "

ذاکر ہانی کو گھورنے لگا

"یہ میرا کمرہ ہے ."

ہانی بیڈ سے اتر گئی اور ذاکر کی طرف قدم بڑھانے لگی

"یہ اب ام کا کمرا ہے آپ کا کمرہ ساتھ والا ہے "

ذاکر اچانک رک گیا ہانی ذاکر کے سینے سے جا لگی.ذاکر نے جھک کر ہانی کو اٹھایا اور دروازے کی طرف قدم بڑھائے.ہانی ذاکر کے بازؤں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی.

"ذاکرام کو نیچے اتارو" ہانی نے ذاکر کا کالر پکڑ کر کہا

ذاکر چپ چاپ کمرے سے نکلا اور ساتھ والے کمرے کے دروازے کو پاؤں سے کھول کر اندر داخل ہوا.

بیڈ پاس جا کر بازو ہٹائے ہانی بیڈ پر گر گئی .

"وہ میرا کمرہ ہے الگ رہنے کا شوق ہے تو یہاں رہو "

"ذاکر " ...

"اب کچھ کہا نا تو "...

ذاکر وارن کرتا ہوا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اور نائٹ ڈریس نکال کر ہانی کو دیکھتے ہوئے کمرے سے نکل گیا.

"پتہ نہیں یہ کیا چیز ہے؟ اچھی بھلی سو رہی تھی مگر ہضم ہی نہیں ہوتا اس سے" ہانی کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی

"اگر ام کو اس سے ڈر نا لگتا ہوتا تو ام آج اس کو اچھے سے سبق سکھاتا "

ہانی بڑبڑاتے ہوئے سو گئی.

ذاکر ڈریس چینج کر کے بیڈ پر لیٹ گیا اور سونے کی کوشش کرنے لگا مگر نیند کی دیوی

مہربان ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی.

ذاکر بیڈ سے اتر کر ہانی کے کمرے کی طرف بڑھا ہانی بے خبر سو رہی تھی.

ہانی کے برابر لیٹ کر ہانی کو کھینچ کر اپنے بازوؤں میں چھپا لیا اور پیشانی پر ہونٹ رکھ دیے ہانی نے جھٹ سے آنکھیں کھول لیں اور خود کو ذاکر کے حصار میں دیکھ کر تڑپ اٹھی

"ذاکر ام کو چھوڑو "

"نہیں "

ہانی خود کو چھوڑوانے کی کوشش کرنے لگی .

ہانی نے جی جان لگا کر بازو ہٹانے کی کوشش کی مگر بے سود.

"ذاکر .... "

ذاکر نے گرفت مظبوط کر کے کان میں سرگوشی کی

" Aşkım " (My love)

"مطلب ؟ "

ذاکر نے ہنستے ہوئے ہانی کو چھوڑ دیا. ہانی شرٹ سیدھی کرتی ہوئی تھوڑی دور ہو کر لیٹ گئی.

"آپ ام کے کمرے میں کیوں آئے ہیں " ؟

"منے نیند کو نو آوے ہے "

"ذاکر اردو میں بات کریں یہ آپ کیا بولی جا رہے ہیں " ؟

"مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو میں نے سوچا تمہاری نیند بھی اڑا کر آتا ہوں "

ذاکر کی بات سن کر ہانی نے آنکھیں بند کر لیں اور سونے کی کوشش کرنے لگی.

"ہانی پلیز سونا مت "

"ام کو نیند آ رہی ہے آپ بھی اپنے کمرے میں جا کر سو جائیں "

ذاکر برے برے منہ بناتا ہوا بیڈ سے اتر گیا اور اپنے کمرے میں آ کر لیپ ٹاپ اون کر لیا.

لیپ ٹاپ چلاتے چلاتے ذاکر دیوان پر ہی سو گیا.

.....

ذاکر کے کمرے سے نکلتے ہی ہانی نے اٹھ کر جلدی سے دروازہ لاک کر لیا کہ کہیں پھر سے

ذاکر نا آ جائے اور سونے کے لیے لیٹ گئی.

صبح ہانی کی آنکھ کھلی اور ٹائم دیکھ کر ہانی چھلانگ لگا کر بیڈ سے اتر گئی

"اووووف اتنا زیادہ ٹائم ہو گیا ہے ذاکر تو یونیورسٹی چلے گئے ہوں گے "

ہانی جلدی جلدی تیار ہو کر ذاکر کے کمرے میں چلی آئی ذاکر گود میں لیپ ٹاپ رکھے بے خبر سو رہا تھا.

"آئی ذاکر سوتے ہوئے کتنا کیوٹ لگ رہا ہے "

ہانی بغیر آواز پیدا کیے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی دیوان پاس آ کر کھڑی ہو گئی اور لیپ ٹاپ اٹھا کر ٹیبل پر رکھ دیا.

"ہائے اللہ دل کر رہا ہے ذاکر کو ہی دیکھی جاؤں کتنا معصوم لگ رہا ہے "

ہانی آنکھوں میں پیار سموئے پچھلے آدھے گھنٹے سے کھڑی ذاکر کو دیکھ رہی تھی اور دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز پر اچھل پڑی

"اللہ اللہ ڈرا کے رکھ دیا "

ہانی دروازے کی طرف بڑھی اور دروازہ کھول دیا

"صاحب جی " ؟

"سو رہے ہیں "

"وہ ناری آیا ہے صاحب جی سے ملنے "

ہانی نے رستہ چھوڑ کر اندر آنے کا اشارہ کیا

"آپ خود اٹھا دیں بی بی جی "

ہانی نے سر ہلایا اور کمرے کا دروازہ بند کر کے ذاکر کی طرف قدم بڑھائے

"ذاکر اٹھ جائیں ناری نامی شخص آپ سے ملنے آیا ہے "

"ہمم" کہہ کر ذاکر نے کروٹ بدل لی اور پھر سے سو گیا. ہانی ذاکر کے بالوں کو چھیڑنے لگی. بالوں میں انگلیوں کا لمس محسوس ہونے پر ذاکر نے آنکھیں کھول لیں اور ہانی کو بال چھیڑتے ہوئے دیکھ کر حیران رہ گیا

"ہانی "

ہانی جلدی سے پیچھے ہٹی

"وہ دراصل کوئی ناری نامی شخص آپ سے ملنے آیا ہے "

ناری کا نام سن کر ذاکر اٹھ کھڑا ہوا اور باہر کی طرف قدم بڑھائے.

ہانی خاموشی سے ذاکر کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی.

"بی بی جی کھانا ڈائینگ ٹیبل پر لگا دیا ہے "

"ہاں ٹھیک ہے "

ہانی نیچے کی طرف بڑھی اور ڈائینگ ٹیبل پر ذاکر کے ساتھ ایک اجنبی لڑکے کو دیکھ کر

کنفیوز ہو گئی.

"ڈائینگ ٹیبل پر جاؤں یا نا جاؤں " ؟

"اووف ام نے تو ذاکر سے وعدہ کیا ہوا ہے "ہانی جلدی سے واپس سیڑیاں چڑھ کر اوپر آ گئی.

"ذاکر انکل کے بارے میں مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی "ناری نے ڈرتے ڈرتے کہا

ذاکر نے سوالیا نظروں سے ناری کو دیکھنے لگا

"وہ دراصل انکل کی طبیت خراب رہنے لگی ہے اکثر بے ہوش ہو جاتے ہیں اور اکثر پاگلوں کی طرح خود سے گفتگو کرنے لگتے ہیں ہر وقت ان کی زبان پر تمہارا نام رہتا ہے

ذاکر پلیز انہیں معاف کر کے جیل سے نکلوالو "

ذاکر خاموشی سے ڈائینگ ٹیبل سے اٹھ گیا.

"ذاکر کچھ تو کہو "ناری نے بے بسی سے کہا مگر ذاکر خاموشی سے سیڑیاں پار کر گیا.

ذاکر کمرے میں داخل ہوا اور ہانی کو کمرے میں پا کر ٹھٹکا.

"کوئی کام تھا؟"ذاکر نے موبائل بیڈ پر پھینک کر ہانی سے سوال کیا"آج یونیورسٹی نہیں جانا " ؟

"میرا موڈ نہیں ہے تم چلی جاؤ "

ہانی کا منہ کھلا رہ گیا

"یہ کیا بات ہوئی موڈ نہیں ہے " ؟

ذاکر شرٹ اتار کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھا اور زور سے دروازہ بند کیا. ذاکر کے موبائل پر کال آنے لگی

"ذاکر آپ کے موبائل پر کال آرہی ہے "

"یس کر کے سپیکر اون کر دو "

ہانی نے کال یس کر کے سپیکر اون کر دیا

"ذاکر کچھ تو رحم کھاؤ وہ تمہارے والد ہیں اگر ان سے غلطی ہو گئی ہے تو تم معاف بھی تو کر سکتے ہو نا جیل میں وہ کچھ دن اور رہے تو مر جائیں گے "ناری نے افسردہ لہجے میں کہا

ذاکر فٹافٹ ڈریسنگ روم سے نکل آیا.

ہانی ناری کی بات سن کر حیران رہ گئی

ذاکر نے بیڈ سے موبائل اٹھا کر سپیکر اوف کر دیا

"ناری اس ٹوپک پر پھر کبھی بات کریں گے ابھی میں کال بند کرنے لگا ہوں "اور ناری

کے بولنے سے پہلے کال بند کر دی.

"ذاکر آپ کے بابا آپ کی وجہ سے جیل گئے ہیں ؟ "

ذاکر نے مڑ کر دیکھا

"نہیں وہ اپنی وجہ سے جیل گئے ہیں "

"کیا آپ ساری بات بتائیں گے ؟ "

"نہیں فل حال بلکل نہیں "

ہانی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی ذاکر پاس آکر کھڑی ہو گئی اور ذاکر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا.

"ذاکر ہافرہ آپ کی والدہ کا نام تھا ؟ "

ذاکر جو ہانی کے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو گھور رہا تھا چونکا

"ہمممم "

"کیا دادی ماں ان کی سوتیلی ماں تھیں ؟ "

"ہمممم "

"آپ کے بابا جیل کیوں گئے ہیں ؟ "

"ہانی "....

"ذاکر پلیز ام کو سب کچھ جاننا ہے "ہانی نے ذاکر کی بات کاٹ کر التجا سے بھرے لہجے میں کہا

ذاکر نے گہرا سانس خارج کیا اور بیڈ کی طرف بڑھا. ہانی بھی ذاکر کا ہاتھ پکڑے ہوئے بیڈ پر ذاکر کے برابر بیٹھ گئی.

"مام کی پیدائش کے وقت نانو کی ڈیتھ ہو گئی تھی. مام کو نانا ابو نے اپنی والدہ کے حوالے کر کے فاخرہ خان سے دوسری شادی کر لی تھی. مام آٹھ برس کی ہوئیں تو نانا ابو کی والدہ کی ڈیتھ ہو گئی مجبورن نانا ابو مام کو اپنے گھر لے گئے. فاخرہ مام کو دیکھ کر غصے میں آ گئیں اور نانا ابو سے لڑنے لگیں فاخرہ کو اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں نور خان یعنی نانا ابو اپنی ساری جمع پونجی مام کی شادی پر نا لگا دیں اور ان کی بیٹی آخرہ کے لیے کچھ نا بچے. فاخرہ سارا دن مام کو گالیاں نکالتیں پیٹتیں کے تم ہو ہی منحوس دنیا میں آتے ہی اپنی ماں کو مار دیا اور اب میری بیٹی کے حق پر بھی ڈاکا ڈالنے کی کوششوں میں لگی ہوئی ہو. ایسے ہی سات برس گزر گئے فاخرہ نے بہت کوشش کی کہ مام کو کسی نا کسی طرح اس گھر سے نکلوا دیں مگر ان کی کوئی ترکیب کام نا آئی. فاخرہ نے ایک آدمی کو پیسے دے کر مام کا ریپ کرنے کے لیے راضی

کر لیا. "ذاکر کی آنکھوں سے آنسوں کی لڑی جاری ہو گئی ہانی بھی مشکل سے آنسوں روک رہی تھی

ذاکر پھر سے گویا ہوا

"آخرہ کو مام سے ہمدردی تھی وہ اکثر مام کے لیے فاخرہ سے بھی لڑ جاتیں تھیں. آخرہ نے چپکے چپکے فاخرہ کی ساری باتیں سن لیں تھیں اس لیے مام کو جا کر سب بتا دیا اور کہا عزت لٹانے سے بہتر ہے کہ تم گھر سے بھاگ جاؤ. مام اپنی ساری جمع پونجی لے کر گھر سے بھاگ گئیں. سڑکوں اور پارکوں میں دھکے کھاتے ہوئے ایک دن انھیں ایک عورت ملیں جن کی کوئی اولاد نا تھی. مام کو پھٹے پرانے کپڑوں میں دیکھ کر اس عورت نے مام کو اپنی بیٹی بنانے کا فیصلہ کر لیا اور یوں مام کو وہ اپنے گھر لے گئیں. سہی کہتے ہیں جب کوئی ہاتھ اور ساتھ چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالی کوئی نا کوئی انگلی پکڑنے والا بھیج ہی دیتا ہے. وہ عورت مام کے لیے فرشتہ ثابت ہوئیں. وہ ترکی کی رہنے والی تھیں اور کچھ دنوں کے لیے اپنے رشتے داروں کے پاس پاکستان رہنے آئیں تھیں. مام کو وہ اپنے ساتھ ترکی لے گئیں مام کو بیٹی کا درجہ دیا ان کی اچھے سے دیکھ بھال کی اور جب مام شادی کی عمر کو پہنچیں تو ان کی شادی ادریس شاہ سے کروادی یعنی میرے بابا کے ساتھ. مام کی شادی کے بعد اس فرشتہ صفت

عورت کاانتقال ہو گیااوران کی ساری جائداد مام کے نام ہو گئی. مام کی جائداد بیچ کر بابامام کو لے کر یہاں آ گئےاور مام کے پیسوں سے امپائر کھڑا کر لیا. مام شروع شروع میں بابا کے ساتھ کمپنی جاتیں تھیں لیکن میری پیدائش کے بعد مام دوبارہ کمپنی نہیں گئیں یوں بھی کہاجاسکتاہے کہ بابانے جانے نادیا. جب میں سیکنڈ ائیر میں تھاتب میری مام اور ڈیڈ کے درمیان بے تہاشہ ان بن ہونے لگی اور ایک دن جب میں گھر آیاتو بابانے بتایامیری مام کسی آدمی کی محبت میں پاگل ہو کر ہمیں چھوڑ گئیں ہیں. مام کے جانے کے بعد دوماہ کے لیے میں نے خود کو کمرے میں بند کر لیااور ہر کسی سے نفرت کرنے لگا بلخصوص عورت ذات سے. دوماہ بعد کمرے سے نکلنے والاذاکر کمرے میں داخل ہونے والے ذاکر سے مکمل طور پر مختلف تھا. میں نے خود کو پڑھائی اور ماڈلنگ میں بزی کر لیا.

ماخراور ناصر بابا سے ایک میٹنگ میں ملے اوران کے درمیان دوستی ہو گئی وہ اکثر گھر میں آنے لگے.

گھر میں مام کی تصویر دیکھ کر ماخراور ناصر مام کو پہچان گئے .

مام کے بارے میں بابا سے پوچھاتوانہوں نے جو کہانی مجھے سنائی تھی ان کو بھی سنادی. ماخر اور ناصر کو بابا کے ایلیگل بزنس کا پتہ چلاتوانہوں نے بابا کواریسٹ کروادیا. بابانے اپنے

سور سیسز کو استعمال کرتے ہوئے ایک رات میں ہی اپنی بیل کروالی اور ماخر' ناصر کو پاکستان بھیجوادیا. بابا نے اس واقع کو میرے سامنے ایسے پیش کیا کہ ماخر اور ناصر نے پیسے کے لالچ میں ان کو جیل بھیج دیا تھا اور اب پیسہ لے کر پاکستان چلے گئے ہیں. میں نے بھی کوئی خاص نوٹس نہیں لیا .

جب یونیورسٹی جوائن کی تو یونیورسٹی میں مجھے تم سے پیار ہو گیا اور تمہارے انکار نے مجھے تپا دیا. تمہیں کڈنیپ کر کے شادی کرنے کا سوچ کر میں پر سکون ہو گیا تھا مگر جب مجھے پتہ چلا کہ تم ناصر کی بیٹی ہو تو میں نے تمہیں نکاح نامہ نا دینے کا فیصلہ کر لیا تھا. ہماری شادی کے بعد تم پاکستان چلی گئی اور مجھے پتہ چلا کہ مام کو دماغ کا سرطان ہے میں سب کچھ بھول کر ان کے پاس چلا گیا انہوں نے مجھے بابا کی ساری سچائی بتادی پھر میں نے بابا کے خلاف ثبوت ڈھونڈ کر انہیں اریسٹ کروادیا اور مام کو لے کر پاکستان آگیا جس دن مام کی ڈیتھ ہوئی تھی اسی دن خان نے تمہیں زندہ دفنایا تھا اور میں اپنی مام کی قبر پر آیا تھا مگر مجھے وہاں تم مل گئی " .

ذاکر نے بات مکمل کر کے گہرا سانس خارج کیا. ہانی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے.

ذاکر نے ہمت کر کے ہانی کی طرف دیکھا اور کہا

"تمہاری سزا ختم ہو گئی ہے ہانی کیا تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو؟ یا مجھ سے طلاق لینا چاہتی ہو " ؟

ہانی خاموشی سے ذاکر کو دیکھنے لگی

"بتاؤ ہانی جو تم چاہو گی وہی ہو گا "

ہانی کے منہ سے بے اختیار نکلا

"ام کو فیصلہ کرنے کے لیے تین ماہ کا ٹائم دے دو "

ذاکر کو اپنے اندر سکون پھیلاتا ہوا محسوس ہوا.

"ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو "

ہانی ذاکر کا ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑی ہوئی.

"آپ نے اپنے بابا کے بارے میں کیا سوچا ہے؟ ان کو معاف نہیں کریں گے " ؟

"ہانی پلیز مجھے اس بارے میں فل حال کوئی بات نہیں کرنی "

ہانی چپ کر گئی اور باہر کی طرف قدم بڑھائے.

ڈرائیور ساتھ یونیورسٹی آ گئی اور اپنی کلاس کی طرف قدم بڑھائے.

ہانی کلاس میں موجود ہو کر بھی کلاس میں نہیں تھی بار بار دھیان بھٹک کر ذاکر کی طرف

چلا جاتا تھا.

.....

شام تک یونیورسٹی میں بھٹکتی رہی اور آخر کار تنگ آکر واپس گھر آ گئی.

ہانی بغیر آواز پیدا کیے ذاکر کے کمرے میں داخل ہوئی اور ذاکر کی پشت دروازے کی طرف ہونے کی وجہ ذاکر کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے لگی.

"ہانی میں فرنٹ سایڈ سے زیادہ خوبصورت ہوں" ذاکر نے لیپ ٹاپ سے نظر ہٹائے بنا کہا

ہانی گڑبڑا گئی

"آپ کو ام کی موجودگی کا کیسے پتا چلا " ؟

ذاکر چیر سے اٹھ کھڑا ہوا اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے ہانی پاس آکر کھڑا ہو گیا.

بازو سے پکڑ کر قریب کیا اور کان میں سرگوشی کی

" Aşkım Trust me! I can feel you "

ہانی کی ہاٹ بیٹ مس ہوئی. خود کو نارمل کر کے ہانی نے کہا

"ذاکر وہ دراصل ان تین ماہ میں ام ہوسٹل رہنا مانگتا ہے "

ذاکر پیچھے ہوا

"کیوں " ؟

"پلیز ام چاہتا ہے کہ ان تین ماہ میں ام اجنبیوں کی طرح رہیں نو کال نو مس کال نو میسج نو فیس ٹو فیس بات چیت "

"اوکے "ذاکر نے ناچاہتے ہوئے بھی ہانی کی بات مان لی

" تھینکس ذاکر آپ بہت اچھے ہیں "

"بیگ پیک کر لینا کل صبح میں تمہیں ہوسٹل چھوڑ آؤں گا اور ہاں پیسے ہر ماہ تمہارے اکاؤنٹ میں آجائیں گے "

ہانی نے ہمم کہہ کر باہر کی طرف قدم بڑھائے.

.....

ہانی پیکنگ کرنا چھوڑ کر بیڈ پر بیٹھ گئی.

"ذاکر سے دور جانے کو ام کا دل نہیں مان رہا مگر یہ ضروری ہے. ام کو جاننا ہے کہ کیا ام کو ذاکر سے پیار ہو گیا ہے یا نہیں "کہتے ہوئے ہانی پھر سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پیکنگ کرنے لگی.

.....

ذاکر ہانی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا مگر ہانی جانا چاہتی تھی تو وہ کیسے روک سکتا تھا.

صبح ذاکر ہانی کو لیے یونیورسٹی آگیا اور ثمرین کے روم میں چھوڑ کر جانے کے لیے باہر کی طرف قدم بڑھائے

"ذاکر "

ذاکر رک گیا .

"آپ ام سے ناراض ہیں " ؟

"نہیں تو "

"آپ کے فیس سے لگ رہا ہے "

ذاکر چپ کر گیا

ہانی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی ذاکر کے قریب آکر کھڑی ہو گئی اور ذاکر کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا

"ڈونٹ بی سیڈ "

ثمرین کمرے میں داخل ہوئی اور ہانی کو ذاکر کے ہاتھ پکڑے کھڑی دیکھ کر کہا

"ہانی" ہانی جلدی سے ذاکر کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوئی.

"اوکے بائے میں جا رہا ہوں تین ماہ بعد اسی تاریخ کو لینے آؤں گا" ہانی نے سر ہلا دیا.

ثمرین کو سلام کہتے ہوئے ذاکر کمرے سے نکل گیا.

"ہانی یہ سب کیا ہے " ؟

ہانی نے ثمرین کو سب کچھ بتا دیا

"اوہ ویسے ہانی تم نے تین ماہ کیوں مانگے ہیں " ؟

"یہ جاننے کے لیے کہ ام کو ذاکر سے محبت ہے کہ نہیں "

"اوہ سہی "

.....

شام کے وقت ہانی ثمرین کو لیے یونیورسٹی سے نکل آئی اور دونوں فٹ پاتھ پر چلنے لگیں. ہانی چلتے ہوئے ارد گرد دیکھ رہی تھی کہ اچانک ہانی کے قدم رک گئے. ثمرین ہانی کو دیکھنے لگی اور ہانی کی نظروں کے تاقب میں دیکھا.

"اس کو گھور کیوں رہی ہو " ؟

"ام کو یہاں سے فائٹنگ سیکھنی ہے "

ثمرین نے ماتھے پر ہاتھ مارا

"اووف ہانی "

"کیا ہوا " ؟

"ذاکر "

"ان کو بتانا کس نے ہے ام تو بلکل نہیں بتائے گا اور تم بھی نہیں بتاؤ گی. آجاؤ اب اندر چلتے ہیں "

ثمرین کا ہاتھ پکڑ کر ہانی کھینچتی ہوئی اندر لے گئی.

.....

ہانی صبح کے ٹائم کلاسسز لیتی تھی اور باقی ٹائم میں فائٹ سیکھنے جاتی تھی ثمرین کے منا کرنے کے باوجود ہانی باز نا آئی.

..... تین ماہ پورے ہونے سے ایک دن پہلے .....

خان مکمل طور پر ٹھیک ہو گیا تھا اور آج انگلینڈ آگیا تھا.

خان نے انگلینڈ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی حمر کو کال کر لی

"کون " ؟

"خان "

"اوہ کیا تم ٹھیک ہو گئے ہو " ؟

"ہاں اور اس وقت انگلینڈ میں موجود ہوں "

"کب آئے " ؟

"ابھی "

"ٹھیک ہے تم ائیر پورٹ پر رکو میرا ڈرائیور تمہیں پک کرنے آرہا ہے "

"ٹھیک ہے "

خان حمر کے ڈرائیور کا انتظار کرنے لگا.

کچھ دیر بعد حمر کا ڈرائیور ائیر پورٹ پہنچ گیا اور خان ڈرائیور کے ساتھ حمر کے محل نما گھر میں داخل ہوا.

خان گاڑی سے اترا اور اندر کی طرف بڑھا.

گارڈ خان کو گیسٹ روم میں چھوڑ کر باہر کی طرف بڑھا.

خان بے صبری سے حمر کا انتظار کر رہا تھا اور حمر کو آتا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

"نائس ٹو میٹ یو مسٹر خان "

"سیم ٹویو.ام کو کل شام تک واپس جانا ہے "

"اوکے "

"کیا سوچا ہے ذاکر کے بارے میں "؟

"کل صبح ذاکر کی کار کی بریک فیل کروا دینی ہے "

خان کے چہرے پر کمینگی سے بھری مسکراہٹ پھیل گئی

"گڈ "

"سارا انتظام ہو گیا ہے بس صبح ہونے کی دیر ہے ہمارا آدمی ذاکر کی کار کی بریک فیل کر دے گا آگے ذاکر کی قسمت "

دونوں ہنسنے لگے.

.....

صبح ہونے سے کچھ دیر پہلے حمر کا آدمی ذاکر کے گھر میں گھسا اور چوری چھپے ذاکر کی گاڑی کی طرف بڑھا.

بریک فیل کر کے جہاں سے گھر میں گھسا تھا وہیں سے نکل گیا اور حمر کو کال پر کام ہو جانے کی اطلاح دے دی.

....

ذاکر کی رات آنکھوں میں کٹی تھی.

"یہ صبح کیوں نہیں ہو رہی مجھے ہانی پاس جانا ہے "

اللہ اللہ کر کے صبح ہوئی ذاکر جلدی جلدی تیار ہو کر گاڑی کی چابی لیے گھر سے نکل آیا.

کار میں بیٹھ کر کار سٹاٹ کی اور مین ڈور سے نکل کر یونیورسٹی کا رخ کیا.

کار چلاتے ہوئے اچانک سامنے ایک چھوٹا بچہ آ گیا ذاکر نے بریک لگائی مگر بریک لگ ہی نہیں رہی تھی ذاکر نے جلدی سے سٹیرنگ گھمایا اور گاڑی سامنے سے آتے ٹریک سے ٹکرا کر اچھلتی ہوئی دور جا گری لوگ بھاگتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھے امبولینس کو کال کر کے بلوایا گیا اور امبولینس ذاکر کو ہوسپٹل لے گئی.

.....

ہانی نے صبح صبح اٹھ کر اپنا بیگ پیک کیا. ہانی کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے.

"ہائے اللہ آج ذاکر مجھے لینے آئیں گے ذاکر آپ نہیں جانتے مجھے آپ سے کتنی محبت ہے "کہتے ہوئے ہانی چھلانگیں لگانے لگی

) تین ماہ میں ہانی نے سہی سے اردو بولنا سیکھ لیا تھا اور فائٹ بھی کافی حد تک سیکھ گئی تھی.

ان تین ماہ میں ہانی اپنے ادارے کی سب سے بہترین سٹوڈنٹ بن گئی تھی (

ہانی چھلانگیں لگاتی ہوئی روم سے نکل گئی اور یونیورسٹی کے مین گیٹ کی طرف قدم بڑھائے.

ذاکر کے لیے گفٹ لینے گفٹ شاپ میں چلی گئی اور گھڑی خرید کر فلاور شاپ سے ہر قسم کے پھول لے کر ہوسٹل کی طرف روانہ ہوئی.

ہوسٹل پہنچ کر ہانی ہنستی مسکراتی کمرے میں آگئی. ثمرین سیرس بیٹھی نیوز دیکھ رہی تھی ثمرین کی عادت تھی وہ منہ بعد میں دھوتی تھی پہلے نیوز دیکھتی تھی.

ہانی بوکے اور گفٹ بیڈ پر رکھ کر مڑی اور اچانک ٹی وی پر نظر پڑی ذاکر کے کومہ میں جانے کی ہیڈ لائن چل رہی تھی ہانی بیٹھتی چلی گئی

"ذاکر "

ثمرین جلدی سے بیڈ سے اتر کر ہانی کی طرف بڑھی. ہانی بے ہوش ہونے والی ہو گئی ثمرین نے جلدی جلدی گلاس میں پانی ڈال کر ہانی کی طرف بڑھایا .

.....

خان اور حمر نے ذاکر کے کومہ میں جانے کی خبر پر پارٹی ارینج کی تھی.

پارٹی ختم ہوتے ہی خان ائیر پورٹ کے لیے نکل گیا اور ائیر پورٹ پہنچ کر خان نے ماخر کو فون کر کے سب بتا دیا.

.....

ثمرین ہانی کو لیے ہوسپٹل پہنچی اور دونوں بھاگتے ہوئے روم میں داخل ہوئیں.

ذاکر دنیا جہان سے بے خبر بیڈ پر بے سود پڑا تھا. ہانی کے آنسوں ابل ابل کر باہر آ رہے تھے

ہانی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی ذاکر کی طرف بڑھی.

.....

ناری ساری انوسٹیگیشن کر کے ہوسپٹل پہنچا.

ہانی ایک دن سے بھوکی پیاسی ذاکر کے پاس بیٹھی تھی. ثمرین نے ہانی کو کھلانے پلانے کی بہت کوشش کی مگر ہانی بس خالی نظروں سے ثمرین کو دیکھتی رہ گئی.

ناری روم میں انٹر ہوا اور ہانی کی طرف بڑھا

"بھابھی "

ناری کی آواز پر ہانی نے ذاکر سے نظریں ہٹا کر ناری کو دیکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی

"ذاکر کی کار کی بریکس فیل کی گئیں تھیں" ناری نے آہستہ آواز میں کہا

"کس نے " ؟

"خان اور حمر نے "

"خان "غصے کی وجہ سے ہانی کی آنکھوں میں خون اتر آیا

"حمر کو اریسٹ کر لیا گیا ہے مگر خان کو اریسٹ نہیں کیا جا سکا کیونکہ وہ پاکستان میں ہے

"

"خان سے بدلا میں خود لوں گی "

"بھابھی آپ "

"ہاں میں "

"لیکن "...

ثمرین چپ چاپ کھڑی ناری اور ہانی کی باتیں سن رہی تھی.

ہانی نے ثمرین کو کہا

"کیا تم میرے واپس انگلینڈ آنے تک ذاکر کے پاس رکو گی " ؟

"ہانی ایک بار پھر سوچ لو اس شخص نے تمہیں زندہ دفنا دیا تھا تم اس سے بدلا کیسے لو گی

؟ "

"تب میں اور اب میں بہت فرق ہے. تم رکو گی یا نہیں؟" ہانی نے سخت لہجے میں کہا

"ٹھیک ہے میں ذاکر کے پاس ہی رہوں گی "

ناری نے بولنا چاہا مگر ہانی نے ہاتھ کے اشارے سے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور ذاکر کے بالوں کو چھوتے ہوئے پیشانی پر ہونٹ رکھ دیے "ذاکر میں وعدہ کرتی ہوں خان سے بدلہ لیے بغیر واپس نہیں آؤں گی" اور باہر کی طرف قدم بڑھے.

.....

ہوسٹل پہنچ کر سیٹ بک کروائی اور چند ایک ضرورت کی چیزیں بیگ میں رکھ کر ملکا کو کال کر لی.

"کون " ؟

"ہانی "

"بی بی جی آپ " ؟

"ہاں میں "

ساری تفصیل بتا کر کال بند کی اور ائیر پورٹ کے لیے ہوسٹل سے نکل گئی.

.....

ملکا ہانی کے کہنے کے مطابق ائیر پورٹ پر ہانی کا انتظار کر رہی تھی ہانی ملکا کو دیکھ کر ملکا کی طرف بڑھی.

"خان کا پتہ لگوالیا ؟ "

"جی بی بی جی "

"کہاں ہے ؟ "

"فیکڑی میں ہے "

"گڈ سیدھا فیکڑی چلتے ہیں "

ٹیکسی روک کر ہانی اور ملکا اس میں بیٹھ گئیں اور فیکڑی کا رخ کیا.

فیکڑی کے سامنے گاڑی رکی اور ہانی نے ملکا کو گارڈز کو کال کرنے کا اشارہ کیا.

ملکا کے کال کرنے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد کافی سارے گارڈز نمودار ہوئے اور فیکڑی میں گھس گئے.

فیکڑی خالی کروا کر گارڈز باہر آ کر کھڑے ہو گئے.

ہانی کار سے نکل کر ملکا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے فیکڑی میں گھس گئی.

خان کے اوفس کا لاک کھول کر ہانی اندر داخل ہوئی خان بیٹھا موبائل استعمال کر رہا تھا اور

ہانی کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا

"اوہ ہانی آئی ہے "

"خان حورین ذاکر آج تم سے ذاکر کا بدلا لینے آئی ہے" ہانی نے اپنا کوٹ اتار کر چیر پر رکھا اور شرٹ کے بازو فولڈ کرنے لگی.

"ہاہاہاہا" خان کھل کر ہنسا

"ہنس لو جتنا ہنسنا ہے کیونکہ آدھے گھنٹے کے بعد میں تمہیں رونے کے قابل بھی نہیں چھوڑوں گی "

خان نے ڈرنے کی ناکام ایکٹنگ کی اور ہنسنے لگا

" جسے ام نے زندہ دفنا دیا تھا وہ آج ام کو ہی دھمکی دے رہی ہے "

"ڈیر خان ہر شخص کے اندر 206 ہڈیاں ہوتیں ہیں مگر آدھے گھنٹے بعد تم میں صرف 106 ہڈیاں رہ جائیں گی باقی 100 ہڈیاں میں توڑ دوں گی "

کہتے ہوئے ہانی نے ملکا کو ویڈیو بنانے کا اشارہ کیا اور بھاگتے ہوئے خان کی طرف بڑھی.

خان کو اچھے سے مار پیٹ کر نڈھال کرنے کے بعد ہانی نے اپنے ناخن خان کی آنکھوں میں گاڑ دیے اور اپنے ہونٹ سے نکلتا خون صاف کر کے پاس پڑی چیر اٹھا کر خان کے سر پر

دے ماری.

اپنے اندر کا سارا غصہ نکال کر ہانی فرش پر گرنے والے انداز میں بیٹھ گئی اور سر پکڑ کر رونے لگی.

...

"بی بی جی اٹھیں پولیس آتی ہی ہو گی" ملکا نے پریشانی سے کہا

ہانی آنسوں صاف کرتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی اور خان کے پیٹ میں زور سے پاؤں مار کر باہر کی طرف بڑھی.

ملکا ہانی کا کوٹ اٹھا کر ہانی کے پیچھے پیچھے اوفس سے نکل آئی.

ہانی ٹیکسی میں بیٹھ گئی اور پیسوں کا بیگ ملکا کی طرف بڑھایا.

"سب کو پیسے دے دو اور جو بچ جائیں وہ کسی غریب کو دے دینا. جو ویڈیو بنائی ہے وہ مجھے سینڈ کر دینا "

"ٹھیک ہے بی بی جی. کیا آپ گھر نہیں آئیں گی " ؟

"نہیں "

ملکا نے سر ہلا دیا.

ہانی نے ٹیکسی والے کو واپس ائیر پورٹ جانے کا حکم سنایا اور آنکھیں بند کر کے سیٹ کی بیک پر سر ٹکا دیا.

.....

ادریس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنی سزا پوری کاٹ کر ہی جیل سے نکلیں گے مگر جب ذاکر کے کومہ میں جانے کی خبر ادریس تک پہنچی تو ادریس نے اپنا فیصلہ بدل لیا اور اپنے سورسیسز کو ایک بار پھر سے استعمال کرتے ہوئے 6 گھنٹے کے لیے بیل کروالی اور سیدھا ہوسپٹل کے لیے روانہ ہوا.

ہوسپٹل پہنچا تو ثمرین کو ذاکر پاس بیٹھا دیکھ کر رک گئے

"بیٹا آپ کون ہیں " ؟

ثمرین نے چونک کر ادریس کو دیکھا

"میں حورین کی دوست ہوں "

"اوہ اچھا" ادریس کہتے ہوئے آگے بڑھے اور ثمرین کے سر پر پیار دے کر ذاکر کو دیکھنے

لگے.

ادریس کی آنکھوں میں آنسوں آگئے کہاں وہ روز اپنے بیٹے کو دیکھتے تھے اور کہاں آج اتنے ماہ بعد ذاکر کو دیکھنا نصیب ہوا تھا.

"ذاکر میرا بچہ" کہتے ہوئے ادریس نے ذاکر کے ماتھے پر ہونٹ رکھ دیے.

6 گھنٹے ذاکر پاس بیٹھ کر ادریس ذاکر کو دیکھتے رہے اور ٹائم پورا ہوتے ہی ذاکر کے سر پر پیار دے کر روتے ہوئے باہر کی طرف بڑھے.

.....

ہانی نے انگلینڈ کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی موبائل اون کر لیا.

ہانی ائیر پورٹ سے ابھی نکلی ہی تھی کے ثمرین کی کال آنے لگی. ہانی نے ڈرتے ڈرتے کال اٹھالی

"ہاں ثمرین "

"ہانی ذاکر کومہ سے باہر آگیا ہے" ثمرین نے خوشی سے بھری ہوئی آواز میں کہا

ہانی روتے ہوئے چھلانگیں لگانے لگی کچھ لوگ ہانی کو پاگلوں کی طرح رونے کے ساتھ ساتھ چھلانگیں لگاتے ہوئے دیکھ کر رک گئے.

"ہانی ذاکر بار بار تمہارا نام لے رہا ہے "

"میں ابھی آتی ہوں "

ہانی آنسوں صاف کرتی ہوئی ٹیکسی کو روکنے لگی.

ٹیکسی میں بیٹھ کر ہانی نے جلدی جلدی کی رٹ لگادی.

ہوسپٹل کے سامنے ٹیکسی رکنے پر ہانی نے جلدی جلدی پیسے دیے اور اندر کی طرف دوڑ لگائی. ہانی دروازے میں آکر بجی اور دھڑم سے نیچے گر گئی. ذاکر نے کچھ گرنے کی آواز پر تھوڑا سا اٹھ کر دیکھنا چاہا مگر سر اور کمر میں شدید درد ہونے کی وجہ سے پھر سے لیٹ گیا.

ہانی کو سر پکڑے اندر آتا دیکھ کر بے انتہا درد کے باوجود ذاکر کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی .

ہانی ذاکر پاس آکر کر کھڑی ہو گئی اور ذاکر کا اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا

"ذاکر اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو..." ہانی کے آنسوں ابل ابل کر باہر آنے لگے.

ذاکر نے بولنے کے لیے منہ کھولا مگر ڈاکٹر کو آتا دیکھ کر خاموش ہو گیا.

ڈاکٹر نے سب کو باہر نکال دیا اور معائنہ کرنے لگے.

اچھے سے چیک اپ کر کے کمرے سے نکلے اور کہا

"ذاکر اب کافی حد تک بہتر ہے. بس کچھ دن ریسٹ کرنے کی ضرورت ہے اور اب آپ انہیں گھر لے جا سکتی ہیں. دوا کا خاص خیال رکھیے گا" ہانی نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا

" Thanks doctor "

ڈاکٹر نے سمائل کرتے ہوئے ریسپشن کی طرف قدم بڑھائے.

ہانی بھاگ کر اندر داخل ہوئی اور ذاکر پاس جا کر کھڑی ہو گئی.

ذاکر کو شدید درد کی وجہ سے ڈاکٹر نے نیند کا انجیکشن دے دیا تھا اس لیے ذاکر بے خبر سو رہا تھا.

ہانی نے ذاکر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس پر ہونٹ رکھ دیے.

ثمرین کمرے میں داخل ہوئی اور ہانی کو ذاکر کے ہاتھ پر ہونٹ رکھے دیکھ کر کھانسی کرنے لگی.

ہانی جلدی سے ذاکر کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہوئی.

ثمرین ہنس رہی تھی ہانی ثمرین کے گلے لگ گئی

"ثمرین تھینک یو فار ایوری تھنگ "

ثمرین نے ہنستے ہوئے ہانی کو پیچھے کیا

"شرم تو نہیں آتی ہو گی دوست کو ایسے کہتے ہوئے "

"کیا مطلب " ؟

"کچھ نہیں. تم نے بدلا لے لیا " ؟

"ہاں "

"کیسے لیا " ؟

"ویڈیو بھیج رہی ہوں دیکھ لینا "

ثمرین نے غور سے ہانی کو دیکھا

"تمہارا ہونٹ کب پھٹا " ؟

"خان سے لڑتے ہوئے" ثمرین کا منہ کھلا رہ گیا

"ہاہ تم "..

"ہاں میں "

"یار لوگوں کو عشق نکما کرتا ہے اور تمہیں طاقتور بنا دیا واہ "

ہانی ہنسنے لگی

"چلو اب ڈسچارج پیپر ریڈی کروا کر آتے ہیں "

اور دونوں ہنستی مسکراتی کمرے سے نکل گئیں.

.....

ذاکر کو ہوسپٹل سے گھر لا کر ہانی نے اپنا سامان بھی ذاکر کے روم میں ہی رکھ لیا تھا. ذاکر خاموش بیٹھا ہانی کو چیزوں سے الجھتے ہوئے دیکھ رہا تھا ہانی لگاتار بولی جا رہی تھی.

"ہانی کافی زیادہ چینج ہو گئی ہے" ذاکر بڑبڑایا

ہانی خود سے باتیں کرنا چھوڑ کر ذاکر کی طرف دیکھنے لگی

"آپ نے مجھ سے کچھ کہا " ؟

"نہیں تو "

ہانی چلتی ہوئی ذاکر پاس آ کر بیٹھ گئی

"ذاکر درد ہو رہا ہے؟" ہانی نے معصوم سا منہ بنا کر پوچھا

ذاکر ہانی کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا. ہانی کے ماتھے پر پڑا نیل اور پھٹا ہوا ہونٹ دیکھ کر ذاکر نے ہاتھ پکڑ کر قریب کیا. پہلے ماتھے کو چھوا اور پھر ہونٹ کو چھونے لگا. ہانی کو اپنا دل ہاتھوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا.

"تمہارے ماتھے پر نیل کیسے پڑا اور یہ ہونٹ کیسے پھٹا " ؟

ہانی کو بولنا جان جوکھوں کا کام لگ رہا تھا

"بولو بھی "

"وہ میں گر گئی تھی" ہانی نے ہمت کر کے جھوٹ بول دیا

" گرنے سے اتنی بری چوٹ تو نہیں لگتی خیر تم کہہ رہی ہو تو مان لیتا ہوں "

ہانی نے دل میں شکر ادا کیا.

اتنے میں دروازہ نوک ہوا ہانی نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا.

"بی بی جی یہ صاحب جی کے لیے سوپ" نوکرانی نے سوپ ہانی کی طرف بڑھا.

ہانی نے سوپ پکڑ کر دروازہ بند کیا اور واپس ذاکر پاس آ کر بیٹھ گئی.

"ہانی مجھے تمہارے ہاتھ سے سوپ پینا ہے" ذاکر نے بچوں کی طرح ضد کرتے ہوئے کہا

ہانی نے چپ چاپ چمچ ذاکر کی طرف بڑھایا ذاکر نے سمائل روکتے ہوئے منہ کھول لیا .

ذاکر نے دل میں سوچا یہ اتنی مہربان کیوں ہو رہی ہے اور غور سے ہامی کو دیکھنے لگا.

ہانی کے ہاتھ کی کپکپاہٹ کو واضع محسوس کرتے ہوئے کہا

"تمہارے ہاتھ کیوں کانپ رہیں ہیں " ؟

"کیوں کہ آپ گھور رہیں ہیں "

ذاکر ناچاہتے ہوئے بھی ہنسنے لگا. ہانی نے ذاکر کا ہاتھ پکڑ کر اوپر کیا اور اس پر سوپ کا پیالہ رکھ دیا

"ڈرامے باز خود پیو "

"اللہ اللہ لڑکی تم تو مجھ سے ڈرتی تھی نا اور آج آنکھیں دکھا رہی ہو "

"ہمیشہ وقت ایک سا نہیں رہتا "

"کیا مطلب " ؟

"کچھ نہیں "

ہانی اٹھ کھڑی ہوئی اور سامان سمیٹنے لگی.

سامان سمیٹ کر ہانی فریش ہو کر روم میں آئی اور ذاکر کو بے خبر سوئے دیکھ کر ہانی چور قدموں سے چلتی ہوئی بیڈ پر چڑھ گئی.

ذاکر کے قندھے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کر لیں.

.....

صبح ذاکر کی آنکھ کھلی تو ہانی کو بچوں کی طرح بیڈ پر ترچھا لیٹے دیکھ کر ہنسنے لگا.

ہانی ہنسنے کی آواز پر جاگ گئی اور اٹھ بیٹھی. مڑ کر دیکھا تو ذاکر ہنسی روکنے کی کوشش میں سرخ ہو رہا تھا.

"ہانی میرے پاس آؤ "

"کیوں " ؟

"آؤ تو "

"نہیں "

"ڈر لگ رہا ہے " ؟

ہانی غصے سے ذاکر کی طرف بڑھی

"مجھے آپ سے ڈر نہیں لگتا "

ذاکر نے بازو سے پکڑ کر قریب کیا اور کان میں سرگوشی کرنے لگا تھا مگر ابھی " Aşkım.... " ہی کہا تھا کہ ہانی جلدی سے بازو چھڑوا کر پیچھے ہوئی.

"بات تو پوری سن لو "

"مجھے یونیورسٹی جانا ہے" ہانی جلدی سے بیڈ سے اتر گئی اور خود کو نارمل کرنے لگی.

"تم بلش کر رہی ہو" ہانی نے جلدی سے گالوں پر ہاتھ رکھ لیے اور ڈریسنگ روم کی طرف

بڑھی.

ہانی ڈریسنگ روم میں داخل ہو کر بولنے لگی

"پتہ نہیں اس شخص میں کیا جادو ہے پل میں اپنا اسیر بنالیتا ہے. ہائے اللہ میں پیار کا اظہار کیسے کروں گی " ؟

ہانی ذاکر کو سوچتے ہوئے تیار ہو کر ڈریسنگ روم سے نکل آئی.

"میں نوٹس لینے جارہی ہوں دو دن بعد پیپر ہے اور ہاں آپ پیچھلے تین ماہ میں ایک بار بھی یونیورسٹی نہیں آئے کیوں " ؟

"میری مرضی "ذاکر نے منہ پھولا کر کہا

ہانی ذاکر کی طرف بڑھی اور بالوں کو چھیڑا ذاکر نے ہاتھ پیچھے کر دیا"ناراض ہیں " ؟

"نہیں بہت خوش ہوں "ذاکر نے جل کر کہا

"اوہ واؤ کیوں؟"ہانی نے ہنسی روکتے ہوئے کہا

"تم لیٹ ہو رہی ہو "

"اوہ ہاں "ہانی جلدی سے باہر کی طرف بھاگی مگر جھٹ سے واپس آئی اور دوائی لینے کا کہہ کر پھر سے باہر بھاگ گئی.

ذاکر خود سے باتیں کرنے لگا"دماغ خراب ہے میرا جو ہر لمحہ اسے خود سے قریب کرنے کی کوشش کرتا ہوں نہیں تو نا سہی" کہتے ہوئے ذاکر بیڈ پر لیٹ گیا.

.....

ہانی نوٹس لے کر گھر واپس آئی اور کمرے کی طرف بڑھی.

ذاکر اوندھے منہ پڑا سو رہا تھا ہانی بیگ رکھ کر ذاکر پاس بیٹھ گئی.

"ذاکر اٹھیں آپ نے دوائی نہیں لی نا " ؟

"لے لوں گا "

"ذاکر "

ذاکر جارحانہ تیوروں سے اٹھا اور میڈیسن کھا کر ہانی کو گھورتا ہوا پھر سے اوندھے منہ لیٹ گیا.

ہانی ہنسنے لگی اور اٹھ کر کمرے سے نکل آئی.

.....

رات کے وقت ذاکر کا موڈ کچھ سہی ہوا تو ہانی نے نوٹس نکال کر ذاکر کے آگے رکھے اور خود بھی پڑھنے لگی.

"مجھے نہیں پڑھنا اٹھالو اپنے نوٹس" ذاکر نے خفگی سے بھری آواز میں کہا

ہانی چپ چاپ دیوان پر بیٹھی پڑتی رہی ذاکر ہانی کو پڑھتا ہوا دیکھ کر جیلس ہو رہا تھا اس لیے نوٹس اٹھا کر رٹے لگانے لگا

"ہانی مجھے ایک ٹوپک سمجھ نہیں آرہا سمجھا دو" ہانی کو قریب بولانے کے لیے ذاکر نے سیریس سا منہ بنا کر کہا

ہانی دیوان سے اٹھ کر بیڈ پر آگئی اور ذاکر پاس بیٹھ گئی

"کونسا ٹوپک " ؟

ذاکر بس ہانی کے براؤن بالوں کو ہی دیکھی جا رہا تھا .

"ذاکر بولیں بھی "

ذاکر نے نوٹس پکڑ کے قالین کی طرف اچھالے اور ہانی کو قریب کر لیا

"تو کیا فیصلہ کیا تم نے " ؟

"کس بارے میں ؟" ہانی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

"جس کے لیے تم نے تین ماہ مانگے تھے "

"مجھے طلاق نہیں لینی "

ہانی کے اتنا کہنے کی دیر تھی ذاکر کا دل بیلوں اچھلنے لگا.

"گڈ کیوٹ لیٹل گرل" کہتے ہوئے ذاکر نے ہانی کے گالوں کو چھوا.

.....

دو دن ذاکر اس بات کو سوچ کر خوش ہوتا رہا کہ ہانی اب طلاق نہیں لے گی.

پیپر دے کر ذاکر کلاس سے باہر نکلا اور ہانی ساتھ بینچ پر آکر بیٹھ گیا

"کیسا ہوا پیپر؟" ہانی نے سوال کیا

"بہت اچھا اور تمہارا " ؟

"آپ نے سارے سوال کیے ہیں " ؟

"ہاں "

"اللہ اللہ" ہانی نے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا

ذاکر گھبرا گیا

"کیا ہوا؟ دل میں درد ہو رہا ہے " ؟

"ہاں بہت زیادہ درد ہو رہا ہے. تم نے سارا پیپر کیوں کیا؟" ہانی کڑے تیوروں سے ذاکر کو گھورنے لگی

"چلو ہو سپٹل چلیں" ذاکر پریشان سا اٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے ہانی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا

"تم نے سارا پیپر کیا ہے اس وجہ سے درد ہو رہا ہے "

ذاکر کا منہ کھلا رہ گیا

"حد ہے لڑکی مجھے ڈرا دیا تم نے "

ہانی غصے کی وجہ سے تیز تیز چلتی ہوئی یونیورسٹی سے نکل گئی. ذاکر بھی ہانی کے پیچھے یونیورسٹی سے نکل آیا.

"ہانی سنو تو "

"نہیں سننا آپ نے سارا پیپر کر کے میرا دل توڑ دیا ہے "

"اللہ مجھے صبر دے" ذاکر نے اونچی آواز میں کہا

ہانی ٹیکسی روک کر اس میں بیٹھ گئی.

"ہانی رکو" ذاکر آوازیں دیتا رہ گیا

"حد ہے یار" ذاکر نے زور سے گاڑی کو پاؤں مارا

"ٹھیک ہے میں بھی گھر نہیں جا رہا "

ذاکر نے پولیس سٹیشن کا رخ کیا.

.....

پولیس سٹیشن پہنچ کر ذاکر نے ناری کے اوفس کی طرف قدم بڑھائے

"اوہ میرا جگر آیا ہے "ناری ذاکر کو دیکھ کر چیر سے اٹھ کھڑا ہوا

"بس تم یاد آرہے تھے تو آگیا "

"اپنے بابا یاد نہیں آتے کیا "؟

ذاکر کی مسکراہٹ غائب ہو گئی

"ذاکر ایک بار مل ہی لو ان سے "

"ٹھیک ہے "

ناری خوشی خوشی ذاکر کو لے کر ادریس پاس چلا آیا

"انکل دیکھیں کون آیا ہے "

ادریس زمین سے اٹھ کر جنگلے پاس آگئے

"ذاکر میری جان تم یہاں "

ناری ادریس اور ذاکر کو اکیلا چھوڑ کر اپنے اوفس میں آگیا

"بابا کیا آپ جیل سے باہر آنا چاہتے ہیں "؟

"نہیں بیٹا میں پوری سزا کاٹ کر ہی باہر آنا چاہتا ہوں "

"ایک بار پھر سوچ لیں "

"سوچ لیا میں باہر نہیں آنا چاہتا "

ذاکر ناری سے خان اور حمر کا سن کر کچھ بھی کہے بغیر پولیس سٹیشن سے نکل آیا اور رستے سے بلیک فلاور لے کر گھر کا رخ کیا.

.....

ذاکر کے گھر نا آنے پر ہانی پریشان ہو گئی

"میں نے کچھ زیادہ ہی بول دیا تھا اووف ہانی "

ہانی نے ذاکر کو منانے کے لیے گھر کی بیک سایڈ پر ایک ٹیبل رکھوایا اور اس کو اچھے سے سجا کر موم بتیوں سے ٹیبل تک آنے کا راستہ بنایا.

ہانی ذاکر کی پسند کا کھانا بنانے کا کہہ کر کمرے میں آگئی اور کپڑے بدل کر ذاکر کا ویٹ کرنے لگی.

کچھ دیر بعد ذاکر کی کار گیٹ سے انٹر ہوتی ہوئی دیکھائی دی.

ہانی جلدی جلدی اگلے پیپر کے نوٹس لے کر قالین پر بیٹھ کر خود کو پڑھائی میں مصروف

دیکھانے کی کوشش کرنے لگی.

ذاکر بلیک کلر کے پھولوں کا گلدستہ لے کر کمرے میں داخل ہوااور ہانی قالین پر بیٹھی پیپر کی تیاری کرنے میں مصروف تھی.

ذاکر چلتا ہوا ہانی ساتھ آکر بیٹھ گیا. ہانی کے متوجہ نا ہونے پر ہاتھ سے نوٹس پکڑ کر دور اچھالے اور ہانی کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا.

"یہ دیکھو میں تمہارے لیے کیا لایا ہوں" اور پھولوں کا گلدستہ ہانی کی طرف بڑھایا.

ہانی نے منہ دوسری سایڈ کو کر لیا ذاکر نے ہنستے ہوئے گلدستہ قالین پر رکھا اور ہانی کے ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھ لیے.

" Aşkım " (my love)

ہانی ناچاہتے ہوئے بھی ذاکر کو دیکھنے لگی

"مجھے نا بلاؤ آپ نے سارا پیپر کیا اور میں نے ایک سوال نہیں کیا "

"لو اب اس میں میرا کیا قصور ہے "؟

ہانی نے منہ پھولا کر پھر سے چہرہ دوسری طرف کر لیا

"اچھا ٹھیک ہے کل والا پیپر تم سارا کر لینا میں ایک سوال چھوڑ دوں گا اب خوش " ؟

"ہائے اللہ ذاکر آپ کتنے اچھے ہیں "

ہانی نے کہتے ہوئے قالین سے گلدستہ اٹھالیا

"آپ ہر بار مجھے بلیک روز کیوں دیتے ہیں " ؟

"اس لیے تاکہ تمہیں اس بات کا اندازہ ہو جائے کہ تمہارے لیے میرے عشق کا سمندر بلکل کالا ہے جس میں تم ڈوب گئی تو باہر نکلنے کا کوئی راستہ نا ہو گا اور ویسے بھی مجھے بلیک روز بے انتہا پسند ہیں.

لوگ بلیک روز کو نفرت کی علامت سمجھتے ہیں اور ریڈ روز کو محبت کی مگر کسی بھی پھول پر کچھ بھی تو نہیں لکھا ہوا کہ یہ محبت کے پھول ہیں یہ نفرت کے پھول ہیں بس سب کے اپنے اپنے کونسیپٹ ہیں ."

کہتے ہوئے ذاکر اٹھ بیٹھا

ہانی اٹھ کھڑی ہوئی اور ذاکر کی طرف ہاتھ بڑھایا.

ذاکر نے سوالیا نظروں سے ہانی کو دیکھا

"چلیں نا "

ذاکر ہانی کا ہاتھ پکڑ کر اٹھ کھڑا ہوا.

ہانی ذاکر کا ہاتھ پکڑے ہوئے گھر کی بیک سایڈ پر لے آئی.

سجاوٹ کو دیکھ کر ذاکر کا منہ کھل گیا

"واؤ شاہانہ "

چیر کھینچ کر ہانی نے ذاکر کو بیٹھنے کا اشارہ کیا. ذاکر ہنستے ہوئے بیٹھ گیا

"خیریت. تمہاری طبیت ٹھیک ہے " ؟

"ہاں بلکل" کہتی ہوئی ہانی چیر کھینچ کر بیٹھ گئ.

"ہانی کل یا پرسوں تک میں نے پاکستان جانا ہے کیا تم جانا چاہو گی " ؟

"پاکستان کیوں جانا ہے " ؟

"خان سے بدلا لینے جانا ہے "

"اس کی ضرورت نہیں ہے "

"کیوں " ؟

ہانی نے پوکٹ سے موبائل نکال کر ویڈیو چلائی اور موبائل ذاکر کی طرف بڑھایا.

ذاکر موبائل پکڑ کر ویڈیو دیکھنے لگا.

ویڈیو دیکھتے ہوئے ذاکر کا منہ کھل گیا

"ہانی تم "

"جی میں "

"کب سیکھی تم نے فائٹنگ " ؟

"گزرے تین ماہ میں "

"واؤ میرے ساتھ فائٹنگ کرو گی " ؟

"ابھی " ؟

"ہاں ابھی "

ہانی اٹھ کھڑی ہوئی.

ذاکر اور ہانی نے اپنا اپنا کوٹ اتار کر کرسی پر رکھا

"ذاکر میں ہی جیتوں گی "

"ہو ہی نہیں سکتا" ذاکر نے بازو فولڈ کرتے ہوئے کہا

ذاکر اور ہانی ہاتھ پکڑے ہوئے کھلے ایریا میں آ گئے.

ذاکر ہنستے ہوئے ہانی کی طرف بھاگا. ہانی نے جان بوجھ کر ذاکر کو جیتا دیا

"ہانی تم جان بوجھ کر ہاری ہو "

"ہاں "

"کیوں " ؟

ہانی نے آنکھیں بند کر کے کہا

" seni çok seviyorum " (i love u so much)

ذاکر ہانی کے قریب ہوا

"کیا کہا تم نے ؟ تمہیں ترکش آتی ہے " ؟

ہانی نے ذاکر کے گلے میں بازو ڈال کر کان میں سرگوشی کی

" seni çok seviyorum zakir " (i love u so much zakir)

"ہانی پھر سے کہو" ذاکر نے بچوں کی طرح خوش ہو کر کہا

" seni çok seviyorum " (i love u so much)

ذاکر نے ہانی کو اٹھا کر گھمایا.

ہانی پاگلوں کی طرح بار بار یہی الفاظ رپیٹ کرنے لگی

" Bu adamı çok seviyorum, çok fazla "(i love

this man so much , so much) Aşkım (my love) Güzel gözlerim (my beautiful eyes) Benim zakir (my zakir) "

ختم شده

Www.NovelHiNovel.Com